گورنمنٹ سے سنسر شدہ

باتصویر

ہدایت نامہ خاوند

عملی ہدائتیں - رازکی باتیں
کارآمد نصیحتیں

نوٹ۔ نابالغ بچوں کے ہاتھ میں نہیں دینی چاہیئے۔ یہ کتاب صرف اُن کیواسطے ہے جو شادی شدہ ہیں یا جن کی شادی ٹھہر گئی ہے

مصنفہ

ویدراج ہرنام داس بی۔اے لاہور

۱۹۲۱ء

کتاب ملنے کا پتہ

۱ :- کویراج ہرنام داس بی۔اے لاہور (لوہاری اڈہ ٹانگہ)

۲ :- تمام صوبوں کے کتب فروش (سوائے مدراس لنکا)

۳ :- ریلوے سٹیشن بک سٹال (۴) سول ایجنٹ ہندی پُستکالہ۔متھرا

ہماری تصانیف پبلک کی بھلائی کے لئے وقف ہیں

اس سے پیشتر ۱ لاکھ ۴۴ ہزار جلدیں ہدایت نامہ خاوند کی شائع ہو چکی ہیں

ہماری تصانیف ادویات اشتہارات سے پاک ہیں

دیگر تصانیف

ہدایت نامہ خاوند ہندی گجراتی ۱۲

" " مرہٹی۔گورمکھی ۱۲ ر

ہدایت نامہ بیوی اردو ہندی

" " گورمکھی

ہدایت نامہ پرورش بچگان اردو ہندی انگریزی

عورت کی سیرت اردو ڈیڑھ آنہ

ہدائت نامہ غذا اردو ہندی

۱۲ ر ۱۲ ر

ہدائت نامہ صحت اردو ہندی

۸ ر ۸ ر

محافظ جوانی اردو ہندی گورمکھی

محض ڈاک خرچ ۹ پائی

بھینٹ (نذر)

یہ مفید کتاب سنیاسیوں کے سرتاج طبیبوں کے مہاراج۔ لاثانی نباض زمانۂ حال کے اعلیٰ ترین فیاض کامل اُستاد گورو مہاراج سری سوامی کرشنانند جی سنیاسی کے قدموں میں نذر کرتا ہوں جنہوں نے علمِ طب کی روشنی سے میرے دماغ کو منور کیا اور جڑی بوٹیوں کشتہ جات تشخیص امراض اور نبض پہچاننے میں مجھے ایسا ماہر بنایا کہ ہر طرف سے مجھے کامیابی ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

سوامی جی مہاراج! لوگ کہتے ہیں میرے ہاتھ میں شفا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ یہ سب کچھ آپ ہی کی مہربانی ہے۔ ان کو آپ کا شکر گذار ہونا چاہیئے نہ کہ میرا۔

مہاراج جی! آپ کا حکم مجھے ہر وقت یاد رہتا ہے! ور بندگان خدا کی خدمت سے میں کبھی غافل نہیں رہا۔ یہ کتاب بھی اُن کمسن جوان اور بوڑھے خاوندوں کی ہدایت کیلئے لکھی گئی ہے کہ جو فرائض خاوندی کے رموز سے ناواقف ہیں اور شادی کو ایک مصیبت سمجھ رہے ہیں۔ جس نیک نیتی اور فراخدلی سے میں نے اپنے طویل تجربے کی بنا پر عملی ہدائتیں قیمتی نقطے اور معرکے کے علاج بلا دوا لکھے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جملہ خاوند اور وہ نوجوان جنہوں نے ابھی خاوند بننا ہے اِس سے فائدہ اُٹھا کر اپنی زندگی کو صحت اور کامیابی کی زندگی بنائینگے اور تمام کمزوریوں اور بدمزگیوں سے بچے رہیں گے بلکہ دوسروں تک بھی یہ پیغام صحت پہنچا کر ثواب حاصل کریں گے۔

آپکا فرمانبردار۔ کویراج ہرنام داس لاہور

شکریہ و عرضِ حال

ہدایت نامۂ خاوند کا پہلا ایڈیشن ۱۹۲۴ء میں ۱۴۴ صفحوں پر کُل ایک ہزار چھپوایا گیا تھا اور قیمت ایک روپیہ رکھی گئی تھی۔ اُس وقت مجھے یہ وہم و گمان تک بھی نہ تھا کہ یہ کتاب پبلک میں اتنی مقبول ہو جائیگی۔ اسمیں شک نہیں کہ جب میں نے کشمیر کے گلزاروں میں بیٹھکر یہ کتاب لکھی تھی تو اُس وقت میں اسے بہت ہی مُفید کتاب سمجھتا تھا۔ مگر مصنف کے کہنے سے ایک کتاب مفید نہیں کہی جاسکتی جب تک کہ پبلک اپنی مقبولیت کی مُہر لگا کر اس امر کی تصدیق نہ کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا کتاب ہاتھوں ہاتھ بک گئی لاتعداد تعریفی چٹھیاں مجھے موصول ہوئیں اس سرپرستی سے میرا حوصلہ بڑھ گیا۔ دوسرا ایڈیشن ۱۸۰ صفحہ کا اگلے سال چھپوایا گیا۔ وہ بھی سال کے اندر اندر ختم ہوگیا۔ میرا حوصلہ اور بڑھ گیا اور میں نے ہندی اور گورمکھی میں بھی دو دو ہزار یہ کتاب چھپوالی غرضیکہ اردو کا پانچواں ایڈیشن ۲۲۴ صفحہ کا دس ہزار چھپوایا گیا مگر قیمت وہی ایک روپیہ رہنے دی۔ پبلک نے میری اس تصنیف کی قدردانی کر کے جس قدر میری حوصلہ افزائی کی ہے اس کیلئے میرا بال بال مشکور ہے میرے خیال میں پبلک کی خدمت کا جتنا جلدی مجھے عوض ملا ہے اتنا شاید ہی کسی کو ملا ہو میں پبلک کو یقین دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرا اسی طرح

نوٹ: ۱۹۰۶ء سے ۲۹۶ صفحات کی کتاب کی قیمت ۱۲ار پیشگی ہے۔

دیگر مضامین پر بھی کتابیں لکھ کر عوام کی رہنمائی کیلئے اپنی خدمات جاری رکھونگا مُجھ کو مُشکل صرف اتنی رہی ہے کہ لاہور میں مجھے مریضوں کی خدمت سے قطعی فرصت نہیں ملتی کہ مَیں کچھ تحریری کام کر سکوں اور مَیں نے جتنی بھی کتابیں محافظ جوانی تعلیم غذا تعلیم صحت وغیرہ لکھیں سُوہ سب پہاڑ پر ہی لکھیں۔ اور یہ سطور بھی گاڑی میں ہی بیٹھ کر لکھ رہا ہُوں۔ لاہور میں کچھ لکھنا قریب قریب ناممکن ہے چنانچہ اس سال "ہدایت نامہ بیوی" مجلد با تصویر جو بہت محنت سے تصنیف کی گئی چھپ کر طیار ہو گئی ہے۔ یہ بھی کشمیر میں لکھی گئی یہ اتنی مقبول ہُوئی ہے کہ اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو کر دُوسرا ایڈیشن چھپا اور وہ بھی ختم ہونے کے قریب ہے پبلک کی اس قدردانی کے لئے مَیں تہ دل سے مشکور ہُوں فقط دسمبر ۱۹۴۰ء

پبلک کا صادق خادم :- کویراج ہرنام داس

آج ۱۹۴۱ء کا عین وسط ہے آج مینجر صاحب نے ہدایت نامہ خاوند کی ۱ لاکھ ۲۰ ہزار اور ہدایت نامہ بیوی کی ساڑھے سات ہزار جلدیں فروخت ہو چکنے کا حساب دیا ہے اتنی بھاری تعداد میں ان دو کتب کا فروخت ہو جانا بڑی بات ہے لیکن کیا یہ سب کچھ میری لیاقت اور قابلیت کا چمتکار ہے؟ ہرگز نہیں مَیں تو ایسا محسوس کرتا ہُوں کہ پبلک کی رہنمائی کیلئے یہ دو کتابیں مجھ سے اُس قادرِ مطلق مہان شکتی نے لکھوائیں جسے ہندو پرمیشور اور مسلمان خداوند کریم کہتے ہیں وہ نہ میرے لئے اتنی جامع اور جملہ پہلوؤں سے مکمل کتاب لکھنا آسان نہ تھا میں اُس ذات پاک کا بیحد احسانمند ہوں جس نے مجھ خاکسار کو پبلک کی اس اہم خدمت کیلئے منتخب فرمایا۔

بندہ کویراج ہرنام داس - جنوری ۱۹۴۱ء

اس کتاب کی ایک جلد ہمیشہ اپنے پاس رکھیں! ور ایک ایک جلد اپنے دوستوں کو بطور تحفہ بھیجیں بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو اور سسر داماد کو جہیز میں یہ کتاب دے رہے ہیں

(مصنف)

فہرست مضامین

دیباچہ

اس جہان میں جتنی بھی خوبیاں آپ کو نظر آتی ہیں۔ اُن کی تہ میں خاوند اور بیوی کا پاک رشتہ کام کر رہا ہے۔ انجنیئر۔ ڈاکٹر۔ حکیم۔ وکیل۔ فلاسفر سائنسدان۔ پہلوان۔ بیوپاری۔ دھرماتما۔ وطن پرست منتظم سلطنت غرضیکہ جتنے بھی اپنے اپنے کام میں لایق آدمی ہیں۔ وُہ سب ایسے ماں باپ کی اولاد ہیں۔ جو کہ سمجھدار محنت کش۔ دُور اندیش۔ ایماندار اور قانون قدرت کے مطابق عمل کرنے والے تھے۔ وُہ خود اچھے تھے اور اپنی اولاد کو بھی انہوں نے اچھا بنایا۔ بطور خاوند بیوی اُن کی اپنی زندگی پُر لُطف اور شانت تھی اور انہوں نے اپنی اولاد کو کامیاب بنانے میں پُوری کوشش کی۔

اِس کے خلاف جتنے کمزور۔ بیمار۔ چور۔ ڈاکو۔ جُوئے باز۔ تماش بین۔ بدچلن اور عیّاش آدمی آپ دیکھتے ہیں۔ سوائے چند ایک کے سب ایسے ماں باپ کی اولاد ہیں۔ جو خود بیوقوف اور عیّاش تھے اور اُن کی زندگی بطور خاوند بیوی یقیناً ناکامیاب تھی۔ وُہ یا تو اپنی نفسانی خواہشات کو پُورا کرنے میں ایسے مستغرق رہتے تھے کہ اپنی اولاد کے لئے سوچنے کا انہیں خیال تک نہ آتا تھا۔ یا وُہ بیوقوف تھے۔ خاوند بیوی کو اور بیوی خاوند کو خوش رکھنے

کے گُر اور راز نہیں جانتے تھے۔ وُہ آپس میں ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے تھے اور باہمی رنجش اور کشمکش کی وجہ سے اُن کی اپنی زندگی بدمزہ اور بے لُطف بنی رہی۔ نیز اُن کی اولاد نے اُن سے بُرے سبق سیکھے نتیجہ یہ ہُوا کہ اُن کی اپنی زندگی مُردوں سے بدتر ہو گئی۔ اور اُن کی اولاد برائیوں کا مرکز بن گئی۔

یہ تسلیم شدہ بات ہے۔ کہ زندگی کی سب سے زیادہ مٹھاس جوان خاوند بیوی کے حصے میں آئی ہے۔ بشرطیکہ دونوں سمجھدار ہوں۔ خاص کر خاوند پر بہت کچھ مُنحصر ہے۔ کام سُوتر (کوک شاستر) کے عالم و فاضل پنڈت کوکا جی اپنی مشہور عالم سنسکرت تصنیف رتی رہسیہ (रति रहस्य) میں لکھتے ہیں کہ جو شخص کام سُوتر کو نہیں جانتا۔ اور جو جوان عورتوں کے جذبات و احساسات۔ دلفریبیوں و رنگینیوں۔ دلکش اداؤں اور ناز آفرینیوں کا مشتاق اور مر مٹنے والے دل کے ساتھ ساتھ عقلِ سلیم کی روشنی میں مطالعہ نہیں کرتا یا اُن کے اوصافِ حمیدہ کا قائل اور حُسنِ پسندیدہ کا قدردان ہو کر اُن کی آنکھ کے آنسُو اور لبِ نازک کی مُسکراہٹ کی گہرائیوں کو نہیں سمجھتا یا اُنہیں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا یا بعض اوقات تلاطم[1] خیز جذبات سے اُن کے معصُوم یا مغموم چہرے پر اُن کی داستانِ دل کو نہیں پڑھ سکتا۔ یا اُن کے خاموش اور گونگے اشاروں کو جو قدرت نے مخصُوص طور پر روزِ اوّل سے جنسِ لطیف (عورت) کے حصے میں ہی رکھ دئے ہیں۔ صحیح طور پر سمجھنے کے ناقابل ہے تو وُہ حُسن بے مثال آراستہ اور

[1] طوفانی

اخلاق باکمال سے پیراستہ بیوی کا خاوند ہوتا ہوا بھی زندگی کی اُن لذتوں سے محرُوم ہے جو دُنیا میں خاوند کو بیوی کے علاوہ کہیں بھی میسّر نہیں آسکتیں سچ پوچھو تو اس کی حالت ایسی ہے جیسے کہ کسی بندر کے ہاتھ میں ناریل دے دیا جائے تو وُہ اس سے اپنا سر پھوڑنے کے سوائے اور کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ آج گھروں میں کتنی ہی بدمزگیاں۔ کدُورتیں جھگڑے۔ فساد۔ رنجشیں اور نفرتیں نظر آرہی ہیں۔ شاید تھوڑے ہی گھر ہوں گے جن میں خاوند بیوی روپے میں پُورے سولہ آنے ایک دُوسرے سے خوش ہوں گے۔ ورنہ عام طور پر بہتوں کے دل پھٹے پڑے ہیں۔ ان کے حال پر رحم کھانے والا کوئی نہیں۔ ان کو ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔ ورنہ ان کی زندگیاں بھی ایک چھوٹے سے نقطے کے فرق سے کتنی ہی پُرلطف اور شاندار بن سکتی ہیں۔

میاں بیوی کے اس بُنیادی قیمتی اور مقدّس تعلق کی اہمیّت سے زمانہ سلف کے بزرگ بخُوبی واقف تھے اور انہوں نے نوجوانوں کی ہدایت کے لئے بیسیوں کتابیں سنسکرت میں رتی رہسیہ۔ شرنگار شتک۔ کام سُوتر۔ رتی شاستر۔ مدن منجری۔ سبھا ولاس۔ کام پرکاش وغیرہ

रतिरहस्य, मदन मंजरी, सभा विलास, काम विनोद, वात्स्यायन काम सूत्र, शृंगार शतक, काम प्रकाश इत्यादि

نیز فارسی عربی میں: علم النساء۔ لذت النساء وغیرہ لکھی تھیں۔ اُس زمانے میں اِس ضرورری مضمُون کو تہذیب کے خلاف نہیں سمجھا جاتا

تھا۔ اُس وقت کی دھارمک اور اخلاقی کتب میں اس مضمون کے خلاف کچھ نہیں پایا جاتا۔ بڑے سے بڑے آدمی اس مضمون کی کتابوں سے فیض حاصل کرتے تھے اور اپنی زندگی کو کامیاب بناتے تھے۔ مگر آج کل ہوا ہی اور چلی ہوئی ہے۔ آج کل تو اس مضمون کا نام بھی کوئی لے لے تو سوسائٹی اُس کو مہذب نہیں سمجھتی۔ مجھے یقین ہے کہ آج کل مردوں کا خوبصورت لڑکوں کے لئے خلافِ قدرت شوق غیر عورتوں کے شکار کی خواہش۔ کنچنیوں اور رنڈیوں سے تماش بینی کا مذاق۔ خیالی جماع۔ دستی جماع وغیرہ جتنی نامعقول باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ ان کی سب کی بُنیاد محض اس علم کی کمی ہے۔ خاوند بیوی کا رشتہ دُنیا کے سب رشتوں سے نازک ہے۔ اسے مضبوط اور پُر مسرت بنانے کے طریقوں سے ناواقف ہونا سب سے بڑی نادانی اور بدقسمتی ہے۔ جو لوگ اس علم کے پرچار اور اشاعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ دُنیا کو خوش اور تندرست رکھنے میں رکاوٹ ڈالنے کی وجہ سے اخلاقی گناہ کے مرتکب ہیں۔ لاعلمی کی وجہ سے خاوند بیوی ایک دُوسرے کی خواہشات اور ضروریات کو نہیں سمجھتے اور پورا نہیں کرتے اور گمراہ ہو جاتے ہیں کم از کم پہلی سی محبت تو نہیں رہتی۔ بعض حالتوں میں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خاوند کو دوسری عورت کی اور عورت کو دُوسرے خاوند کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کا اثر ان کی اولاد پر پڑتا ہے۔ اس طرح برائی پھیلتی جاتی ہے۔ اس قسم کی سینکڑوں چٹھیاں میرے پاس ہر سال آتی ہیں جن کا جواب مطالعہ ہی نہایت ضروری سمجھتا ہوں

ایک ایک کو پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
اس قسم کی خرابیاں انگلستان ہندوستان۔ افریقہ۔ امریکہ ہر کہیں پائی جاتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہندوستان سے باہر کے ممالک والوں کو تو عقل آگئی ہے۔ اور انہوں نے ایسی خرابیوں کے انسداد کیلئے عملی طور پر قدم اٹھا لیا ہے۔ خاوندوں اور بیویوں کی ہدایت کیلئے کئی کتابیں مثلاً

What a husband ought to know, Sex and its mysteries, Happiness in marriage, Love's coming of age, Radiant motherhood, Sexual questions, Sex in relation to society, Married love, Before I wed, What is wrong with marriage, Secret of woman, The science of a new life,

وغیرہ لکھ کر نوجوانوں کی رہنمائی شروع کر دی ہے۔ انہیں پڑھنے والوں نے شادی کے جملہ پہلوؤں اور اونچ نیچ سے بخوبی آگاہ ہو کر نیز شادی شدہ زندگی کو ہر طرح سے کامیاب بنانے کے اصولوں سے واقف ہو کر اپنا جیون سکھی بنا لیا ان کتابوں میں جوانی کی بداعتدالیوں اور بے قاعدگیوں کے بدنتائج کی ڈراؤنی تصویر دیکھ کر انہوں نے اپنا چلن سدھار لیا لیکن ہندوستانی بزرگ ہیں کہ اس

ضروری علم کے پرچار اور اشاعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ انگریزی زبان میں تو سینکڑوں کتابیں ولایت سے اِس مُلک میں دھڑا دھڑ آ رہی ہیں جو کہ وہاں کے حالات کے مُطابق ہوتی ہیں۔ مگر یہاں کے حالات کے مطابق بھی تو رہنمائی ہونی چاہیئے۔

بعض لوگ کہیں گے کہ صاحب! ہم تو بڑی عُمر کے ہو گئے ہیں مگر ڈر ہے کہ نوجوانوں پر اس کا کوئی بد اثر نہ پڑے۔ ٹھیک اِسی ڈر کی وجہ سے آج کل کے زمانے میں عورت اور مرد کے اخلاقی و قدرتی تعلقات کا ذکر زبان پر نہیں لایا جاتا۔ یا کبھی بہت ضروری سمجھا تو کسی کے کان میں آہستہ سے کسی نے کچھ کہہ دیا۔ اس سے زیادہ مُطلق نہیں۔ مگر ڈاکٹر جے۔ سی۔ مرے (Dr. J. C. Murray.) کے الفاظ میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا یہ خاموشی حد سے زیادہ تو نہیں؟ کیا اس لاعلمی کی وجہ سے ہزاروں گھرانے تباہ نہیں ہوئے؟ انصاف پسند پبلک کی طرف سے یقیناً اس سوال کا یہ جواب ملے گا۔ کہ کچھ نہ بتانے سے بہت کافی نقصان ہوتا ہے۔ اور اگر زیادہ نہیں تو اتنا نقصان ضرور ہوتا ہے جس سے زندگی بے لُطف ہو جائے۔ بدمعاش لوگ تو نوجوانوں کو غلط راہ پر ڈالنے کے لئے اعلانیہ طور پر زور شور سے کام کر رہے ہیں۔ کنجر خانے بھنگڑ خانے۔ شراب خانے۔ گھٹیا درجہ کے ہوٹل۔ پان کی زنانہ دُکانیں یہ سب اُن لوگوں کے اڈے ہیں جہاں وُہ نوجوانوں کو بُرے راستے پر ڈالتے ہیں۔ اور اخلاق سے گری ہوئی عورتیں مہیا کرتے

ہیں۔ نیز گندے خیالات کا پرچار کرتے ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ ناول تھیٹر سینما سارے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں جو کہ بہت بری شکل میں انسانی اخلاق کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب نے پچھلے دنوں کہا تھا کہ سینماؤں پر کٹنگ ہونا چاہیئے تاکہ موجودہ سینماؤں کی مخرب اخلاق تعلیم سے نوجوانوں کو بچایا جاسکے۔ مذہبی ناول۔ ناٹک اور اخلاقی سینما فلم بھی عورت اور مرد کے عشقیہ فسانوں سے خالی نہیں۔ غیر عورتوں اور کنواری لڑکیوں کے ساتھ عشق و محبت کا سبق اُن میں کثرت سے ملتا ہے ایسے حالات میں "ہدایت نامہ خاوند" جیسی راہِ راست پر لانے والی۔ بدی سے ہٹا کر نیکی کی طرف لے جانے والی اور عورت مرد کے مقدس اور قدرتی تعلق کو اخلاقی رنگ میں بیان کرنے والی کتاب کی اشد ضرورت ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ بیوپاری اور ملازمت پیشہ۔ مشرق پسند و مغرب پسند۔ شیخ و برہمن۔ جوان اور بوڑھے۔ مرد اور عورت جب ایک بار اس کتاب کو پڑھ لیں گے تو وہ تسلیم کریں گے کہ اُن کی خانگی بدمزگیوں کا حل اس کتاب میں بہت حد تک واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ وہ کہیں گے کہ کاش یہ کتاب ہم نے پہلے پڑھی ہوتی۔

میرے پاس انگلینڈ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ ملایا برما اور ہندوستان بھر کے مختلف مقامات سے بہت دکھ بھرے خطوط آتے ہیں۔ اُن لوگوں کی شادی بجائے خانہ آبادی کے خانہ بربادی ہی ہوئی ہے۔ ان خرابی کا

باعث بعض اوقات خاوند بیوی دونوں اور بعض اوقات اُن میں سے
ایک ہوتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ میری رہنمائی اور دیگر حسبِ موقعہ
خدمات سے وُہ لوگ بامُراد ہوئے۔ اگر اوائل عمر میں ہی انہیں رہنمائی
حاصل ہو جاتی تو غالباً میری خدمات کے بغیر ہی وُہ بامُراد ہوتے ہمارے
لیڈر یقیناً ملک کے نوجوانوں کے لئے فکر مند ہونگے لیکن وُہ تو ملک کی
پولٹیکل گتھی سُلجھانے سے ہی فرصت حاصل نہیں کر پاتے۔ لہٰذا مجھے ہی
یہ خدمت سرانجام دینی پڑی۔ مَیں نے ہزاروں برباد صحتیں اور ٹوٹی ہوئی محبتیں
دیکھنے کے بعد اِس کتاب میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ خاوند
اپنی بیوی کے ساتھ اخلاقی۔ دُنیاوی اور جنسی طور پر کس قسم کا سلوک
کرے جس سے اس کی بیوی خوش رہے اور بدلے میں اسکو خوش رکھے۔

دیکھا گیا ہے کہ دونوں طرف سے ہمدردی اور محبت کے ہوتے
ہوئے بھی میاں اور بیوی کے درمیان بعض اوقات اتنی رنجش ہو جاتی
ہے کہ وُہ خود حیران رہ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ دیگر خانگی حالات کے
علاوہ عموماً یہ ہوتی ہے کہ ہر عورت میں ایک خاص عرصے کے بعد
"مدن ترنگ" گرمی یا شہوت کی لہر اُٹھتی ہے۔ اس وقت عورت کچھ
ایسے اشاروں سے اپنے شوق کا اظہار کرتی ہے جو قدرت نے صرف
عورتوں ہی کو سکھائے ہیں۔ سمجھدار خاوند تو موقع کے مطابق عمل کرتے
ہیں۔ مگر بے سمجھ خاوند اُس مدن ترنگ کے موقع پہ تو اُس کی خبر ہی
نہیں رکھتے مگر جب ترنگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ان کے دل میں

شہوت کا خیال تک نہیں ہوتا تب اس بیچاری کو اچانک دعوتِ عمل دے کر تنگ کرتے ہیں۔ اس طرح کی بیوقوفیوں اور لاعلمیوں سے وہ گھر میں رنجش پیدا کر لیتے ہیں اور اکثر اوقات بیوی کو بیماری کی آغوش میں دھکیل دیتے ہیں خصوصاً جبکہ وہ سرعت انزال کے مریض ہوتے ہیں۔

حمل یا حیض کے دنوں میں خاوند اور بیوی سے بہت قسم کی بدعنوانیاں ہو جاتی ہیں۔ اور تو اور جماع (بھوگ) میں بھی کئی لوگ ایسے اُلٹ پلٹ آسن برتتے ہیں کہ ہر دو فریق کو ضرب پہنچتی ہے۔ گھر کے عام برتاؤ میں۔ سلوک میں ایک دوسرے کی خانگی ضروریات پورا کرنے میں، ہمدردی اور محبّت کے اظہار میں۔ ایک دوسرے کے سُکھ دُکھ کا خیال کرنے میں اور اس قسم کی کئی باتوں میں ان کی طرف سے کئی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں جس سے دونوں دُکھی رہتے ہیں۔

بہت سے خاوند ہر چھوٹی بڑی بات میں بیوی کو کوستے رہتے ہیں۔ کئی عورتیں خاوند کی کوئی بات اپنے حسبِ منشا نہ پا کر اُسے ایسا جواب دیتی ہیں کہ جو تیر کی مانند جگر کے پار ہو جاتا ہے نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہ دل جو محبّت کرنے کیلئے بنے تھے اُن میں نفرت بھر جاتی ہے۔ تب اُن کا تعلق محض شہوانی و نفسانی رہ جاتا ہے۔ وہ مہر و محبّت وہ لُطف و مروّت کہاں؟ کتنے افسوس کا مقام ہے۔

ان سب معاملات پر روشنی ڈالنا میں نے مناسب سمجھا ہے۔ ہدایات متعلقہ امراض مخصوصہ و حمل وغیرہ معہ دیگر تفصیلات کے اِس

کتاب کو بہت مفید بنا دیتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے خاوند کی معلومات میں بڑا بھاری اضافہ ہوگا۔ اور وہ محسوس کریگا کہ اسے پڑھنے سے پہلے بہت سی باتیں وُہ نہ جانتا تھا۔ میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہُوں کہ اتنی ٹھوس ہدایات و معلومات آپ کو کسی بھی زبان کی بڑی سے بڑی اور مشہور سے مشہور کتاب میں بھی نہ ملیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ پرماتما کی کرپا سے میری یہ کوشش ہندوستانی خاوندوں کے لئے برکت ثابت ہوگی ؛

گذارش

(۱) یہ کتاب محض حکمت اور سوشیالوجی (گرہست شُدھار) کی رُو سے بہت آسان عبارت میں لکھی گئی ہے۔ اِس کے نفسِ مضمون سے فائدہ اُٹھائیں۔ کہیں زبان کی غلطی نظر آئے تو اس کی طرف دھیان نہ دیں۔

(۲) اس ایڈیشن میں کم و بیش چو نسٹھ صفحات کا نہایت بیش قیمت مواد ایزاد کیا گیا ہے۔ جن اصحاب کے پاس سابقہ ایڈیشن ہیں۔ وُہ اس ایڈیشن کا مطالعہ فرمائیں اور اپنی کتاب میں اضافہ شدہ مضمون نقل کرلیں یا نیا ایڈیشن ہی خرید لیں ؛

بندہ مصنّف

یکم جنوری ۱۹۴۶ء

پہلا بیان

وجۂ تصنیف

کچھ عرصے کی بات ہے کہ ایک دن ایک نوجوان صبح سویرے میرے پاس آیا اور آنکھیں نیچی کر کے کہا "آج کل میرے دن اور رات نہایت بے چینی سے گذر رہے ہیں۔ مجھے آپ سے ایک ضروری مشورہ لینا ہے" میرے پوچھنے پر اُس نے بتایا "جلد ہی اب میرا بیاہ ہو جائیگا۔ مگر میں اپنے والد صاحب کی ایسی کڑی نگرانی میں پلا ہوں کہ مجھے کسی سے یہ معلوم کرنے کا موقعہ ہی نہ ملا کہ بیوی کے ساتھ کس طرح گذارا کیا جاتا ہے"۔ میں نے دوبارہ سوال کیا کہ جتنا تھوڑا بہت تم جانتے ہو وہ بتاؤ۔ اس سے آگے میں بتاؤں گا۔ اُس نے کہا۔ بیوی اس واسطے کی جاتی ہے کہ گھر کو سنبھالے۔ روٹی پکائے۔ کپڑے لتے کا خیال رکھے۔ اور رات کو خاوند کے پاس سوئے تا کہ اس سے اولاد پیدا کی جائے۔ میں سنتا ہوں کہ اکھٹے

سوتے ہوئے خاوند اور بیوی بڑی محبّت سے آپس میں کوئی ایسا فعل کرتے ہیں جس سے دونوں کو ایک قسم کا ایسا لطف حاصل ہوتا ہے کہ مرد اور عورت اس لطف کو بار بار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر اس کا چسکا پڑ جاتا ہے! اور ویسا کرنے کی انہیں ہمیشہ خواہش رہتی ہے۔ نیز جو حدِ اعتدال سے بڑھ جاتے ہیں وُہ کمزور ہو جاتے ہیں اور جلدی مر جاتے ہیں۔ پھر سُنتا ہُوں کئی لوگ نامرد ہوتے ہیں عورت کی خواہش پُوری نہیں کر سکتے۔ جس طرح کئی مرد نامرد ہوتے ہیں۔ اُسی طرح کئی عورتیں بھی ناعورت ہوتی ہونگی۔ مجھے کیا معلوم کہ جس عورت سے میرا واسطہ پڑیگا وُہ ناعورت ہوگی یا عورت۔ مجھے اپنا ہی نہیں پتہ کہ میں مرد ہُوں یا نامرد۔ بیاہ کروں یا نہ۔ کروں تو کن باتوں کی پیروی کروں جن سے مجھے کامیابی حاصل ہو"۔

مجھے اُس وقت امرتسر جانا تھا۔ موٹر کار کا بُوڑھا ڈرائیور ہارن بجا بجا کر مجھے جلدی کرنے کیلئے اشارہ کر رہا تھا۔ اِس واسطے میں نے اُس نوجوان کی نبض۔ آنکھیں۔ ران کے غدُود وغیرہ سرسری طور پر دیکھ کر اُسے تسلّی دی کہ تم فکر مت کرو۔ تمہاری صحت اچھی ہے۔ تم بیاہ کرنے کے قابل ہو پرسوں صُبح کو آنا تمہیں مفصل ہدایتیں دے دُونگا۔

ایسے نوجوان تو میرے پاس بہت آئے ہیں جو شادی سے پہلے عملی طور پر سینکڑوں بار ہاتھ سے لڑکوں سے یا لڑکیوں سے شادی کر چکے ہوتے تھے اُن کی ضرورتیں پُوری کرنے کا تو مجھے کافی تجربہ تھا۔ مگر یہ کیس بالکل مختلف تھا اسی واسطے میں کچھ دیر کیلئے سوچنے لگا کہ جب یہ آئے گا تو کیا کیا

باتیں اُسے کہونگا۔ کوئی بات کہنے کی ہوتی ہے کوئی نہیں ہوتی کئی باتیں کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پھر خیال آیا کہ کیوں نہ کوئی مستند کتاب ہی ایسے پڑھنے کے لئے تجویز کردوں۔ مگر میں نے اس مضمون کے متعلق جتنی بھی اردو ہندی کی کتابیں دیکھی ہیں۔ کوک شاستر اور کام شاستر وغیرہ وہ مصنفین کی دوائیوں کے اشتہارات پر ختم ہوتی ہیں ان کے مضامین عموماً نوجوانوں کو غلط کاریوں میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں تعلیم دی جاتی ہے کہ کس طرح وہ زیادہ سے زیادہ شہوت پرست ہو سکتے ہیں۔ عورتوں اور مردوں کی چار قسموں کی شہوت انگیز اور فرضی تصویریں۔ عورتوں کو قابو کرنے کے واسطے چٹکلے۔ جائز طریقہ کے خلاف غلط آسنوں کا بیان۔ قدرت کے خلاف زیادہ سے زیادہ وقت جماع میں خرچ کرنے کی گولیاں اور اس قسم کی کئی باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ جو کہ عموماً ۹۵ فیصدی غلط اور گمراہ کن ہوتی ہیں اور طبیعت کو شہوت کی طرف مائل کرتی ہیں ایسی کتابیں لکھنے سے ان کا مدعا فقط اسی قدر ہوتا ہے کہ کسی طرح نوجوانوں کو دُنیا کے تمام کاموں سے ہٹا کر بیجا شہوت کے چاہِ ذلالت میں گرا دیا جائے اور پھر جب بیمار ہو جائیں تو اُن کی دوائیوں کا استعمال کریں۔

مجھے اس وقت شراب کے ایک بہت پرانے ٹھیکیدار کی بات یاد آئی۔ میں نے اُس سے ایک بار پوچھا تھا کہ آپ مدت سے یہ کام کرتے ہیں۔ شراب کے متعلق آپ کو ہر ایک قسم کی واقفیت ہوگی۔ مجھے کوئی ایسا نسخہ بتاؤ جس سے انسان شراب کے نشے سے بچ جائے۔

اُس نے نہایت فراخدلی سے بتا دیا کہ فلاں چیز کے استعمال سے چار بوتل بھی شراب پی لی جائے تو کیا مجال جو پھر شرابی نشے سے مدہوش ہو۔ بلکہ شراب کا لطف بیس گُنا آئیگا۔ میں نے اُس کی فراخدلی کے لئے شکریہ ادا کیا اور کہا ” افسوس ہے کہ یہ نسخہ میرے کام کا نہیں۔ مجھے تو ایسا نسخہ چاہیئے کہ انسان کا شراب کا عمل ہی چھُوٹ جائے۔ وُہ اُسے چھوڑ دے“۔ اُس بھلے مانس نے جواب دیا ” ایسا نسخہ تو معلوم بھی ہو تو ہم کسی کو نہ بتائیں اور سچ تو یہ ہے کہ معلوم بھی ہے مگر نہیں بتانا۔ کیونکہ اگر ہم ایسی باتیں لوگوں کو بتانے لگیں تو ہمیں پھر کوئی کاہے کو پُوچھے گا ہم کیسے پیٹ پالیں گے ٹھیکے کی رقم کیسے پُوری ہو گی ؟“

بعینہٖ یہی حالت میں اُن کوک شاستروں کی پاتا ہوں جو لوگوں کو شہوت پرست اور عیش پرست بنانا اپنا مقصد سمجھتے ہیں۔

ان حالات میں میں اُس نوجوان کو کوئی کتاب اس مضمون پر پڑھنے کیلئے تجویز نہ کر سکتا تھا۔ ممکن ہے کچھ اچھی کتابیں موجود ہوں بھی مگر تاحال میری نظر سے ایسی نیک نیتی سے اردُو میں لکھی ہُوئی کتاب نہیں گذری جو نوجوانوں کے لئے محض ہدایت کے خیال سے لکھی گئی ہو۔ لہٰذا میں نے یہی مناسب خیال کیا کہ اسے خود ہی سمجھانے کیلئے وقت دوں تیسرے دن وُہ نوجوان آیا۔ میں نے اُس کا مطلب پُورا کر دیا۔ اور وُہ بہت خوشی خوشی گھر لوٹ گیا۔ مجھے تسلّی ہُوئی کہ میرا فیس لینا مستحصل (حلال) ہُوا۔ اُس نے سمجھا کہ اُس کا مشورہ لینا مستحصل نہیں گیا۔

قریباً سال ڈیڑھ بعد بیساکھی کے تیوہار پر میں نے اُس نوجوان کو دریائے راوی کے کنارے گھومتے ہوئے دیکھا۔ اُس کی نوجوان بیوی اُسکے ہمراہ تھی۔ دونوں صحت سے بھرپور اور خوشی سے مالا مال تھے۔ بیوی کی رفتار مدھم تھی میں اس کی جسمانی حالت سے بھانپ گیا کہ بال بچہ ہونیوالا ہے۔ نوجوان نے جونہی مجھے دیکھا میری طرف تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے نہایت ادب اور محبت سے مجھے آملا اور کہا "کویراج جی! مختصر بات یہ ہے کہ آپ کی نصیحتوں کی وجہ سے میری اور میری بیوی کی زندگی ایسی خوشگوار ہوگئی ہے کہ صرف آج کا دن ہی بیساکھی نہیں بلکہ ہماری تو ہر روز بیساکھی ہی بیساکھی ہے۔ میں آپکے احکام کی پوری پوری تعمیل کرتا ہوں اور فیض اُٹھا رہا ہوں"۔ میں نے ان دونوں کو دعا اور آشیرباد دے کر رخصت کیا۔ وہ تمام دن میرا خوشی کا پیمانہ لبریز رہا اور میں نے محسوس کیا کہ سچی خوشی وہ ہے جو کسی کے ساتھ نیکی کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اُس وقت کے احساس نے میرے دل میں ایک خیال پیدا کر دیا کہ کیوں نہ ان ساری باتوں کو جن کی ہمارے نوجوانوں کو اشد ضرورت ہے ایک مستند کتاب کی شکل میں قلمبند کیا جائے۔ تاکہ ہر ایک شخص چاہے وہ خاوند بن چکا ہے یا بننے والا ہے آزادانہ اور خود مختارانہ طور پر اس کے مطالعہ سے فیض یاب ہو سکے اور اپنی زندگی کو بہترین بنا سکے۔

رسالہ محافظ جوانی میں میں نے ویرج (دھات) کی حفاظت کے فوائد اس کے ضائع کرنے کے نقصانات ویرج کی بیماریوں میں مبتلا نوجوانوں کیلئے

ہدایات اور نسخہ جات لکھ دئے ہیں۔ اب اس کتاب میں جملہ بوڑھے
اور نوجوان خاوندوں کے لئے نیز جنہوں نے جلدی ہی خاوند بننا ہے
وُہ قیمتی ہدایات درج کر دینا چاہتا ہوں جن پر عمل کرنے سے نہ صرف
یہ کہ لطفِ زندگی اُٹھائیں بلکہ صحت بھی قائم و دائم رہے جسم و دماغ
قدرتی طور پر دن بدن ترقی کرتے جائیں۔ نہ اُن کو ویرج کی بیماریاں
لاحق ہوں اور نہ عورت کے جذبات کو خاک میں ملائیں۔ بلکہ پورے طور پر
تندرست رہتے ہوئے نفسانیت کے احساس پر قابو پاتے ہوئے تندرست و
توانا خوبصورت و مضبوط اولاد پیدا کر سکیں علاوہ ازیں جو لوگ بُری صحبت
یا بُری کتابوں کے مطالعہ کی وجہ سے حد سے زیادہ جماع کر کے خراب ہو
چکے ہیں اُن کے واسطے ہدایات اور نسخہ جات دے دئے ہیں۔ میرے نسخہ جات
بالکل صحیح اور مجرّب ہیں۔ ان میں کوئی ایسی چیز نہیں لکھی جو پنساری سے
آسانی سے نہ مل سکے یا جس کا نام ہی پنساری نے ساری عمر نہ سُنا ہو یا
کوئی نسخہ تیار کر کے مریض کو پچھتانا پڑے۔ نہ ہی اتنے لمبے چوڑے نسخے لکھے
ہیں۔ اور نہ ہی اُن کی تیاری کی ترکیب اتنی پیچیدہ لکھی ہے کہ ضرورتمند
کے لئے تیار کرنا ہی ناممکن ہو جائے۔ اور وُہ نسخے محض کتاب ہٰذا کی
زینت ہی رہ جائیں یا مصنفین کا ذریعہ معاش۔ نہ ہم نے گوند کیلئے
عربی لفظ صمغ اور مصری کے لئے نبات لکھ کر ناظرین کو پریشان کرنے
کی کوشش کی ہے۔
یہ کتاب بالکل نیک نیتی سے اور خلقِ خدا کی بھلائی کے لئے لکھی

گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سمجھدار اور دُور اندیش آدمی اِس کتاب کے ذریعے میری لیاقت اور تجربہ سے فائدہ اُٹھا کر اپنی زندگی سنوار لیں گے۔ اور مجھے دُعائے خیر اور سدبھاؤ سے یاد کریں گے۔

خاوندوں کا خیر خواہ

کویراج ہرنام داس

دوسرا بیان

محافظِ جوانی

نوجوانوں کا طرزِ عمل

تندرستی بچپن میں ماں باپ کے اختیار میں ہوتی ہے۔ اور بڑھاپے میں اولاد کی خدمت پر منحصر ہوتی ہے۔ صرف جوانی کی حالت ہی ایسی ہے جبکہ ہم اپنی صحت کی خود ہی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اصُولاً جتنی ایک شخص اپنی چیز کی خود حفاظت کر سکتا ہے دوسرا اتنا نہیں کر سکتا۔ مگر بدقسمتی سے زمانہ ایسا آگیا ہے کہ جتنی بیقدری صحت کی آج کل جوانی میں کی جاتی ہے اُتنی عمر کے دیگر حصوں میں نہیں۔ جتنے بھی صحت کو خراب کرنیوالے عیب ہیں سب اسی عمر میں لگ جاتے ہیں۔ کھانے پینے میں عیّاشی و بداعتدالی کرنا سنیماؤں میں عشق و محبت کی تعلیم حاصل کرنا۔ بالغ ہونے سے پہلے شادی کر

لینا۔ بُرے ناول پڑھ کر اور بُری صحبت کے اثر سے زندگی کے جوہر ویرج (منی) کو اول جوانی میں ہی اپنے ہاتھ سے ضائع کرنا۔ ورزش کیلئے وقت نہ نکالنا لیکن گیتوں میں وُہی وقت ضائع کرنا! دودھ مکھن ملائی کو چھوڑ کر کھٹائیاں مٹھائیاں کھا کر ہاضمہ کو خراب کر دینا۔ مالش داتن اور نہانے سے جی چرانا غرضیکہ اسی طرح صحت کو خراب کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔

حالات اتنے برے ہیں کہ آپ لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ صرف حکیم وئید اور ڈاکٹر ہی جانتے ہیں کہ کتنی اہم تعداد نوجوانوں کی قسم قسم کی بیماریوں میں مُبتلا ہے۔ اگر زندگی کا جوہر یعنی ویرج (دھات منی) جسم کے اندر ہو تو بھی دیگر خرابیوں کا مقابلہ کرنے کی انسان میں ہمت ہو سکتی ہے۔ مگر جب ۹۵ فیصدی نوجوان اس جوہر کو ضائع کرتے اور اب تک ایسا کرنے سے باز نہیں آتے تو صحت کہاں قائم رہے۔ ویرج صحت کی بُنیاد ہے۔ جو شخص اس بُنیاد کی حفاظت کرتا ہے وُہ محفوظ رہتا ہے ورنہ موت ہے یا موت کا باعث کمزوری بیماری ہے جن سے موت پیدا ہوتی ہے +

ایک اہم سوال

کئی نوجوان سوال کریں گے کہ ویرج جس کے نکلنے میں پرماتما نے اتنی لذت بھر دی ہے۔ وُہ کس طرح بیماری کمزوری کا باعث ہو سکتا ہے؟

جواب :۔ سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ویرج کو جسم کے اندر رکھنے سے طاقت دلیری، مردانگی۔ روشن دماغی۔ دولتمندی۔ نیکو کاری۔ خدا پرستی ایمانداری۔ دُشمن سے مقابلہ کرنے کی ہمت اور زندگی کے سب سکھ حاصل ہوتے

ہیں۔ مگر اس کو خارج کرنے میں چند منٹوں کی خوشی ہے جس کے بدلے تمام جہان دُنیا کی بیماریاں ہیں۔ سیانے کہتے ہیں کہ کام وُہ اچھا ہے جسے کر کے انسان پشیمان نہ ہو۔ جو بھی ویرج کو بیدردی سے ضائع کرتے ہیں اُن سے پُوچھ کے دیکھو کہ وُہ اس چند منٹوں کی خوشی کے بعد کتنے دنوں تک مغموم اور پریشان رہتے ہیں

امراضِ منی کی ابتدا

اب آپ کہیں گے کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ منی کے اندر قائم رکھنے میں اِتنے فائدے ہیں۔ اور خارج کرنے میں اِتنی بیماریاں ؟

دیکھئے! مَیں سمجھاتا ہُوں جو کچھ ہم کھاتے ہیں اس کا رس بنتا ہے۔ رس سے خُون۔ خُون سے گوشت۔ پھر چربی۔ پھر ہڈّی۔ پھر مجّا (جو ہڈّی کے اندر ہوتا ہے) پھر ویرج اور پھر اوج (قوّتِ اعصاب و دماغ) بنتے ہیں۔

رس خُون۔ ماس۔ چربی۔ ہڈّی۔ مجّا۔ ویرج یہ سات دھاتو کہلاتے ہیں۔ جب تک یہ دھاتو جسم میں اپنی اپنی جگہ بتدریج قائم ہیں۔ تب تک تو جو کچھ ہم کھاتے ہیں۔ اس کا خالص حصہ سلسلہ وار مقررہ نسبت سے ایک دھاتو سے دُوسری دھاتو میں تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے اور سب دھاتوؤں کو بہ حصہ رسدی طراوت پہنچتی ہے۔ مگر جب ویرج ضائع ہونے لگ جائے تو ویرج میں کمی ہو جانے کی وجہ سے جسم کی تمام مشین اِس کمی کو پُورا کرنے کی کوشش میں لگ جائیگی۔ قدرت کا قانون ہے کہ جہاں کمی ہوگی قُدرت اُس کو پُورا کریگی۔ قُدرت کے کام کا شاہد پانی ہے۔ **Water keeps its level** پانی اپنی سطح ہموار رکھتا ہے جہاں

گڑھا ہے پہلے اس کو ہی بھرا جائیگا لہٰذا سب کھایا پیا ویرج کے گڑھے کو بھرنے کے لئے جلدی جلدی دیگر دھاتوؤں سے گذر کر ویرج میں تبدیل ہوتا جائے گا۔ اسطرح باقی دھاتو پرورش سے محروم رہ جائیں گے اور ویرج بھی کمزور اور پتلا بنے گا کیونکہ وُہ باقاعدہ طور پر اچھی طرح سب دھاتوؤں میں سے گذر کر پُورا پُورا شدھ اور طاقتور نہیں بنایا جا سکا۔ کمی کو پُورا کرنے کی جلدی جو تھی۔

یہاں ڈھلوان کی مثال اور بھی زیادہ موزوں ہے۔ اس ڈھلوان والی نالی میں (ا) پر پانی ڈالیں تو کہیں نہ رُکے گا سیدھا (ج) کی طرف دوڑیگا (ب۔پ) کو اس پانی سے کچھ فائدہ نہ پہنچے گا۔ اور اگر ڈھلوان نہ ہو۔ تو اب۔پ۔ج میں پانی برابر بھریگا اور سب کو یکساں طراوت پہنچے گی *
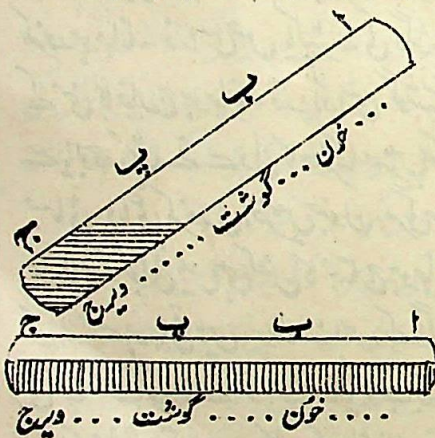
(۲) جب ویرج کا نکاس بہت زیادہ ہو تب مجّا۔ ہڈی چربی۔ گوشت خون۔ رس بتدریج گلنے شروع ہو جاتے ہیں اور انسان دن بدن لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔ دماغ کو تو پہلی بار ہی جواب مل جاتا ہے۔ کیونکہ ویرج سے

دماغ بنتا ہے۔ تو صاحب! اس کمبخت انسان کو خون ماس وغیرہ کے گل کھپ جانے کی وجہ سے طرح طرح کی بیماریاں آن گھیرتی ہیں بعدہٗ جگر دل۔ دماغ۔ بینائی از حد ضعیف ہو جاتے ہیں جب دھاتو ہی کمزور ہو گئے تو ان اعضاء کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ ان اعضاء کی کمزوری کا دوسرا نام بیماری ہے۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ کمر درد۔ دائمی سر درد۔ ویرج کا پتلا ہونا۔ صرف عورت کے خیال سے ہی اس کا بہہ جانا اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہنا۔ عضو کا چھوٹا ہونا۔ ٹیڑھا ہونا۔ عضو کے پٹھے کمزور ہو جانا۔ ذرا سی حس یا کپڑے کی رگڑ سے تیزی ہو کر یا بغیر تیزی کے منی کا خارج ہو جانا۔ ڈر۔ اداسی گوشہ نشینی۔ ذرا کام کرنے سے چلنے سے یا بوجھ اٹھانے سے دل کا دھڑکنا۔ سر میں چکر۔ رات کو بدخوابی۔ روحانی جسمانی۔ دماغی کمزوری آخر میں جنون۔ مرگی۔ تپ دق۔ گنٹھیا میں سخت مبتلا ہو کر جوانی میں ہی کفن کا محتاج ہو جانا۔ یہ حالتیں ویرج کے ضائع کرنے سے ہو جاتی ہیں۔ برخلاف اس کے اگر اپنی زندگی کے جوہر ویرج کی حفاظت کی جائے تو سب دھاتو خوب بڑھتے ہیں۔ دل دماغ مضبوط ہوتے ہیں ایک مضبوط آدمی سب کام کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس کو نیکی کے کام پر لگا دو تو کمال کر دے۔ دولت کمانے کے وہ قابل ہنسی خوشی میں سب سے پہلے اسی کے بتیس ۳۲ دانت دیکھ لو۔ کھیل کود میں لنگوٹا باندھ کر وہ موجود۔ کھانے پینے میں وہ حلوائے خوب است دیگر بیارید[1] "والا معاملہ۔ پڑھائی میں چاہیے بس گھنٹے کام کرنا پڑ جائے۔ وہ

[1] اور لاؤ۔ اور لاؤ۔

سب کچھ کرسکتا ہے۔

جوانی کِسے کہتے ہیں

جوانی دراصل کِسی خاص عُمر کا نام نہیں ہے۔ اٹھارہ اور چالیس سال کے درمیان کی عمر کا نام اگر جوانی ہوتا تو آپ اٹھارہ سال کے بُوڑھے اور ساٹھ سال کے جوان نہ دیکھتے دراصل جوانی منی یا ویرج کا نام ہے۔ جس مرد کے اندر یہ جتنی زیادہ ہوگی اس میں اتنی ہی زیادہ جوانی ہوگی۔

اس واسطے میرے نوجوان دوستو! ویرج کی حفاظت کرو۔ اور جوانی کو صحیح معنوں میں جوانی بنا کر خوشحال بنو۔ چودہ اور بائیس سال کی عمر کا درمیانی حصہ بہت (Critical) نازک ہوتا ہے۔ اس عُمر میں جو بگڑ گیا سو بگڑ گیا۔ جو بن گیا سو بن گیا۔

نوٹ:۔ چودہ سال کی عمر میں عموماً ویرج کا پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ ویسے تو ویرج زندگی کے پہلے دن سے ہی جسم میں موجود ہوتا ہے مگر اس طرح رہتا ہے جس طرح تِلوں میں تیل۔ عموماً چودہ سال کی عُمر سے ویرج الگ ہستی رکھنے لگتا ہے۔ مانو تِلوں سے تیل نکلنا شروع ہو گیا۔ چودہ سال سے اٹھارہ سال کی عُمر تک ویرج کچّا ہوتا ہے۔ اگر اِس عرصہ میں ویرج کو ضائع کر دیا جائے۔ تو جس طرح بُنیاد کے ہل جانے سے عمارت گر جاتی ہے اسی طرح انسان کی زندگی سخت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ویرج زندگی ہے۔ ویرج کے خرچ ہو جانے سے زندگی خرچ ہو جاتی

ہے۔ ویرج کے خاتمہ سے زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

مَیں نے کہا۔ چودہ سال کی عمر میں ویرج کچا ہوتا ہے جس طرح کسی درخت کی کچی ٹہنی کو مروڑ دو تو وہ مرجھا جاتی ہے۔ بہت چھوٹی عمر میں بچے کو سکول میں بٹھا دیں تو اس کی صحت ترقی نہ کریگی۔ یا جیسے چینی لوگ چھٹپن میں ہی لڑکیوں کے پیروں میں لوہے کی جوتیاں اسلئے ڈال دیتے ہیں تاکہ پاؤں بڑھنے نہ پائیں اور بڑے ہو کر بدصورت نہ ہو جائیں۔ شاہ دولا کے چوہے جن کو پنجاب بھر کے لوگ جانتے ہیں۔ وہ کیا ہوتے ہیں۔ چھوٹے لڑکوں کے سر پر چمڑے کی تنگ ٹوپیاں چڑھا دی جاتی ہیں۔ اُن کا سر بڑھتا نہیں اور چوہے کی طرح چھوٹا سا رہ جاتا ہے۔ غرضیکہ کچی حالت میں جس چیز یا جس زندہ ہستی پر بوجھ ڈالا جائیگا۔ اس کی ترقی کرنے کی طاقت زائل ہو جائے گی۔

نوجوان جو مندرجہ بالا عرصۂ عمر کے اندر اندر اپنی زندگی کا جوہر ضائع کر دیتے ہیں اُنہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کمی پھر مشکل سے ہی پوری ہوتی ہے۔ اِس کمی کے پورا نہ ہونے کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ اس بدقسمت زمانے میں لڑکے عموماً ہاتھ سے ویرج کو ضائع کرتے ہیں جب نسوں پر کچی حالت میں زور پڑتا ہے تو وہ کمزور ہو جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ذراسی کپڑے وغیرہ کی رگڑ سے ہی اُکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کمزور نسیں و دیگر اعضاء جن میں کہ دو قسم کے غدود

Penis Erectors & Prostate Glands

خاص طور پر قابل شمار ہیں۔ ویرج کو جلدی خراب کر دیتے ہیں۔ خواب میں بھی ایسی اُکساہٹ عام ہو جاتی ہے جس سے سوتے سوتے ہی ویرج نکل جاتا ہے۔ اس کو احتلام کہتے ہیں۔ جب رات کو احتلام زیادہ ہونے لگ گیا اور دن کو خود لڑکے نے ضائع کرنا شروع کر دیا تو نسوں اور پٹھوں کی حالت ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ ان میں ویرج کو تھام کر رکھنے کی طاقت نہیں رہتی۔ اس ناطاقتی کی وجہ سے پیشاب کرتے وقت بھی ویرج ساتھ آنے لگ جاتا ہے۔ اس مرض کو جریان یا دھات جانا کہتے ہیں۔ یہ نامردی کی ابتدا ہے۔ جماع میں ویرج جلدی گر جاتا ہے سختی پوری نہیں آتی۔ عورت اور مرد دونوں کو ہمبستری میں وہ لطف نہیں آتا جو تندرست جوڑے کو آیا کرتا ہے۔ اس طرح وہ دونوں صادق تسکین سے محروم رہتے ہیں۔ مرض بڑھ جانے پر جماع ہی نہیں ہو سکتا پہلے تو قبض ہونے پر اور زور لگانے پر سفید رطوبت گرتی ہے مگر بعد ازاں معمولی پاخانہ پر اور ہر پیشاب کے ساتھ آتی ہے۔ مرض بڑھنے پر یہ رطوبت اور بھی پتلی ہو جاتی ہے کبھی کبھی معلوم ہی نہیں ہوتا کہ پیشاب کے ساتھ بہہ رہی ہے یا نہیں۔ بیمار سوچتا ہے کہ جریان کی بیماری تو رفع ہو گئی۔ پھر میں کیوں کمزور ہوتا جاتا ہوں ؟ مگر اُسے معلوم نہیں کہ جریان بدستور قائم ہے۔ سیانے تجربہ کار وید کیمیائی طریقوں سے پیشاب کا امتحان کر کے معلوم کر لیتے ہیں کہ پیشاب میں منی پتلی ہو کر بہہ رہی ہے یا نہیں۔

پنجابی میں ایک مثل مشہور ہے کہ کسی نے تین آدمیوں کو کھانا کھانے کی دعوت دی۔ جب کھانا کھانے کا وقت ہوا تو تین کی بجائے تیرہ آحاضر ہوئے۔ میزبان حیران ہوا کہ دال تو تین کیلئے پکی ہے۔ تیرہ کو کس طرح کھلاؤنگا۔ بیوی کے پاس جاکر یہ ماجرا بیان کیا۔ بیوی نے کہا کوئی بڑی بات نہیں مَیں سب انتظام کر دیتی ہوں۔ مرد نے پوچھا کِس طرح؟ جواب دیا "تین بلائے تیرہ آئے، دے دال میں پانی" پہلے گاڑھی بنائی تھی۔ اب پانی ملا کر پتلی کر دیتی ہوں پھر سب کیلئے کافی ہو جائیگی یہی حالت ویرج کی ہے۔ جب مانگ زیادہ ہو جائے تو ویرج بھی پتلا پڑ جاتا ہے۔ پرماتما نے انسان کی مشین ایسی بنائی ہے کہ قدرتی طریقہ سے آہستہ آہستہ سب دھاتو بنتے چلے جائیں۔ ویرج بھی ٹھیک طور پر گاڑھا بنتا جائے۔ مگر جب ویرج زیادہ خرچ ہونے لگے تو ویرج کی کمی کو پورا کرنے کے واسطے کھایا پیا ٹھیک ٹھیک وقت کے لئے ہر ایک دھاتو میں سے نہیں گزرتا جس طرح پانی کی ہموار نالی بھر کر اور دھیمی چلتی ہے مگر ڈھلوان نالی بہت تیزی سے بہتی ہے۔ اسی طرح بدچلن مرد کا کھایا پیا ویرج کی طرف دوڑتا ہے۔ اب خوراک کے طاقت بخش حصّے کو سب دھاتوؤں میں سے باقاعدہ شدھ ہو کر نکلنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اِسلئے جلدی میں تیار شدہ ویرج یقیناً ناقص اور کمزور ہوتا ہے! اولاد پیدا کرنے والے کِرم[1] جو کہ ویرج کی جان ہیں اور جن پر حمل کا انحصار ہے۔ وہ بوجہ عدم پرورش مرجاتے ہیں یا بہت ہی کمزور حالت میں رہتے ہیں۔

[1] ان کی تصویر مرد کے اعضائے تناسل کے بیان میں دیکھیں۔

جب ویرج میں اولاد بھی طاقتور پیدا کرنے کی طاقت نہ رہی تو جس مطلب کے لئے پرماتما نے ویرج پیدا کیا تھا وہ مطلب ضائع اور زندگی بے فائدہ۔ بلکہ ایسا شخص اپنے خاندان پر بھی ایک مصیبت لاتا ہے۔ اور اس کی اپنی زندگی بھی تلخ ہو جاتی ہے۔ عورت اس سے بیزار رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات عورت دوسرے مرد کا مُنہ دیکھنے کیلئے مجبور ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جب وہ اولاد کی خواہشمند ہوتی ہے۔ اور اپنے خاوند سے یہ مُراد پُوری نہیں ہوتی۔ تو وہ دُوسرے مرد کی امداد سے اولاد حاصل کرنے کی صُورت پیدا کرنا چاہتی ہے۔

ایسا نوجوان والدین کو کوستا ہے کہ انکار کے باوجود اُسکی شادی کرادی لیکن دراصل اُس نے اُس وقت بہانے بنائے تھے۔ انکار کی اصل وجہ بتاتا تو وہ بھی باز آجاتے

کثرتِ جماع یا ہاتھ سے ہی ویرج ضائع ہونے سے سب دھاتو کمزور ہو جاتے ہیں۔ خاص کر خون زیادہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جس طرح کنوئیں کا پانی کیاریوں میں پھر پھر کر ہر ایک کیاری کو طاقت دیتا ہے اسی طرح خون تمام جسم میں پھر پھر کر آنکھ۔ کان۔ ناک۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ تلی۔ معدے وغیرہ کو طاقت دیتا ہے جس سے وہ اپنا کام بخوبی کرتے ہیں مگر جب خون کی کمی اور کمزوری کی وجہ سے اُن کو طراوت نہیں پہنچتی تو ان میں کام کرنے کی طاقت بھی نہیں رہتی۔ چلو فیصلہ ہُوا ڈاکٹر حکیم کہاں تک دوائیوں سے پیوند لگائینگے۔

پس میرے نوجوان دوستو! شہد میٹھا ہے۔ مکھی سمجھتی ہے کہ میں

بڑے مزے میں ہوں کہ شہد کے بھرے ہوئے کٹورے پر بیٹھی ہوں اور شہد چکھتی ہوں"۔ مگر جب اس کے پر، پنکھ اور پاؤں شہد میں لپٹ جاتے ہیں تو وہ جتنا اڑنے کی کوشش کرتی ہے اتنا شہد اُس کو پھنساتا جاتا ہے۔ اُس وقت مکھی کو شہد کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

پس عزیزو! یہ ایک خطرناک تجربہ ہے۔ گویا زندگی میں موت ہے جس طرح کوئی موت کا تجربہ کرنا چاہے کہ ذرا مر کے تو دیکھوں کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے ۔ جس طرح ایک بار جسم کو چھوڑ کر آتما یا روح اُس میں پھر داخل نہیں ہو سکتی یا جس طرح کمان سے نکلا ہوا تیر پھر ہاتھ میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح برباد کی ہوئی جوانی لاکھ جتن کرنے پر بھی قدرتی خوبصورتی کے ساتھ واپس نہیں آتی۔ بیشک دوائیوں سے تم میں طاقت آجائے گی مگر وہ بات نہ ہوگی۔ پیوند پھر بھی پیوند ہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص بلا میں پھنس گیا اس کا سوائے پیوند کے چارہ ہی کیا ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ گرفتارِ بلا ہو کر پیوند سے کام نکل جائے تو بھی غنیمت ہے۔ مگر یہ بھی تو ایک بات ہے کہ پیوند لگانے والا حکیم و ید بھی تو قسمت سے ملتا ہے۔ آج کل تو یہ حالت ہو رہی ہے کہ جن کا کوئی دوائی خانہ نہیں جن کے پاس کوئی دوائی یا تشخیص کی کتاب نہیں۔ جنہوں نے کبھی کسی مریض کا علاج نہیں کیا جنہوں نے کسی کامل گورو کے قدموں کی خاک تک نہیں چھوئی وہ بھی اشتہار دے دیتے ہیں کہ ایک تارک الدنیا مہاتما ہم پر مہربان ہو گئے اُن کے ساتھ ہم نے تبت کی گھاٹیوں میں جا کر

برفباری کی تکالیف برداشت کر کے بیس ہزار فٹ کی بلندی پر برف کے تودوں سے بوٹیاں نکالی ہیں۔ وہ بوٹیاں ایسی ہیں کہ ایک ہی دن میں قدرتِ الٰہی کا تماشہ دکھا دیتی ہیں" لیکن ہوتا کیا ہے؟ جو لوگ ایسے اشتہاری لوگوں سے دوائی خریدتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ شخص ہماری سالہا سال کی اتنی بڑھی ہوئی مرض کو یونہی چٹکیوں میں گنوا دیگا اور اٹھنی روپیے میں خوب چوکھا رنگ چڑھ جائیگا وہ اس غلطی کا خمیازہ بھگتتے ہیں لمبا اوقات باقاعدہ تشخیص اور باقاعدہ علاج نہ ہونے کی وجہ سے مرض بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر وہ آٹھ آٹھ دس دس روپے کی قیمتی اشتہاری دوائیاں بھی منگاتے ہیں لیکن بے سود۔ تب کہیں انہیں اچھے حکیم وید سے باقاعدہ علاج کرانے کی عقل آتی ہے +

یاد رہے کہ دوائی بھی جسم کو بالکل اسی طرح نہیں کر دیتی جسطرح کہ انسان عیب میں پڑنے سے پہلے تھا۔ کبھی مت خیال کرنا کہ اب تو عیش سے گذار لو۔ جب تکلیف ہو گی کوبراج ہرنام داس سے دوائی لے لینگے اور تندرست ہو جائیں گے۔ یہ غلط ہے۔ بچاؤ علاج سے بہتر ہے۔ ویرج کی حفاظت کرو یہ تمہاری حفاظت کریگا۔ اسکو غرق کرو گے تو یہ تمہیں غرق کر دیگا۔ جوانی میں تپدق سے مرتے ہوئے مریض کی حالت کو دیکھو۔ گنٹھیا۔ سنگرہنی۔ سیلانِ خون۔ کمزوری دل دماغ جگر وغیرہ کی کسی بھی بیماری سے مرتے ہوئے جوان بیمار کی حالت کو دیکھو۔ اسوقت یاد رکھو کہ (۹۰) فیصدی حالتوں میں بنیاد اس کی ویرج کا کچی عمر میں اور بہتات سے ضائع کرنا ہے۔

نوجوانو سنبھل جاؤ۔ ابھی تک اس عیب سے بچے ہوئے ہو تو شکر

ہے۔ اگر غلطی کر بیٹھے ہو تو باز آجاؤ۔ نہیں تو تمہارا بھی وُہی حال ہوگا۔ سنبھل جاؤ سنبھل جاؤ۔ ورنہ نہ یہ زندگی سنوریگی اور نہ اگلی سنوریگی ؛

اب سوال پیدا ہوگا کہ جو اس عیب سے بچے ہُوئے ہیں وُہ تو اس لعنت سے آئندہ کیلئے خبردار ہو جائینگے۔ مگر جو اس عیب میں مُبتلا ہو گئے وُہ کیا کریں۔ لیجئے اُن کیلئے بھی بتا دیتا ہُوں۔

دس ہدایات

ویرج کے بنانے چلانے والے اعضاء کے امراض دُور کرنے کے لئے چار ہدایات تو ایسی ہیں جن کا مریض کے دل و دماغ سے تعلق ہے۔ تین کا اُس کی خوراک کے ساتھ تعلق ہے اور دو کا جسمانی محنت اور زندگی کی باقاعدگی سے ؛

(۱) کوئی بھی بیماری ہو۔ وہ تب تک نہیں مٹتی جب تک کہ اس کی وجہ اور بُنیاد کو نہ ہٹایا جائے۔ بس ویرج کو ضائع کرنے میں جتنا بھی آپ کا قصور ہے اُسے دُور کرو۔

(۲) خیالات صاف رکھو۔ یہاں میں ایک تجربہ کی بات بتاتا ہُوں۔ کئی نوجوان مجھے آکر بتاتے ہیں کہ ہم تو بہت دل کو سمجھاتے ہیں مگر جب کوئی موقعہ ویرج کو ضائع کرنے کا آبنتا ہے تو ہوش ماری جاتی ہے ؎

حضرتِ ہوش ہیں گو دِل کے وفادار رفیق
سامنے آپ جب آتے ہیں یہ چل دیتے ہیں

یا بمصداق ؎

تیرے کہنے سے میں توبہ تو کر لیتا ہوں اے زاہد
رہا جاتا نہیں پھر جھوم کر جس دم سحاب آئے

بار بار تجویزیں لڑاتے ہیں۔ مگر کچھ نہیں بنتا۔" بات یہ ہے کہ جس طرح ویرج کے ضائع ہو جانے سے دیگر اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں اُسی طرح مستقل مزاجی۔ عالی حوصلگی اور ارادہ کی پختگی بھی نہیں رہتی۔ اسواسطے سب منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں۔ بڑی کمبختی تو یہ ہے کہ دھات کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے گو مرد خاطر خواہ جماع نہیں کر سکتا نہ ہی ہاتھ سے ضائع کرنے میں اسے ویسا لُطف آتا ہے جیسا کہ آنا چاہیئے تاہم خواہش اس قدر بڑھ جاتی ہے اور عورت ذات اس قدر پیاری لگتی ہے کہ اُس کے خیال میں یا اُس کے ساتھ بار بار منی ضائع کرنے پر بھی اس کا جی نہیں بھرتا اور آخر نامردی میں اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تاہم اس حالت میں بھی کوئی چاہے تو زندگی اور موت کا سوال سمجھ کر یقینی طور پر بُری عادت چھوڑ سکتا ہے۔ میں نے سینکڑوں نوجوانوں کی عادت چھُڑا دی۔ میں بتا دوں نقص کہاں واقع ہو جاتا ہے۔ نوجوان کہتا ہے۔ اچھا کسی کے تصور کا ذرا لُطف اٹھا لوں۔ ذرا بیوی کے جسم پر پیار کا ہاتھ پھیر کر دل کو بہلا لوں۔ ذرا اچھی شکل دیکھ کر آنکھوں کو خوش کر لوں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کرونگا۔ میں ویرج کے ضائع ہونے والا کام نہیں کرونگا۔ بس یہی خیال تمام خرابیوں کی جڑ ہے کیونکہ ذرا اس نے مندرجہ بالا باتوں میں سے ایک کی۔ اور جھٹ شہوت

ء بادل

اِس قدر تیز ہو جاتی ہے۔ کہ پھر روکے سے نہیں رُکتی۔ لوگو! خوف کھاؤ اس "ذرا" سے۔ اِس "ذرا" نے لاکھوں نوجوانوں کی جوانی خاک میں ملا دی۔

(ب) بعض نوجوانوں نے ہمیں بتایا کہ کچھ عرصہ ویرج کی حفاظت کرنے کے بعد اُن کے دل و دماغ میں ایک قسم کی بےچینی سی محسوس ہوتی ہے کہ جب تک ہاتھ سے یا عورت کے ساتھ منی خارج نہ کر لیں اُنہیں چین نہیں پڑتا۔ لیکن اُس فعل کے بعد اُنہیں بےحد تسکین اور شانتی حاصل ہوتی ہے۔ اگر اس عرصہ میں اُنہیں احتلام ہی ہو جائے تو بھی چین پڑ جاتا ہے۔

بات یہ ہے کہ انسان خود ہی شہوانی خیالات سے اپنے اندر بےچینی پیدا کر لیتا ہے۔ جب تک اندر منی کی مقدار کم ہوتی ہے جوش کم رہتا ہے بعد ازاں وہ جوش بڑھ جاتا ہے۔ اور بےچینی کا احساس ہوتا ہے۔ تب منی کے اخراج سے وہ مصنوعی بےچینی جس کی بُنیاد اُن کے گندے خیالات ہی ہوتے ہیں عارضی طور پر ہٹ جاتی ہے اگر خیالات کو شہوت کے زہریلے اثرات سے بالکل آزاد رکھیں تو وہ ہمیشہ کے لئے ہٹ جائے۔

اب ویرج کو ضائع کر کے چین حاصل کرنے کا اصول تو ایسا ہے جیسے خون کی خرابی کی وجہ سے خارش ہونے پر کوئی خراب خون نکلوا دے۔ تب آرام آ جانے پر وہ سمجھے کہ جتنا خون نکلوایا جائے اُتنا ہی مفید ہے خون کا نکاس گویا تندرستی کے لئے لازمی شرط ہے۔ کتنی اُلٹی بات ہے۔

میرے نوجوان دوستو! دماغ کو عشق و شہوت کے خیالات سے

قطعی طور پر آزاد کر دو۔ اس مصنوعی اور کاذب (جھوٹی) بیچینی کو خاطر میں مت لاؤ۔ یقیناً بہت ہی جلدی تمہیں صحت کے دیوتا کے درشن ہونگے۔

(۳) بازار میں گلی میں جہاں کہیں عورت کو دیکھو آنکھیں نیچی کر لو۔ لوگ کہتے ہیں۔ اجی پھول کو دیکھنے میں کیا ہرج ہے۔ پرماتما نے اچھی شکلیں بنائی کس واسطے ہیں؟ کوئی ہم چھوتے تو نہیں انہیں۔

عزیزو! یہ خیال غلط ہے جن کے دماغ میں شہوت کا زہر بھرا ہوا ہے اُن کا یہ حق بالکل نہیں۔ دن کے دیکھے ہوئے نظارے رات کو خواب میں آکر احتلام وغیرہ کا باعث ہوتے ہیں۔ دیگر بھی کئی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں مضمون لمبا ہو جائے گا اسواسطے زیادہ اس پر بحث نہ کرتے ہوئے بتائے دیتا ہوں کہ ایسے سینکڑوں نوجوان میرے زیرِ علاج آئے جن کو اسی دیکھنے دکھانے اور سینما نے برباد کیا۔

(۴) خوراک ہلکی اور زود ہضم کھاؤ بازاری مٹھائی کھٹائی۔ تیل لال مرچ۔ پیاز۔ چائے۔ گوشت۔ انڈا مچھلی۔ شراب۔ تمباکو وغیرہ گرم اور شہوت کی متحرک غذاؤں سے پرہیز کیا جائے حصولِ طاقت کے لئے مکھن دودھ گھی۔ موٹے آٹے کی روٹی۔ دلیا۔ لال ساٹھی چاول۔ بادام۔ تازہ میوے چنے کا شوربہ استعمال کریں لیکن مناسب مقدار میں۔

(۵) بعض لوگ ضائع شدہ طاقت کو پورا کرنے کیلئے حد سے زیادہ مقدار میں طاقت بخش چیزیں استعمال کرتے ہیں جو کہ سراسر نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ ایک نہیں کئی مریض دیکھے جو روزانہ حصولِ طاقت

کے لئے گوشت انڈا دودھ دہی مکھن ملائی۔ بادام کافی مقدار میں استعمال کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ بدہضمی اور احتلام کی زیادتی میں نمودار ہوا۔ بہتوں کو جریان کی علامت نمودار ہوگئی۔ لہٰذا کھانے کا لالچ مت کرو۔

(۶) قبض نہیں ہونا چاہیئے۔ ہو تو ہلکے ساگ سبزی پالک شلغم۔ گھیا کدو۔ سبز توری۔ خربوزہ۔ ناشپاتی۔ دودھ دلیا وغیرہ استعمال کرو۔ روٹی بہت چبا چبا کر کھاؤ۔ ماش کی دال۔ آلو۔ کھوآ۔ ربڑی مٹھائی۔ میدے یا باریک آٹے کی روٹی یا پوڑی۔ پراؤٹھے۔ گوشت کی بوٹی۔ شکر قندی۔ انار۔ کھنب گچھی وغیرہ قابض اشیاء استعمال نہ کرو۔ سوتے وقت گلقند ۲ تولے یا اسبغول کا چھلکا ۹ ماشے یا ترپھلا ۲ ماشے تھوڑی کھانڈ ملا کر شیر گرم پانی سے کھا لیا کرو۔

(۷) سیر اور ہلکی ورزش روزانہ کرنی چاہیئے۔ اس پر کسی دیگر ضروری کام کو کبھی ترجیح نہیں دینا چاہیئے۔

(الف) کھلی ہوا میں لمبے اور گہرے سانس لینا چاہیئے۔

(ب) شبنم پڑی گھاس پر ننگے پیر دوڑنا چاہیئے۔

(ج) کسی درخت یا دیوار کے سہارے سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کر کے کھڑے ہو جانا چاہیئے۔ ۵ ۔ ۱۰ منٹ کے لئے یہ کپال آسن یا شیرش آسن روزانہ بوقت صبح کر لینا دیرج کی شکایات کے لئے بہت مفید ہے[۱]۔

(د) گھر میں لکڑی کی کھڑاؤں پہن کر چلنا چاہیئے۔ کھڑاؤں کی کیل انگوٹھے اور ساتھ کی انگلی کے درمیان کی ایک نس کو دباتی ہے۔ جس کا

[۱] صفحہ ۱۸۲ کے سامنے اس کی تصویر دیکھیں۔

براہِ راست دھاراصُول حکیہ سے تعلق ہے جو اعضائے منویہ کا جنکشن ہے۔
(۷) جسم پر روزانہ تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔ اگر صبح کے وقت سُورج کی ہلکی کرنوں کے سامنے بیٹھ کر مالش کی جائے تو بیحد طاقت بخش ہے۔
(۸) وقت پر ہی سب کام کھانا پینا۔ سونا۔ جاگنا اور پاخانے جانا چاہیئے۔
(۹) اپنی غلطیوں پر اور مرض کی علامات پر ہر وقت افسوس نہیں کرتے رہنا چاہیئے۔ غم اور فکر صحت کو بننے نہیں دیتے۔
(۱۰) ارادہ کی مضبُوطی کی بڑی بھاری ضرُورت ہے۔ "دُنیا چاہے اِدھر کی اُدھر ہو جائے لیکن اپنے ارادہ سے ہرگز نہیں ٹلُونگا۔ مَیں اپنے خیالات کی ہر طرح سے حفاظت کرُونگا۔ اور اپنی مرضی سے ویرج کی ایک بُوند بھی ضائع نہیں ہونے دُونگا"۔ ایسا پختہ فیصلہ کر لینا چاہیئے اس فیصلے کی تکمیل کے لئے یہ بات آپ کے لئے بہُت مُفید ثابت ہوگی جہاں کوئی عشقیہ بات ہو رہی ہو۔ وہاں سے کھسک جاؤ۔ کیونکہ بُرے خیالات کی وجہ سے عمل بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ اور نوجوانوں کو احتلام جریان۔ سرعتِ انزال (دھات کا جماع میں جلدی گر جانا) دھات کا پتلا پن۔ کمی باہ نامردی وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ یا پہلے ہوں تو بڑھ جاتے ہیں۔

عزیزو! یہ بڑی نامراد بیماریاں ہیں۔ اِن سے ڈرو۔ ان کا تجربہ بڑا ہی تلخ ہے۔ اپنی خوش آنند زندگی پر ترس کھاؤ۔ جس کو ایک دفعہ بھی

کوئی ایسا مرض ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی خیر نہیں۔ بدقسمتی سے ایک تو ایسی بیماریوں کو نوجوان چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چھپے چھپے اشتہاری حکیموں کی فہرستیں پڑھ کر دوائی منگاتے ہیں۔ اور اپنی بیماری بڑھا لیتے ہیں۔ نیز جوانی کا لطف اٹھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

دوستو! جوانی میں ایک خاص قسم کا نشہ اور سرور ہے۔ عجیب قسم کی اُمنگ ترنگ ہوتی ہے۔ مگر جنہوں نے جوانی آنے سے پہلے ہی اسے برباد کر دیا۔ وہ ان باتوں کو کیا جانیں ؎

میں کیا جانوں چمن کہتے ہیں کس کو آشیاں کیا
کھلی آنکھیں تو میری خانۂ صیاد میں آ کر۔

ہم وید ڈاکٹر روزانہ سینکڑوں دکھیوں کو دیکھتے ہیں۔ اسواسطے ہمارا دل قدرتاً کچھ مضبوط ہو جاتا ہے۔ مگر جب کبھی میں اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے والے اور ویرج کو ضائع کرنے والے نوجوان کو دیکھتا ہوں تو ایک آہ ضرور نکل جاتی ہے۔ مریض تلملاتا ہے۔ ہاتھ جوڑتا ہے۔ پاؤں پڑتا ہے۔ ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہے۔ اور کہتا ہے کوبراج جی! اب زیادہ تاب نہیں۔ میری جوانی مجھے دلا دیں۔ جوانی کی انتظار میں دیوانہ ہو رہا ہوں ؎

شعر

تجھے کیا بتاؤں ناصح شبِ انتظار کیا ہے
یہ مقابلۂ اجل ہے یہ بلا کا سامنا ہے!

۵ میں تڑپ کے مر نہ جاؤں فقط آرزو ہے اتنی
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

عزیزو! زیادہ کیا لکھوں۔ جوانی تمہارے پاس ہے۔ اسکی بیقدری نہ کرنا ورنہ ہاتھ ملوگے۔ اگر خدانخواستہ آپ جوانی کو برباد کر چکے ہیں تو میں آپ کی مدد کرونگا۔ مگر قسم کھاؤ کہ پھر وہ غلطیاں نہ کروگے۔ جو آپ کی مصیبت کا باعث ہوئیں ۔ فقط ۔

آپ کا صادق
کویراج ہرنام داس

تیسرا بیان

پہلی رات

خاوند اور بیوی کے تعلقات کی ابتدا

بُری سوسائٹی اور سینما کے اثر سے ناولوں کے پڑھنے سے اور اچار انڈے چورن وغیرہ شہوت خیز چیزوں کے استعمال سے آج کل اکثر آدمی جوانی میں قدم دھرتے ہی عورت کے خواہشمند نظر آتے ہیں۔ اور بیاہ کے بعد پہلی رات ہی جب کہ اُنہیں اپنی بیوی کے ساتھ علیحدہ رات گذارنے کا موقع ملتا ہے تو وُہ اپنی خواہش نفسانی کو پُورا کرنے میں حد سے زیادہ جلدی کرتے ہیں مناسب ہے کہ خاوند اور بیوی کے تعلقات کی ابتدا بڑے سلیقہ اور عقلمندی سے ہو۔ شاعر کہتے ہیں "جوانی کا نشہ سب نشوں سے بڑھ کر ہے۔ بیوی پاس ہو پھر کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان صبر و تحمل سے کام لے۔ واقعی

ایسا ہو گا۔ مگر اس کے ساتھ ہی شاعر کو میں اس بات کا قائل کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سب کام موقعہ محل دیکھ کر کرنے چاہئیں۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں۔ وہ اس میں تھوڑا سوڈا واٹر یا پانی ملا لیتے ہیں۔ دودھ میں تھوڑا میٹھا ملا لیا جاتا ہے تاکہ زیادہ لذیذ بن جائے۔ شہد کو چھتے سے اُترتے ہی نہیں کھایا جاتا۔ اسے پہلے چھانتے ہیں تاکہ موم وغیرہ کی آمیزش تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اُسی طرح عورت کے متعلق بھی ضروری ہے کہ اس میں چند ایسی باتیں پیدا کی جائیں جن سے کہ ہمبستری میں صحت و تسکین حاصل ہو۔ جو لوگ بغیر سوچے سمجھے بیوی سے پہلی ملاقات میں ہی اپنی شہوت کو پورا کرنا چاہتے ہیں اُنہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ ایک بڑی خطرناک بات ہے۔ اور اس کا نتیجہ بعض لوگوں کو فوراً ہی بعض کو سال دو سال بعد اور بعض کو کچھ زیادہ عرصہ کے بعد لازمی طور پر بھگتنا پڑتا ہے۔

سات طرح کی غلطیوں سے بچو

(۱) دیکھئے اگو بادی النظر میں لوگ کچھ کہیں مگر یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ ۹۹ فیصدی لڑکیاں اپنے بیاہ سے پہلے جماع یا دِشے بھوگ سے بالکُل ناواقف ہوتی ہیں۔ اگر یہ لُطف ہے تو۔ بھید کا ہے تو۔ نیکی ہے تو۔ بدی ہے تو۔ غرضیکہ جو کچھ بھی یہ ہے۔ اسمیں کلام نہیں کہ وُہ اس سے ناآشنا ہوتی ہیں۔ اُنہوں نے اس کے متعلق اپنی شادی شدہ سہیلیوں سے واقعی بہت کچھ سُن رکھا ہو گا۔ مگر عملی طور پر

وُہ اس عمل کو نہیں جانتیں جب بیاہ ہو جانے پر پہلی رات ہی خاوند اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دیتا ہے۔ تو اوّل تو اُسے ناگوار گذرتا ہے۔ کیونکہ چاہے اُس کی شہوت بیدار بھی ہو جائے مگر معلوم رہے کہ پہلے کئی بار تک اس عمل میں بہت درد ہوتا ہے۔ پہلے پہل مقاربت کے وقت عورت کے اندر کا ایک پتلا پردہ پھٹتا ہے جس کے پھٹنے سے درد بھی ہوتا ہے اور تھوڑا خُون بھی آتا ہے۔ چنانچہ اِس وجہ سے بھی عورت کو تکلیف ہوتی ہے لہٰذا پہلا پہلا خیال جو اپنے خاوند کی بابت اُس کے دل پر بیٹھتا ہے وُہ اس کے بیرحم سخت دل۔ بے درد اور خودغرض ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ اُس کا خاوند گو اُسے چُومتا چاٹتا اور پیار کرتا ہے مگر وُہ سمجھتی ہے کہ اس کی محبت خودغرضی کی ہے اور جھُوٹی ہے۔ کیونکہ شب باشی کے وقت وُہ اپنی تسلّی اور خوشنودیٔ طبع کو نگاہ میں رکھتا ہے۔ میری تکلیف یا درد کی اسکو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

میری اس بات کے خلاف دو اعتراض ہو سکتے ہیں۔ اوّل تو یہ کہ پہلی رات نہ سہی۔ پانچویں سہی۔ دسویں سہی آخر کبھی تو مرد اپنی عورت سے ہمبستری کریگا ہی اور یہ تکلیف عورت کو سہنی ہی پڑیگی۔ پھر یہ آپ کا خشک اُپدیش اور پھیکا وعظ بے معنی نہیں تو کیا ہے؟

لو صاحب! اس اعتراض کا بہت معقول جواب میرے پاس ہے۔ جو عورت اپنے ماں باپ بہن بھائی اور اُن کے سُکھوں کو چھوڑ کر آپ کی شرن میں آئی ہے۔ اس پر پہلے آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ آپ اس کو

سُکھ دینے کے واسطے ہیں نہ کہ دُکھ۔ آپ اُس کے ہمدرد ہیں اور اُس سے سچی محبّت رکھتے ہیں۔ چاہیئے کہ آپ اس سے ایسا برتاؤ کریں کہ وُہ آپ پر لٹّو ہو جائے۔ ماں باپ۔ بھائی بہن سب کی محبّت اکٹھی کر کے وُہ آپ میں مرکوز کر دے اور وُہ سمجھنے لگے کہ میرا تو یہ اصلی گھر ہے۔ اس گھر کا جو مالک ہے وُہ دراصل میرے دل کا مالک ہے۔ آپ کی ایک دن کی جُدائی اسے بیکل کر دے اور جب تک ایک بار اُسے آپ سینے سے نہ لگالیں اسے چَین ہی نہ آئے۔ جب یہ حالت آپ پیدا کر لیں اور دونوں طرف برابر کی محبّت ہو۔ تب اگلا کام کرنا چاہیئے ؎

اُلفت کا جب مزا ہے کہ دونوں ہوں بیقرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہُوئی!

وُہ وقت اور صرف وُہ وقت ہے جب ہمبستری کی جائے۔ اصلی اور سچا لُطف تب ہی حاصل ہو سکتا ہے اُس وقت شروع میں بیوی کو تکلیف بھی ہو گی تو بھی آپ کی محبّت کے نشے میں وُہ سب کچھ بھُول جائے گی۔ درد پھر درد نہ رہیگا۔ جس طرح پھُول کے حاصل کرنے پر کانٹے کا درد محسُوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح اپنے پیارے محبُوب کے ساتھ جامِ وصل پیتی ہُوئی وُہ سمجھے گی کہ "دُنیا جہان کا اگر سُکھ ہے تو یہی ہے" اور آپ دونوں یہ الاپا کرینگے۔ کیا؟ ؎

اے میرے ہمرازِ دل اے با محبّت ہمنشیں
تُو ہے میرے واسطے زندہ ہُوں مَیں تیرے لئے

تجھ سے بڑھ کر لطفِ دُنیا کا کسی شئے میں نہیں
مجھ کو تیری دُھن ہے تیری آرزو میرے لئے

لُطف ہے تو یہ۔ بھلا وُہ کیا مزا کہ آپ کے گھر میں ایک نئی دُلہن آئی ہے نہ دُعا نہ سلام۔ خیر خیریت تو اُس سے پُوچھی ہی نہیں۔ دُکھ سکھ بانٹا نہیں۔ چٹکلا نہ مذاق۔ نہ محبّت بھرے الفاظ میں خوش آمدید۔ تسلّی نہ تشفّی۔ بس یہی دُھن سر میں سمائی ہے۔ کہ اس سے جماع کر ڈالوں۔ چیختی رہے چلاتی رہے آپ کی بلا سے آپ کو اپنی خوشی چاہیئے۔ بھلا یہ کیا مردانگی ہے؟ اور کیا خوشی ہے؟ اگر اُس کی مرضی کے خلاف بڑی کھینچا تانی کر کے آپ اپنی خواہش پُوری کرنے میں کامیاب ہو بھی گئے تو ہم اس کو خوشی اور لذّت نہیں کہیں گے۔

دُوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ کئی بار بیوی اتنی بالغ ہوتی ہے کہ اس میں مرد سے بھی زیادہ شوق ہوتا ہے۔ یا کئی بار عورت کی طبیعت ہی قدرتاً زیادہ شہوت پسند ہوتی ہے۔ مگر اُس صُورت میں بھی جلدی نہیں کرنا چاہیئے۔ آم یا انگور کو کھانے سے پہلے ضرورتی طور پر ٹھنڈے پانی سے دھو لیا جاتا ہے تاکہ اس کی شدت گرمی کم ہو کر لذّت زیادہ ہو۔ جو لوگ جلدی کرتے ہیں اور ویسے ہی کھا جاتے ہیں وُہ بھڑکی اور تشنگی کی تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی عورت کے ساتھ بھی جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ایسی حالت میں صرف ایک دو دن کا صبر کافی ہو سکتا ہے۔ پہلے اپنے عمل سے اور اپنی بات چیت سے بیوی پر اپنی عظمت کا سکہ

دولہا

بٹھائیں یہی وقت ہے جب کہ آپ کی ساری آئندہ عمر کے لئے فیصلہ ہوتا ہے کہ آپ بیوی کے ماتحت رہیں یا بیوی آپ کے۔ بیوی آپ کو دیوتا یا وحشی سمجھے یا نفس کا کتا اور ظالم۔ بیوی آپ کو پیار کرے آپ کی عزّت کرے یا آپ سے نفرت ؟

سنسکرت کی ایک نادر کتاب "راجہ اندر کا بیاہ" ریاست ٹراونکور سے برآمد ہوئی ہے۔ اس میں لائق مصنّف یوں رقمطراز ہے۔ "پس خاوند کے لئے مناسب ہے کہ وہ پہلی رات ایسے طریقے اختیار کرے جس سے بیوی اُس کے ساتھ بے تکلّف ہو جائے مثلاً پہلی ملاقات میں کہنا کہ "میں عرصہ سے تمہاری تعریف سُنتا رہا ہوں اور اس دن کی آمد کے لئے بہت بیتاب تھا۔ اب تو ہم ساری عُمر کیلئے ایک دوسرے کے شریکِ زندگی بن گئے ہیں۔ اب یہ گھونگھٹ کیسا ؟ پھر اسکے مُنہ میں کوئی مٹھائی یا میوہ دینا اور اس بہانے سے اُس کے گال یا ہونٹ چھونا۔ رومال سے اُس کے مُنہ کا پسینہ پونچھنا۔ پیار و محبّت کی بات چیت کرنا اور اچانک ہی اُسے چھاتی سے لگا کر فوراً گرفت کو ڈھیلا کر دینا۔ پھر خاندان کی کوئی بات چھیڑ دینا۔ ہنسی دل لگی کی باتیں کر کے ہنسانا۔ گدگدانا۔ باتوں باتوں میں ہاتھ چوم لینا۔ اُس کے حسن اور سلیقہ کی تعریف کرتے کرتے رُخسار چوم لینا وغیرہ۔ آخر میں اپنی محبّت اور ہمدردی کا یقین دلا کر اُسے گھر میں پھولوں کی طرح رکھنے اور اُس کی ہر قسم کی ضروریات کو پورا کرنے میں خوشی محسوس کرنے کا وعدہ دے کر الگ الگ چارپائی پر

سو جانا چاہیئے۔

"دوسری رات بیوی کم حجاب کریگی اس کے دل میں محبت کا دریا لہریں مار رہا ہوگا۔ رات کسی انتظار میں اُس نے نامعلوم کس مشکل سے دن کاٹا ہوگا۔ اب اُسے معلوم ہوچکا ہوگا کہ میکے سے رخصت ہوتے وقت جو جو خدشے خوف اور خطرات اُس کے دل میں گھبراہٹ اور بیچینی پیدا کررہے تھے وہ پہلی رات کی ملاقات میں بے بنیاد ثابت ہوچکے۔ اُسے تو اب ایک سچا دلبر محبوب اور پریتم مل گیا۔ ایسی محبت تو اس کے ساتھ کبھی ماں باپ بھائی بہن سکھی سہیلی کسی نے بھی نہیں کی تھی۔ غرضیکہ اس طرح وہ خاوند کے ہاتھ یک چکی ہوتی ہے۔"

چنانچہ دوسری ملاقات میں اکھٹے ہوتے ہی خاوند اُس کے گلے میں باہیں ڈال کر پیار کرے۔ سینے سے لگائے۔ آہستہ آہستہ اُس کے تمام جسم پر ہاتھ پھیرے۔ آخر بیوی بھی انسان ہے۔ خاوند کی محبت کا اثر اس کی ہر بات اور ہر ادا سے ظاہر ہونے لگیگا اور وہ بیقرار ہو اُٹھے گی وہ وقت اور صرف وہ وقت ہے۔ جبکہ ہمبستری کی جائے۔

(۲) بعض لوگ پہلے دو چار ہی دنوں میں کسی نہ کسی طرح بقول "گربہ کشتن روز اول" بیوی پر اپنی سخت طبیعت کا رعب ڈالنا چاہتے ہیں مگر یہ معلوم رہے کہ جو مرد اپنی بزرگی اور اپنی محبت سے بیوی کو دبا لیتے ہیں تمام عمر آرام پاتے ہیں۔ یہ باتیں نہ سختی کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ نہ کسی دوسرے غیر معقول طریقہ برتنے والوں کو۔ ہاں اپنے گھر میں بڑے بن کر

رہو اور ایسا رویہ رکھو کہ آپ کی بیوی آپ کی تابعدار اور فرمانبردار بنکر رہے۔

(۳۳) پشتو زبان میں ایک ناتراشیدہ اور نامعقول سی مثال موجود ہے اور یہ اُن لوگوں کی کہاوت ہے جو مجامعت کو دُنیا کے سارے لطائف سے بہترین مانتے ہیں۔ اس کا عام عبارت میں یوں ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ "عورت کو نہ خاوند کے زر سے واسطہ ہے نہ اُس کے عہدہ اور اقبال سے اُسے خوش کرنے اور قابو میں رکھنے کی اور ہی چیز ہے۔ یعنی زبردست طاقتِ جماع"۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔ خاوند اور بیوی کی گرہست کی زندگی کے واسطے یہی ایک چیز تو نہیں جس پر کہ ساری زندگی کے سُکھ دُکھ کا انحصار ہو سکے۔ اس کے ساتھ ایک اور بھی چیز ہے جو اس سے زیادہ دیرپا۔ زیادہ موثر۔ آخیر دم تک ساتھ دینے والی اور انسان کو فرشتے کے رُتبے تک پہنچانے والی ہے۔ وُہ ہے حُسنِ سلوک اور باہمی محبت۔ مجھے بیسیوں ایسے مردوں کا علم ہے جن میں شروع ہی سے طاقتِ جماع بہت کم ہے۔ امساک برائے نام ہے اور شاذونادر ہی ہمبستری کرتے ہیں مگر اُن کی عورتیں اُن سے بہت خوش ہیں چونکہ اُن عورتوں نے دیگر کسی شخص سے ہمبستری نہیں کی ہوتی اس واسطے وُہ بیچاری سمجھتی ہیں کہ شاید یہی کچھ لُطف ہوتا ہو گا۔ وُہ عورتیں ایسی وفادار اور پاک دامن ہیں کہ کوئی حد نہیں۔ خاوند کو اپنا دیوتا اور مُرشد مانتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ مردوں نے اُن کو اپنی مہر و محبت سے اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ پس ضروری ہے کہ کامیاب خاوند بننے کیلئے بیوی کے دل

میں عزت اور محبت کا جذبہ آپ کے واسطے پیدا ہو۔

(۴) لڑکی کا دل آئینہ کی طرح صاف ہوتا ہے جیسی شکل آپ اُس کے سامنے رکھیں گے ویسا ہی وُہ عکس دے گی۔ اس کا دل بید کی نرم شاخ کی طرح ہے۔ جدھر آپ موڑینگے۔ اُدھر ہی مڑ جائیگی۔ اگر آپ نے پہلی رات ہی چھیڑ چھاڑ شروع کر دی تو وُہ اس سے یہ سبق حاصل کریگی کہ شادی کا مُدعا فقط جماع ہی ہے اِس سے زیادہ وُہ کچھ نہ سمجھے گی۔ اور آپ جانتے ہیں کہ شاگرد اُستاد سے بڑھ جایا کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر وقت اُس کا دل شہوت کے خیال سے بھرا رہیگا۔ اور آپ سے ہر وقت اُس کا اسی قسم کا مطالبہ رہیگا۔ ممکن ہے شروع شروع میں آپ اسے خوش قسمتی سمجھیں کہ بیوی کو کہنا ہی نہیں پڑتا۔ خود بخود مجھ سے لپٹ جاتی ہے۔ مگر آخر وُہ وقت بھی دُور نہ سمجھئے جب آپ کہیں گے کہ میری طبعیت آج حاضر نہیں۔ مجھے سونے دو۔ اور وُہ اس کا جواب دیگی کہ ؎

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تُست

؎

تمہیں نے درد دیا ہے تمہیں دوا دینا

چُنانچہ وُہ یا تو آپ کو مجبور کریگی یا مایُوس ہو جائیگی۔ اُس حالت کا خیال آتے ہی میرا دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ اس شہوت پرستی کے خطرناک سبق سے صحت گئی۔ گھر کا لُطف وامن گیا۔ بیوی کی محبت گئی بلکہ بیوی خود گئی۔ عزت گئی۔ اور آخر وُہ طاقت گئی جسکا غلط استعمال ان تمام

مُصیبتوں کی بُنیاد ہے ؎

دوستو! خوف کھاؤ اُس وقت کی حالت سے۔ عمل سے پہلے اسکے نتائج پر نظر دوڑاؤ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ شادی آپ کے واسطے سُکھ اور خوشی کا باعث ہو تو پہلی رات یا پہلی چند راتوں میں بیوی کو یہ تعلیم دو کہ " شادی کا مدعا صرف نفسانی خواہشات کو پورا کرنا نہیں۔ بلکہ اخلاقی۔ روحانی۔ جسمانی۔ دماغی۔ دُنیادی وغیرہ تمام قسم کی ترقی کرنا ہے۔ جو کہ اکیلے نہ مرد مکمل طور پر حاصل کر سکتا ہے۔ نہ عورت۔ دونو مل کر اسے حاصل کریں۔ مرد ایمانداری سے خوب کمائے اور عورت نیکی کے راستے خرچ کرے دونو مل کر اپنی محنت سے کمائے ہوئے روپیہ سے دُنیا جہان کے تمام قسم کے لُطف اُٹھائیں۔ خوب کھائیں خوب پہنیں۔ دُکان بنائیں۔ مکان سجائیں۔ مُلک مُلک کی سَیر کریں۔ نیک عمل کرتے ہوئے نیک اور تندرست اولاد پیدا کریں۔ دھارمک اور مذہبی احکام کی تعمیل کریں۔ خُدا اور خُدا کے بندوں کے لئے خوشی کا باعث ہوں۔ جسم دل اور دماغ کو گناہ کی آلودگی سے بچائے رکھیں جو لوگ کُتے کُتیا کی طرح روزانہ بھوگ جیون یعنی شہوت پرستی کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ بڑی عمر میں پچھتاتے ہیں اور ہاتھ مَلتے ہیں۔ چاہیئے کہ لذتِ جماع جو خُدا کی بخشی ہوئی لذتوں میں سے ایک ہے انسان اس کا بھی لُطف اُٹھائے۔ مگر طریقہ طریقہ سے۔ گاہے گاہے صحت اور محبت کو بڑھانے کے لئے۔ بگاڑنے کے لئے نہیں۔ پس اپنی بیوی کے آئینہ دل

کے سامنے زندگی کو منوّر کرنے والے خیالات پیش کریں ورنہ یاد رکھیں بُری باتوں کا اثر بُرا ہوتا ہے ؂

(۵) میرے پاس ہر ماہ کتنے ہی کیس ایسے مردوں کے آتے ہیں۔ جو اپنی طاقت جماع کی کمزوری بڑے دردناک لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ ایک معزز رئیس کا پچھلے ہفتہ کا لکھا ہُوا خط اس طرح آنسو رُلاتا ہے "حکیم صاحب! زیادہ لکھنے سے کیا! اپنے دل کا زخم ہی کھول کر آپ کو دکھاتا ہُوں۔ عورت مجھ سے بیزار ہو رہی ہے۔ جتنا لُطفِ جماع مَیں نے اُسے شروع ایام شادی میں دکھایا تھا وُہ بات مجھ میں نہیں رہی۔ اُن ایام کی اب تو یاد بھی جس وقت آجاتی ہے تو ایک آنکھ سے مسرور ہوتا ہُوں اور دوسری سے روتا ہُوں۔ بے اعتدالی کی وجہ سے میری طاقت اب گھٹ گئی ہے۔ کچھ عرصہ تو ایسا حال رہا کہ جس دوائی کا اشتہار بہت کشش والا دیکھا جھٹ منگالی مگر سب بیسود۔ آج شام کو آپ کا نام اپنے شہر کے معزز اصحاب کی مجلس میں سن پایا۔ اب رات کے ساڑھے گیارہ بجے ہیں مگر چاہتا ہوں کہ سو جانے سے پہلے ہی آپ کو اپنا حال لکھوں۔ مجھے کوئی طاقت کی دوائی دیجئے ورنہ مجھے ہر وقت خطرہ ہے کہ بیوی مجھ سے قطعی مایوس نہ ہو جائے۔ یا خدانخواستہ میری اُمید کے خلاف گمراہ نہ ہو جائے۔ وُہ معصوم تھی۔ بھولی بھالی تھی۔ اس کی بابت ایسے لفظ لکھتے ہُوئے مجھے شرم آرہی ہے۔ وُہ تو ایک فرشتہ تھی۔ اُسے معلوم ہی نہ تھا کہ شہوت کیا چیز ہوتی ہے۔

مَیں نے اُس سے پہلی رات تین بار ہمبستری کی۔ پھر شاید ہی کوئی دن خالی جاتا۔ آہستہ آہستہ میری صحبت کا اُس پر اثر ہوا۔ اُس کی شہوت تیز ہو گئی اور بدقسمتی سے میری طاقت گھٹنے لگی۔ وُہ مجھے اشتراکِ عمل کی دعوت دیتی۔ مَیں باتوں میں ٹال دیتا۔ آخر کب تک؟ اُسے میری کمزوری کا پتہ لگنا ہی تھا۔ روپے کی میرے پاس کمی نہ تھی سب نستم کی ممسک گولیاں اشتہاروں میں پڑھ پڑھ کر منگوا کر کھا ڈالیں مگر طاقت نہ آئی۔ بیوی نے بہت صبر کیا۔ آخر پرسوں رات تمام شرم کو ایک طرف رکھ کر کہہ دیا۔ "اپنا باقاعدہ علاج کراؤ ورنہ پچھتاؤ گے" میرے سینے پر تیر لگ گیا۔ اپنی کرنی آگے آئی۔ اُسے کیونکر بُرا کہوں۔ میں نے بھی شرم کو دُور پھینکا۔ آج ۲۵ ۔ ۳۰ ہمنشینوں میں صاف کہہ دیا۔ کہ بھئی! مَیں مرا جاتا ہُوں۔ اُوپر سے تم کو ہٹا کٹا نظر آتا ہوں۔ مگر اندر سے بالکل کھوکھلا ہوں۔ چار پانچ دوستوں کو آپ کا ذاتی علم تھا۔ اُنھوں نے آپ کی بابت کہا۔ مسٹر.......... کی چیتھی بطور سفارش ہمراہ ہے۔ اب میری عزت۔ میری صحت۔ میری خوشی۔ میری زندگی سب کچھ آپ کے ہاتھ ہے"۔ ہاضمہ۔ ٹٹی۔ پیشاب اور دیگر ضروری حال لکھنے کے بعد رائے صاحب نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور لکھ دیا ؎

بہارِ حُسن جاتی ہے خزاں پھرتی ہے آنے کو
جوانی رُوٹھی جاتی ہے کسے بھیجوں منانے کو

میرے دل پر اس چٹھی کا بڑا اثر ہوا۔ اور مَیں سوچنے لگا کہ یہ شخص کیوں بلا میں گرفتار ہوا؟ وجہ یہ ہے کہ اس نے بیوی سے ملاقات کی پہلی رات اوّل تو مذکورہ بالا پہلی ہدایتوں کا خیال نہیں کیا۔ اور تیسرے اس نے یہ بھی نہیں سوچا۔ کہ یہ "جوانی سدا نہیں رہتی"۔ جو ایک دن طاقتور تھے وُہ کمزور ہو گئے۔ جو امیر تھے غریب ہو گئے۔ کئی اچھے اچھے امیروں کے لڑکوں نے ہزاروں لاکھوں کی جائداد تین چار سال کے اندر فضولخرچیاں کر کے اُجاڑ دی۔ اور اب پیسے پیسے کے لئے محتاج ہیں۔ مَیں نے بیسیوں ایسی مثالیں دیکھی ہیں کہ وُہ شخص جو بیاہ سے پہلے ہٹے کٹے تھے اور چہرے سے خُون ٹپکتا تھا۔ ویرج خُوب گاڑھا تھا۔ بے اعتدالی کی وجہ سے ایک دو ہی سالوں میں ان کے چہرے پیلے پڑ گئے۔ طاقت نام کو نہ رہی۔ دھات پانی کی طرح پتلی پڑ گئی۔ اب مرد تو ہو گیا کمزور اور بیوی میں وہی دم خم۔ مرد کو کمزوری کے باوجود عورت کے پاس جانا پڑتا ہے۔ ورنہ عزّت آج گئی کل گئی۔ بس اب مُمسک گولیاں کھاؤ اور سر پر آئی ٹالو۔ باقاعدہ علاج کرانے کی تو انہیں عقل ہی نہیں آتی۔ حکیم بھی جو ملتا ہے۔ کہتا ہے ہاتھ پر سرسوں جما دُوں گا۔ تیز پرہیز چیز کے استعمال سے سسٹم زیادہ ناقص ہو جاتا ہے۔ کئی حکیم ایسے بیوقوف خاوندوں کو خوش کرنے کے لئے کہہ دیتے ہیں "اجی میاں صاحب! ہماری دوائی ایسی غضب کی ہے کہ اس کے ساتھ پرہیز کرنے کی ضرورت ہی نہیں!" یہ طریقہ غلط ہے۔ چاہیے کہ ڈیڑھ دو مہینے عورت سے پرہیز رکھ کر باقاعدہ علاج کرا کے تندرستی حاصل کی جائے اور پھر آئندہ کے لئے احتیاط

برتی جائے۔ بس بیاہ کی پہلی رات یعنی موٹے الفاظ میں شروع ایام شادی میں یہ بات اچھی طرح یاد رکھنا کہ ساری عمر اسی طرح جوان اور طاقتور نہیں بنے رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ جوانی کی بدعملیاں بڑھاپے میں آپ کو ذلیل و خوار کریں

(۶) شادی شدہ مرد قریباً ۹۵ فیصدی شہوت پرست ہوتے ہیں۔ عورتیں زیادہ سے زیادہ ۵ فی صدی ایسی ہوتی ہیں جو خود بھی کبھی ہمبستری کے لئے اپنے آپ خواہش ظاہر کریں۔ عورتوں کی ایک بڑی تعداد منّت سے زاری یا ہٹھ سے مردوں کو نت نت جماع کرنے سے باز رکھتی ہیں۔ بہتیری عورتوں نے اپنی حکمتِ عملی سے مردوں کو ضعف و ذلّت کے غار میں گرنے سے بچا لیا۔

عورت ذات بڑی نفس کُش ہے۔ شاعروں اور مصنّفوں کی نئی یا پُرانی تحریروں اور کہاوتوں پر نہ جائیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ عورت میں شہوت مرد سے آٹھ نو گنا زیادہ ہے۔ اِسی خیال کے ایک مرد نے مجھے مثال دی کہ جب کان میں تنکا ڈال کر کھجاتے ہیں تو تنکے کو کچھ لذّت حاصل نہیں ہوتی۔ تمام لذّت تو کان کو ہی حاصل ہوتی ہے۔

مَیں ایسی بناوٹی اور ظاہرا خوشنما دلیلوں کی قدر نہیں کرتا۔ میں تو تجربے کی بنا پر کہتا ہوں کہ مرد زیادہ شہوت پرست ہیں۔ چونکہ وید ڈاکٹر حکیم ہی بیمار مرد یا عورت سے اُن کے پوشیدہ یا دیگر امراض کے تعلق میں ایسی واقفیت حاصل کر سکتا ہے اور اس کا حق ہے دوسرا کون کسی کے خاوند یا کسی کی بیوی سے اس قسم کا سوال کر سکتا ہے؟ بطور حکیم دو تین ماہ

کے عرصہ میں مَیں نے پُورے تین سو مرد عورتوں سے خاص طور پر اسی مطلب کے واسطے ایسا سوال کیا چنانچہ صرف پندرہ عورتوں کی بابت معلوم ہُوا کہ وُہ شہوت کا مادہ مرد سے زیادہ رکھتی ہیں۔ ورنہ باقی حالتوں میں مرد ہی معلوم ہُوئے جو کہ شہوت کی کھیل میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں ٭

اپنے گریبان میں مُنہ ڈالئے اور پھر بتایئے کہ کتنے مرد کہہ سکتے ہیں کہ "ہم اپنی بیوی کے سوائے کسی غیر عورت کے پاس نہیں گئے"۔ مردوں کی بڑی تعداد اپنی عورتوں سے بیوفائی کرتی ہے مگر عورتوں کا حال پُوچھو تو معدُودے چند ایسی ملیں گی جنہوں نے مجبُوراً یا اپنی مرضی کے خلاف کسی غیر مرد سے تعلق پیدا کیا ہو۔ کئی بیچاری کنواری لڑکیاں بھی خراب ہوتی ہیں۔ تو غنڈے مردوں کے سو طرح کے پھُسلانے کی وجہ سے ٭

(۷) ایسی مثالیں تو واقعی کئی ملتی ہیں۔ کہ مرد نے عورت کو بلا واسطہ یا بالواسطہ خود غلط راستہ دکھایا یعنی مرد نے پہلے تو بچاری بھولی بھالی نئی دُلہن کو نفسانیت کی حد سے زیادہ تعلیم دی۔ جب مرد کی بُری صحبت سے اس پر بھی نفسانیت کا غلبہ ہُوا تو مرد ناکارہ ہو گیا یا باہر کی ہوا کھانے لگا اور اپنی عورت کو پُوچھنا چھوڑ دیا۔ بیوی بہت منت سماجت کرتی ہے کہ یہ بُرے رستے چھوڑ دو مگر مرد نہیں مانتا ہے۔ آخر عورت بھی اپنے دھرم اور ایمان سے گرنے پر مجبُور ہو جاتی ہے۔ مرد پرائی عورت کے ساتھ اور عورت پرائے مرد کے ساتھ۔ شرم کا مقام ہے ؎

اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

۵
دوستان را شکوۂ دشمن چہ آرم بر زبان
دوستدارانم بہ احوالِ زبونم دادہ اند [1]

مَیں اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ کئی عورتیں بھی بدکار ہو جاتی ہیں۔ مگر اس میں خاوند کا قصور ضرور ہے جس نے پہلی رات یعنی شروعِ ایامِ شادی میں بیوی کو اس طرح نہیں سکھایا کہ وہ حدِ اعتدال کے اندر رہے۔

عورت ذات بالطبع وفا شعار ہوتی ہے جب تک خاوند میں کوئی خاص نقص نہ ہو۔ عورت کبھی باہر قدم نہیں نکالے گی۔ خاوندوں پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ اور ان کے ہاتھ میں ہے کہ وہ کس طرح اپنی گرہست کی زندگی شروع کریں۔ اُن کی مرضی ہے کہ وہ اور اُن کی بیوی صحت و اقبال کی چوٹی پر چڑھ جائیں یا شہوت اور بیماری کے غار میں گر جائیں۔

یہ خیال کرنا غلط ہوگا کہ یہ بیان صرف اُن لوگوں کے فائدے کے لئے ہے جن کو ابھی بیاہ کرنا ہے معلوم رہے کہ جو بیاہ کر چکے ہیں اور غلط راستہ پر چل رہے ہیں۔ اُن کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ ان کو چاہیئے کہ پہلے نہیں تو اب سہی۔

مصرع
بھولا اسے نہ کہئے جو گھر آئے شام کو

ابھی سے اپنے بگڑے ہوئے معاملات کو درست کرنا شروع کر دیجئے۔ یقین ہے کہ آپ کو کامیابی حاصل ہوگی یہ باتیں کسی مجذوب کی بڑ نہیں بلکہ طویل مشاہدے اور ہزاروں آدمیوں کے تجربے کی بنا پر لکھی ہیں وہ لوگ تباہ ہو گئے۔ مگر وہ دوسروں کے واسطے مثالِ عبرت چھوڑ گئے۔

[1] دوستوں کے آگے دشمنوں کا گلہ کروں جبکہ میری ذلت اور تکلیف کا باعث ہی دوست ہیں نہ کہ دشمن۔

ع من نہ کردم شما حذر بکنید

یہ مضمون ختم کرنے سے پہلے ایک اور بات کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ہم لوگوں میں ارادے کی مضبوطی نہیں جس دن کوئی اچھی بات سنی اس کی تعمیل میں لگ گئے۔ دو چار دن بڑی حد دو چار مہینے اس پر عمل کیا اور پھر انہی پرانے لچھنوں پر آ گئے۔ سوڈا واٹر کے جوش سے زیادہ جوش ہم لوگوں میں نہیں۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ جو عمل یقینی طور پر ہمیں سکھ اور خوشی کے راستے پر لے جائیگا ہم اسے اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔ اور قسم کھا لیں کہ چاہے کچھ ہو ہم اپنی بات سے نہیں ٹلیں گے۔ اس سوگند میں کسی طرح کی خامی اور بوداپن نہ ہو۔ اس کو توڑنے کی گنجائش نہ ہو۔

There should be no Ifs and Buts

نہ اِف کیجئے اور نہ بٹ کیجئے
عمل اِس ہدایت پہ جھٹ کیجئے

پرماتما کرے آج کا مطالعہ آپ کے دل کو منور کرے اور آپ کے واسطے مستقل برکت اور خوشحالی کا باعث ہو ۔
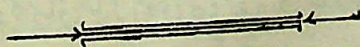
وُہ رات جب کہ خاوند بیوی اس فرض کو ادا کرتے ہیں جس کے لئے خُدا نے اُن کو الگ الگ اعضائے تناسل دئے ہیں نہایت اہم رات ہے۔ اِس فرض کی ادائیگی ہی اولاد کی پیدائش کا باعث ہے اگر انسان جماع کرنے سے غافل ہو جائیں۔ تو قریب قریب سو سوا سو سال میں حضرتِ انسان کا صفحۂ ہستی سے نام و نشان ہی مِٹ جائے۔ غالباً اسی خیال سے خُدا نے اس فرض کے عمل میں ایک خاص لذّت بھر دی ہے مگر اب بھُولنا تو کجا حدِ اعتدال سے بھی زیادہ جماع لوگ کرتے ہیں

جانوروں کی بابت تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ان میں نر و مادہ آپس میں خاص خاص موسم میں ملتے ہیں اور اولاد پیدا کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ درختوں۔ سبزیوں اور اناجوں میں بھی یہی اصُول کام کرتا ہے۔ اُن میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں اور خاص موسم میں پھلتے پھُولتے ہیں۔ نباتات اور حیوانات تو موسم اور قدرت کے مطابق اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ ان کو ہماری ہدائیتوں کی ضرورت نہیں۔ ہدائیتیں تو حضرت انسان کو چاہئیں جو خود ساختہ دلیلوں سے قدُرت کا قانُون توڑ کر آخر تکلیف اُٹھاتا ہے ۔

ایسے ضرُوری فرض کی ادائیگی کے واسطے لازم ہے کہ ہر طرح سے احتیاط کی جائے۔ لہٰذا اس کے متعلق ذیل میں چند مُفید ہدایات درج کی جاتی ہیں ۔

ہمبستری کی تیّاری

ایسی حالت میں جماع نہیں کرنا چاہئیے۔ جب مرد کی عمُر ۲۵ سال یا حد ۲۰ سے کم ہو۔ اور لڑکی کی عمُر ۱۶ سال سے کم ہو۔ ورنہ ساری عمر کی بیماری اور کمزوری کا بیمہ کرانا ہے۔ ایک دو فیصدی نوجوان ایسے ملتے ہیں جو ۲۰ سال سے کم عمُر میں جماع کرتے ہوئے بھی ہٹے کٹے نظر آتے ہیں۔ مگر یقین جانیں کہ اندر سے زیادہ تر کھوکھلے ہوتے ہیں مجھے اچھی طرح معلوُم ہے۔ پس مندرجہ بالا سے زیادہ عمُر کے نوجوان جماع کے لئے مندرجہ ذیل تیاری کریں ۔

(۱) جس رات خاوند بیوی کو اکٹھے سونا ہو اس کے سورج کے ڈوبتے ہی

روٹی کھا لینی چاہیئے تاکہ ۳۔۴ گھنٹے تک بخوبی ہضم ہو جائے پھر جماع کیا جائے۔

(۲) غذا ہلکی اور طاقت بخش ہو۔ دودھ ۔مکھن۔ملائی۔گھی۔ دال۔ سبزی کا استعمال بہترین ہے ۔ گوشت انڈے کا استعمال سُرعت انزال کے مریض کے لئے چنداں مُفید نہیں ہے۔

(۳) کھٹائی۔ اچار۔ سرکہ وغیرہ اس شام کو خصوصاً استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ یہ دھات کو پتلا اور کمزور کر دیتے ہیں۔ اور جلدی گرا دیتے ہیں نیز سُرعت انزال کی بیماری پیدا کرتے ہیں۔ نمک بھی کسی قدر کھٹائی والا اثر رکھتا ہے ۔اس واسطے اس رات کو نمک کم استعمال ہو۔

(۴) ایک سیر دودھ میں چار عدد چھوہارے اور ایک ماشہ کیسر (زعفران) جوش دے رکھیں۔ جماع کے بعد اگر میاں بیوی اسکو پی لیں تو کمزوری نہیں ہوتی۔[مہ]

(۵) موسم کے مُطابق ٹھنڈے یا گرم پانی سے نہانے کیواسطے انتظام کر رکھنا چاہیئے جماع سے آدھ گھنٹہ بعد نہا لینے سے پیدا شدہ گرمی اعتدال پر آجاتی ہے۔ اور اعضائے تناسل کو تقویت پہنچتی ہے ۔اگرچہ نہانے پر زمانہ قدیم سے بہت زور دیا جاتا ہے مگر میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔ آجکل بہت کم اشخاص اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک بڑا تکلیف دہ کام ہے نیز جو لوگ کنبوں میں رہتے ہیں وہ اعتراض کرتے ہیں کہ جہاں صرف میاں بیوی رہتے ہوں وہاں تو نہانا ممکن ہے مگر جہاں کئی آدمی اکٹھے رہتے ہوں وہاں تو نہانا اشتہار ہو جاتا ہے

(۶) بالعموم جماع دو مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے اولاد کی خاطر یا خواہشِ نفسانی کو پورا کرنے کی خاطر۔ اس واسطے تیاری کرتے وقت اِس بات کو مدِنظر

مہ گرمیوں میں صرف دودھ پی لینا کافی ہے۔

رکھیں۔ کہ جب عورت کو حیض شروع ہو اس کے پہلے چار دن تو عورت کے پاس ہرگز نہیں جانا چاہیئے کہ بیماری کا اندیشہ ہے عموماً۔ ساتویں۔ نویں گیارھویں۔ تیرھویں یا پندرھویں رات بھوگ کرنے سے لڑکی ہوتی ہے۔ چھٹی آٹھویں۔ دسویں۔ بارھویں۔ چودھویں یا سولھویں رات بھوگ کرنے سے اکثر لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عام طور پر رحم کا مُنہ سکڑ جاتا ہے اور حمل قرار نہیں پا سکتا۔ جو لوگ محض اپنا شوق پُورا کرنے کے لیے جماع کریں وُہ حیض شروع ہونے کی رات سے سولھویں رات کے بعد کریں ورنہ حمل کا امکان زیادہ ہے۔ محض شوق پُورا کرنے کے لئے جماع کم کرنا چاہیئے۔ یہی تو سبب ہے کہ اولاد ایک قسم کی لاٹری سی بن گئی جس طرح لاٹری میں سینکڑوں دفعہ روپیہ ڈالنے سے عام طور پر کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اور محض قسمت سے کبھی ایک بار انعام نکل آتا ہے۔ اسی طرح کتنی ہی دفعہ بغیر سوچے سمجھے جماع کرتے کرتے اتفاق سے کبھی اولاد ہو جاتی ہے مگر عموماً ناکامی ہی ہوتی ہے۔ "سنار کی ٹھک ٹھک لوہار کی ایک ہی سٹ"۔ طاقت کو بڑا سنبھال کر رکھیئے تاکہ آپ بیوی سے کہہ سکیں کہ آج رات میں عورت کے پاس جانے کی تیاری کرتا ہوں یقین ہے کہ حمل ٹھہر جائے گا۔

ہمبستری کے لئے بہترین وقت

صحبت کا بہترین وقت ۱۲ بجے رات سے ۳ بجے رات تک ہے مطلب یہ کہ جماع سے پہلے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ نیند لے چکے ہوں۔ اور جماع کے بعد بھی دو چار گھنٹے نیند لینے کا موقعہ مل جائے۔ دن کو کبھی مباشرت نہیں کرنی چاہیئے دن کو سُورج کا

اثر گرم ہوتا ہے اُدھر جماع سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا مثانہ اور جگر میں گرمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے علاوہ دن کے وقت ایک دوسرے کے سامنے ننگا ہونا اور شہوت سے مغلوب ہو کر جماع کرنا بے شرمی اور بیحیائی میں داخل ہے اس واسطے دن میں کئے ہُوئے جماع سے جو نُطفہ ٹھہرتا ہے اُس سے بے شرم نفس پرست اور عیّاش اَولاد پیدا ہوتی ہے۔

احتیاط

(۱) پانی پی کر یا پیاس کی حالت میں جماع نہیں کرنا چاہیئے۔ پانی پینے کے فوراً بعد مباشرت سے شہوت میں ٹھنڈک اور کمی آجاتی ہے اور پیاس کی حالت میں جماع کرنے سے جماع کی گرمی پیاس کو اور زیادہ بڑھا کر جسم میں خشکی قائم کر دیتی ہے اور انسان سُوکھ جاتا ہے۔ جماع کر کے آدھ گھنٹہ تک پانی نہ پیئیں ورنہ نزلہ اور کمیٔ باہ کی شکایت ہو جائے گی۔

(۲) جماع کرنے سے پیشتر ہر دو پیشاب کریں۔ ایسا کرنے سے مرد کے امساک کو تقویت ملتی ہے۔ اور عورت کے حصُولِ لذّت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح عورت منزل بھی جلدی ہوتی ہے۔

(۳) شراب۔ افیُون۔ کوکین۔ چرس وغیرہ ممسک و منشّی چیزوں کا استعمال منع ہے۔ یہ چیزیں خون کو جوش دے کر شروع میں تو شہوت اور امساک پیدا کرتی ہیں مگر بعد میں نسوں کو ایسا کمزور کرتی ہیں کہ بغیر اس قسم کی امداد کے انسان جماع کر ہی نہیں سکتا۔ اور آخر کو یہ چیزیں بھی وُہ حالت پیدا کرنے میں ناکام رہتی ہیں اور مرد پہلے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے۔

(۴) کسی قسم کا رنج و فکر اس وقت نہیں ہونا چاہیئے۔ خوشی جتنی ہو ویل کم ہے ؂

(۵) جیسا کہ آگے لکھوں گا۔ بیوی کی رضامندی ضروری ہے ورنہ اگر خاوند اور بیوی کچھ وقت اکٹھے سوئے رہیں اور مرد کی خواہش بہت تیز ہو جائے تو اس وقت عورت کی طرف سے انکار مرد کے واسطے بیماری کا باعث ہوتا ہے۔ دھات اپنی جگہ چھوڑ چکے اور جماع سے خارج نہ کی جائے تو وہ احتلام یا جریان کی صورت میں ضائع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ حالت انتہائی سرعت انزال کے مریضوں کے سوائے کبھی نہیں ہوتی ؂

کن حالتوں میں جماع کی ممانعت ہے

حیض کے دوران میں عورت کے پاس جانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ پوری تسلّی کر لینی چاہیئے کہ حیض کا خون ذرا بھی نہیں آرہا۔ ورنہ پیشاب کی جلن۔ پیپ اور نامردی جیسی موذی امراض کا ڈر ہے۔ نئی بیاہی عورتیں شرم کے مارے حیض کا ذکر نہیں کرتیں۔ مرد کے لئے لازمی ہے کہ پوری تسلّی کر لے ؂

(۲) دن کے وقت۔ فاقہ یا برت کے بعد۔ کھانا کھانے کے تین گھنٹے کے اندر۔ تھکان۔ دردسر۔ جگر۔ معدہ دل دماغ پھیپھڑہ مثانہ اور آنکھ کی کسی بیماری میں جماع کرنا منع ہے ؂

(۳) ایک بار جماع کر کے پھر کم از کم چوبیس گھنٹے تک جماع نہیں کرنا چاہیئے لیکن بیماری۔ کمزوری اور موت سے بچنا چاہیں تو اس وقت تک جماع نہ

کریں جب تک پہلے جماع کو دو ہفتے یا کم از کم ایک ہفتہ نہ گزر جائے۔ ایک دو ماہ بعد جماع کرنے والے تندرست رہتے ہیں۔ سال دو سال بعد جماع کرنیوالے بُوڑھے نہیں ہوتے ؎

(۴) گرمیوں میں جماع نہیں کرنا چاہیئے جو لوگ محض گرمی کی چھٹیوں میں ہی وطن جا سکتے ہیں ان کے واسطے یہ شرط نرم کرنی پڑے گی ؎

(۵) جب عورت کو حمل ہو اس سے صحبت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے ورنہ حمل گر جانے کا اندیشہ ہے۔ ایسی حالت میں اگر حمل نہ بھی گرے تو عورت اور بچے ہر دو کو نقصان پہنچتا ہے قرارِ حمل سے لیکر دودھ چھڑانے تک مجرّد رہنا بہترین ہے۔

(۶) دودھ پلانے والی عورت کے پاس بھی کم جانا چاہیئے ورنہ دودھ خراب ہو جاتا ہے اور بچے کی پرورش میں ہرج ہوتا ہے ؎

(۷) جبکہ عورت حیض کی خرابی یا سفیدہ پانی کی مرض میں مُبتلا ہو یا اُس کا رحم ٹیڑھا ہو گیا ہو تو جماع نہ کریں ؎

(۸) جبکہ مرد جریان۔ احتلام۔ سُرعت انزال وغیرہ امراض میں مُبتلا ہو۔ جماع نہ کریں ورنہ مرد کے امراض میں اضافہ ہو جائیگا۔ عورت بیمار پڑ جائے گی ؎ کمزوری بیماری میں جماع کرنا موت کے مُنہ میں جانا ہے۔

ہمبستری کے لئے رضامندی

خاوند کو چاہیئے کہ کُچھ پہلے بیوی کو جماع کے واسطے رضامند کرلے۔ جماع میں زبردستی اور جبر نہیں کرنا چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ صبر اور حوصلے سے کام لیا جائے۔ ورنہ بعض وقت

عورت کے احساس کو ایسا صدمہ پہنچتا ہے کہ وہ سالہاسال تک اس کے اثر سے صحتیاب نہیں ہوتی بلکہ اس صدمے کی وجہ سے اس کے دل میں جماع سے ایسی نفرت ہو جاتی ہے کہ خاوند کے نزدیک نہیں پھٹکتی۔ چاہیئے کہ جس پھول کو تم نے بڑی تمناؤں اور خوشیوں سے حاصل کیا ہے اسکا جائز ترین استعمال کر کے دل و دماغ کو معطر کرو۔ جائز تعلقاتِ شادی میں حکمت عملی برتنا جبر و تشدد سے بہتر ہے اور تمہارے صبر کا تمہیں میٹھا پھل ملے گا۔ اگر شادی ہوتے ہی عورت کو مرد کے جوش کا سامنا کرنا پڑ جائے تو اُس کا دل کملا جائے گا۔ اس واسطے سب سے اوّل اپنی محبّت اور دلداری سے بیوی کو اس عمل کے واسطے رضامند کیا جائے۔

عورتیں بالطبع مرد کی قُربت کے لئے جلدی تیار نہیں ہوتیں۔ عورتوں پر ہی کیا منحصر ہے۔ ساری دُنیا میں نسوانیت کا یہی حال ہے۔ چوپاؤں اور پرندوں کو بھی نسل کشی کے موسم میں اپنی بیوی کی اِس معاملے میں ناز برداری کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کبوتری کو ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ جب کبوتر اس کے آگے پیچھے پھرتا ہے اور اس کی شان میں غٹ غوں غٹ غوں کرتا ہے تو کبوتری اُڑ کر دُور جا بیٹھتی ہے۔ کبوتر اس کے پیچھے وہاں جاتا ہے۔ کبوتری تیسری جگہ جا بیٹھتی ہے۔ اسی اُدھیڑبن میں میں جب کبوتر مایوس ہو جاتا ہے اور دانہ دُنکا چگنے میں لگ جاتا ہے تو کبوتری اس کا شوق تازہ کرنے کے لئے خود بخود اُس کے پاس آ بیٹھتی ہے اور اُسے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ جب کبوتر اُس کی طرف جاتا

ہے تو کبوتری کے پھر دُہی ہتھکنڈے۔ مگر بالآخر تھوڑی دَوڑ دھُوپ
کے بعد وُہ اپنے آپ کو کبوتر کے سپرد کر دیتی ہے۔ یہی حال بیوی کا ہے ؛
اب اِس کو چاہے حیا (Modesty) سمجھو چاہے
بے اعتنائی سمجھو۔ چاہے قدرت کا خاصہ سمجھو۔ چاہے بیوی کی کمزوری سمجھو
یا اس کا ایک نازک احساس۔ مگر بیوی کرتی ایسا ہی ہے۔ اگر خاوند بیوی
کے اس نازک احساس کی قدر کر سکتا ہے تب تو اس پس و پیش میں
بیوی اسے اور بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ اور اپنے صبر کا میٹھا پھل وُہ حاصل
کر لیتا ہے۔ مگر جو خاوند بے حوصلہ ہو جاتا ہے اور اس نازک مذاق کو نہیں
سمجھتا وُہ یا تو اس کا خیال چھوڑ دیتا ہے یا اپنی خواہشات کو پُورا کرنے
کیلئے زبردستی کرتا ہے۔ ہر دو حالتیں محبّت کے حق میں اچھی نہیں۔ اوّل تو
خاوند کو بیوی کی اس نیچر (طبیعت) کو سمجھنا چاہیئے۔ دُوسرے بیوی کو بھی
سوچنا چاہیئے کہ کوئی بھی وصف چاہے کتنا اچھا ہو حد سے تجاوز کرنے سے
اس میں وُہ خُوبی نہیں رہتی وُہ لُطف نہیں رہتا ؛

قُربت کے لئے آمادگی

عورت کے لئے رضامندی اور
آمادگی میں بڑا فرق ہے۔
مردوں کے لئے البتّہ یہ بات سمجھنی ذرا مُشکل ہوگی۔ لو مَیں سمجھا دیتا ہوُں :۔
کوئی اوزار بناتے کے لئے لوہے کا بھٹی میں چلا جانا۔ لوہے کا گرم ہو کر لال
ہو جانا اور لوہے کا کُوٹا جانا یہ تینوں حالتیں لوہے کی ہوتی ہیں بھٹی میں ڈالنے
سے ہی لوہا کوٹے جانے لائق نہیں بنتا جب تک کہ لال نہ ہو جائے۔ اِسی

طرح عورت کی محض رضامندی سے مرد کو مجامعت کا حق نہیں پہنچتا۔ رضامندی تو ایسی ہے جیسے لوہے کا بھٹی میں چلا جانا یا عورت کا مرد کی آغوش میں آجانا۔ لیکن جماع کے لئے بیچین ہو اُٹھنا دوسری بات ہے۔ اُسی بے چینی کا نام آمادگی ہے۔

جماع اولاد کے لئے یا حصولِ لطف کے لئے کیا جاتا ہے یا تیسری حالت میں ایک دوسرے کی خواہشاتِ نفسانی کو پورا کرنے کی خاطر کیا جاتا ہے (چاہے اپنا شوق نہ بھی ہو) پہلی دو حالتوں میں تو ہر دو جانب کی پوری آمادگی کے بغیر مدعا حاصل نہیں ہوتا۔ تیسری حالت میں اگر فریق ثانی کو خوش کرنے کا ہی مطلب ہے تو پھر گناہِ بے لذت کی سی بات کیوں ہو۔

قدرت نے مرد کی مشین اس قسم کی بنائی ہے اور اُس کے جذباتِ نفسانی کی ایسی تشکیل کی ہے کہ ایک ذرا سے اشارے سے بلکہ محض خیال کے آتے ہی وہ فوراً سے پیشتر عورت کی قربت کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس کی بہت سی طبی تشریحیں تعبیریں اور تفسیریں ہیں۔ مگر آپ کو تو آم کھانے سے مطلب ہے پیڑ گننے سے نہیں۔ ہر ایک مرد میں یہی بات پائی جاتی ہے کہ سوائے بیماری کی حالت کے وہ ہر وقت طیار بر طیار رہتا ہے۔ عورت کی حالت میں ایسا ہر گز نہیں ہوتا۔ غرضیکہ چوتھی قسم کی عورت کے لئے بھی جبکہ وہ پورے طور پر رضامند ہو اور مرد کے لئے شوق رکھتی ہو۔ اُسے آمادہ کرنے یا زیادہ صاف الفاظ میں اُسے اس کام کے لئے طیار کرنے کے لئے کچھ منٹ درکار ہیں۔ بس یہ سمجھئے کہ مرد تو تانگے کا ٹٹو ہے جب وقت کام چلائی جائے

چل پڑتا ہے۔ لیکن عورت نیزہ بازی کا اسپ سرمست ہے جیسے طبیارہ کرنے کے لئے ڈھول اور شہنائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ مرد ہارمونیم باجہ ہے۔ پردوں پر انگلی رکھی نہیں کہ بجا نہیں۔ عورت سارنگی ہے جس کے ایک ایک تار کو پہلے نہایت صفائی سے کسنا پڑتا ہے تب کہیں اُس میں سے پریم کی راگنی نکلتی ہے ؎

پس مرد کے لئے لازم ہے کہ عورت کے اس قدرتی وصف کو نظرانداز نہ کرے۔ لفافہ میں بند پرائیویٹ مضمون کے مطابق اُسے مجامعت کے لئے آمادہ کرے۔ ورنہ جلدبازی سے مندرجہ ذیل بدنتائج کی صورت میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا ؎

(الف) مرد کی پوری آمادگی اور عورت کی غیر آمادگی کی صورت میں مرد جماع کی منزل ختم کر چکتا ہے۔ مگر عورت نے مجامعت کی راہ میں ابھی آدھی منزل بھی طے نہیں کی ہوتی۔ جو کہ مرد کے لئے نہایت شرمندگی کا باعث ہوتا ہے اسے کہتے ہیں خود پیدا کردہ سُرعتِ انزال۔

(ب) عورت کی آدھی منزل پر ہی جب مرد پیچھے ہٹ جاتا ہے تو عورت کی تسلّی نہیں ہوتی۔ یہ تسکین و تسلّی اُس کا قدرتی پیدائشی حق ہے۔ اس طرح اُس کے جذبات کو سنگین ٹھیس پہنچتی ہے۔ وہ اُس لطف و خوشی سے محروم رہ جاتی ہے جسے وہ خاوند سے حاصل کرنے کی امیدوار ہوتی ہے۔ اس طرح اُس کی ساری اُمیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔

(ج) جس طرح مرد کے منزل ہونے یا خلاص ہونے پر اُس کے

عُضو میں سے خُون واپس لوٹ جاتا ہے ۔ اُس کا کسا ڈُھیلا ہو جاتا ہے ۔ اور وہ سُکھ کی نیند جا سوتا ہے ۔ اِسی طرح عورت کے اندرُونی اعضائے جماعیہ کا ڈھیلا ہونا بھی لازمی ہے جو کہ نہیں ہوتا ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُسکے رحم وغیرہ میں نقص پیدا ہو کر عورت امراض حیض ۔ سفید پانی ۔ بانجھ پن ہسٹیریا یا ایسے خرابی وغیرہ میں مُبتلا ہو جاتی ہے ۔

(ت) مجامعت کی آخری منزل پر عورت کا رحم بڑے زور سے کُھلتا ہے ۔ وہی وقت ہوتا ہے جبکہ مرد کا ویرج عورت کے رحم میں داخل ہو کر حمل کا باعث بنتا ہے ۔ مرد کی جلد بازی سے نہ عورت پورے طور پر منزل ہوتی ہے اور نہ حمل کا قیام حسب منشا ہوتا ہے ۔

عورت کو آمادہ کرنے کے طریقے
عورت کے آمادہ ہونے کی علامتیں

کتاب کے اندر بند لفافے میں دیکھیے ۔

عمل

کام شاستر میں لکھا ہے کہ جب خاوند اور بیوی ملنے لگیں (جماع کرنے لگیں) تو اُن کے جسم پر حتی الوسع صرف ایک ایک کپڑا نیچے کا ہونا چاہیئے قمیض بھی ہو تو مضائقہ نہیں ۔ کپڑا الگ کر . . . .

. . . .

. . . . یہ مضمون بہت نازک ہے اِس واسطے لفافے میں بند کر کے جلد کے اندر کی طرف چسپاں کیا گیا ہے ۔

مرد کیوں جلدی منزل ہوتا ہے
عورت کیوں دیر سے منزل ہوتی ہے

کئی ہمعصروں نے صرف ناظرین کے جذبات کے ساتھ کھیلنے کی خاطر اور عجوبہ کے اظہار کے لئے **For the sake of curiousity.** اس قسم کے عنوان جما کر پبلک کو پریشان کیا ہے۔ ایک نے ایک معزز حکیم صاحب کی کسی تحریر کا حوالہ بھی دیا ہے کہ مرد کی منی کمر سے نکلتی ہے اس واسطے وہ جلدی منزل ہوتا ہے۔ اور عورت کی منی چھاتیوں کے قریب سے اترتی ہے اس واسطے دیر میں خلاص ہوتی ہے۔ یہ تو انسان کی جسمانی بناوٹ سے قطعی ناواقف ہونے والی بات ہے۔ اس کتاب کے آٹھویں بیان میں جسمانی بناوٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد معمولی تعلیم والا انسان بھی اس تشریح کی لغویت کو سمجھ لیگا۔ دوسری دلیل کہ عورت کا مزاج سرد تر ہے اور مرد کا گرم خشک یہ طب اور واقعات کے قطعی خلاف ہے۔ لاکھوں سرد تر مزاج والے مرد ہیں اور کروڑوں گرم خشک مزاج والی عورتیں ٭

پھر کہا جاتا ہے کہ قدرت نے مرد کے خصیئے باہر بنائے ہیں تاکہ اس کا جلد انزال نہ ہو اور عورت کے خصیئے اندر ہونے میں یہ حکمت ہے کہ اس کی منی بدنی حرارت اور جماعی حرکت سے پگھل کر جلد انزال ہو۔ یہ سب ڈھکوسلا اور مصنوعی دلیل ہونے کے علاوہ اُن کی پہلی بیان کردہ دونوں تھیوریوں کے خلاف جاتی ہے۔ کیونکہ وہ خود بیان کر چکے ہیں کہ

مزاج اور مقامِ منی کے فرق کی وجہ سے مرد کا جلد انزال ہوتا ہے اور عورت کا دیر سے۔ پس یہ تمام اُن کا ڈھکوسلا ہی ہے ٭

بات دراصل یہ ہے کہ مرد جلد ہی منزل ہوتا ہے اپنی بچپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بداعتدالیوں کی وجہ سے، اور عورت دیر میں منزل ہوتی معلوم ہوتی ہے اس واسطے کہ خاوند سُرعتِ انزال کی بیماری کی وجہ سے مقابلتاً جلد ہی خلاص ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمارے علاج کے بعد مرد کیوں دیر بعد منزل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر مزاج اور مقامِ منی پر ہی سب کچھ منحصر ہوتا تو مردوں کی قوّتِ امساک میں ایک دوسرے سے فرق کیوں ہوتا۔ یا ہم علاج کر کے قوّتِ امساک اِس قدر کِس طرح بڑھا لیتے ہیں؟

ایک ساتھ منزل ہونے کا طریقہ

جماع کا سچّا لُطف ایک ساتھ منزل ہونے میں ہے۔ تندرست مرد اور عورت اِس بیان۔ گیارھویں بیان اور لفافہ میں بند پرائیویٹ مضمون کی ہدایات پر عمل کرنے سے یقینی طور پر یہ دل خوش کُن حالت پیدا کر سکیں گے البتہ دو صورتیں دیگر ہیں (۱) جبکہ مرد کی منی زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے تو اس کا انزال جلد ہو جاتا ہے (۲) مرد بوجہ بچپن کی غلط کاری سُرعتِ انزال کا مریض ہونے کی وجہ سے جلد ہی خلاص ہو جاتا ہے اسکے دو آسان علاج ہیں۔ ایک ذہنی۔ دوسرا طبّی۔ سُرعتِ انزال کے مرض سے صحتیاب ہو جانے پر یقیناً ایک ساتھ منزل

ہوں گے دسویں بیان میں جہاں سُرعتِ انزال کا ذکر آیا ہے وہاں ہر دو علاج تفصیل کے ساتھ بیان کر دئے ہیں شوق سے مطالعہ فرمائیں ؛

عورت کے منزل ہو چکنے کی علامات

پرائیویٹ لفافہ میں

بیان کردہ بے تابانہ ۔مجنونانہ اور مُضطربانہ حرکات ظاہر کرتی ہیں کہ عورت منزل ہونے کے قریب ہے جب انزال ہو جاتا ہے تو ایک دم تمام حرکات رُک جاتی ہیں۔ وُہ اپنا جسم بالکل ڈھیلا چھوڑ دیتی ہے۔ اُس کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اُسے ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے۔ اُس کا گلا سُوکھنے لگتا ہے۔ وُہ مرد کو پرے دھکیلتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وُہ زبانِ حال سے کہہ رہی ہے کہ" یہ تُم نے کیا کر دیا۔ بس جاؤ بھی! یہ اچھی دل لگی ہے! پُوری تسلّی ہو جانے کی وجہ سے وُہ بیحد خوش ہے لیکن حیا مانع ہے ؛

کتنے عرصے بعد جماع کرنا چاہیئے

بہت سے نوجوان تباہ ہو گئے جو یہ عمل

رات کو ایک مرتبہ سے زیادہ کرتے تھے یا ہر رات یا ہر دوسری چوتھی پانچویں رات کرتے رہے۔ اگر بہت جلدی کی جائے تو مہینے میں دو تین دفعہ سے زیادہ ہرگز نہیں۔ بقراط سے جب پُوچھا گیا کہ اس سے زیادہ کرنے میں کیا ہرج ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ" تمہاری جان تمہارے اپنے بس میں ہے۔ جب چاہو اسے نکال پھینکو"۔ غرضیکہ جماع میں بداعتدالی خودکشی کے مترادف ہے ؛ جماع میں کتنا وقت لگنا چاہئے صفحہ ۲۸۰ پر دیکھیں ؛

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اپنے گھر سے باہر وہ ذراسی بھی خرابی کریں تو وہ بدچلنی ہے۔ لیکن گھر کے اندر میاں بیوی انتہائی خرابیاں کرتے ہوئے بھی نیک چلنی کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ یہ خیال سراسر غلط ہے سراسر۔ گھر کے اندر ایک خرابی کو خوبی یا نیکی سمجھنا بڑا بھاری گناہ ہے۔ جتنے زیادہ وقفے کے بعد صحبت ہوگی اُتنی ہی زیادہ صحت۔ لذت اور برکت آپ کے حصے میں آئے گی۔ حدِ اعتدال کے اندر مٹھائی بری چیز نہیں مگر کوئی اعتدال سے باہر کھاکر اپنے خون میں زہر پیدا کر لیتا ہے تو مٹھائی بنانے والے کا کیا قصور؟ یا دریا جو ٹھنڈا میٹھا پانی پلانے کے واسطے بنے ہیں کوئی اُن میں ڈوب مرے تو دریا بہانے والے کی کیا خطا؟ مناسب ہے کہ ہر چیز کا صحیح استعمال کیا جائے۔ واضح رہے کہ ایک دو ماہ بعد جماع کرنے والے تندرست بنے رہتے ہیں۔ سال دو سال بعد جماع کرنے والے جوان بنے رہتے ہیں۔

ایک ہی بستر پر سونے کے نقصانات

معلوم ہوا ہے کہ کئی میاں بیوی ساری رات سوتے ہی ایک بستر پر ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں کی شہوت کو اکساہٹ پہنچتی ہے اسطرح اوّل تو وہ ہر روز جماع کرنے پر ضرور مائل ہو جاتے ہیں ورنہ شہوت کی عدم تکمیل کی صورت میں کسی اور طرح سے ان کی صحت پر ناجائز دباؤ پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسرے کے منہ سے نکلی ہوئی خراب ہوا اندر جاتی ہے۔ نیز حرارت

غریزی کم ہو جاتی ہے۔ جو کہ جسمانی طاقت کی بنیاد ہے۔ اسواسطے ایک ہی بستر پر سونے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ گا ہے لگا ہے جب کبھی عورت کے پاس سوئیں تو ایک آدھ گھنٹہ سے زیادہ ہرگز ہرگز نہیں ۔

رات بھر اکٹھا سونے کے ایک معنی یہ بھی نکلتے ہیں کہ عمر کا تہائی یا چوتھائی حصّہ نفسانی خواہشات کی تکمیل میں خرچ کر دیا گیا۔ یہ نہایت شرمناک ہے اور انسانیت سے بعید ہے ۔

شادی کیلئے بہترین موسم

اس مضمون پر پہلے لکھا جانا چاہیئے تھا لیکن بھول سے رہ گیا۔ اکتوبر۔ نومبر یعنی موسم سرما شروع ہونے سے پہلے کا میٹھا۔ سلونا موسم شادی کیلئے بہت اچھا ہے۔ اس سے اُتر کر مارچ اپریل۔ برات کے آنے جانے اور رہائیش کے انتظام میں بھی ان موسموں میں بڑی آسانی رہتی ہے۔ خاص بات تو یہ ہے کہ جب زندگی میں پہلی بار مرد عورت کی پہلی مُلاقات ہو تب موسم نہ زیادہ گرم ہو اور نہ زیادہ ٹھنڈا۔ گرم موسم تو بہت ہی نقصان دہ ہے۔ اس لیئے مئی سے ستمبر تک کوئی شادی نہیں کرنا چاہیئے۔ مہورت ایک سنسکرت لفظ ہے جس کے معنی ہیں "اچھا وقت" جوتشیوں نے گرمیوں میں مہورت نکالنے شروع کر دیئے ہیں جو کہ اچھا وقت نہیں ۔

پانچواں بیان (۵)

بیوی کا اِنکار اور خاوند کا اِصرار

تیسرے بیان کے نمبر ۶ میں لکھا جاچکا ہے کہ عورت میں بمقابلہ مرد کے خواہش نفسانی کم ہوتی ہے۔ آپ لوگوں کے دِل میں جو خیال بٹھایا گیا ہے کہ عورت میں شہوت مرد سے آٹھ گنا زیادہ ہے وُہ غلط بالکل غلط اور سولہ آنے غلط ہے۔ سوائے چند مستثنے حالتوں کے خاوند اور بیوی میں شہوانی چھیڑ چھاڑ ہمیشہ پہلے مرد کی طرف سے ہوتی ہے عورتوں کی طرف سے نہیں۔ عورت ذات ایسے کام سے اکثر پرہیز کرتی ہے۔

۲۔ شہوت کے میدان میں مرد کی گرمجوشی اور عورت کی سردمہری خدا کی قدرت کی ایک بہترین مثال ہے۔ اگر عورت بھی مرد کی طرح شہوت پرست ہوتی تو میاں بیوی رات دن اسی چسکے میں پڑے رہتے حتیٰ کہ دھات سے اولاد پیدا کرنے کی طاقت زائل ہو جاتی یا ایسی کمزور اولاد پیدا ہوتی ہے کہ اس کی اخلاقی جسمانی۔ دماغی اور روحانی طاقتیں بہت ہی ناقص ہوتیں۔ پرماتما نے اس معاملہ میں عورت کی سردمہری صبر اور کنارہ کشی کو خاوند اور بچوں کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے۔ مزید برآں خاوند کی تیز قوتِ نفسانی کا عورت کے خفتہ جذبات پر غالب رہنا عورت کو وفادار بنائے رکھتا ہے۔ میاں اور بیوی کے لئے یہ قدرتی انتظام ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ؛

۳۔ شادی کے بعد کئی بار میاں بیوی کے درمیان ناچاقی نااتفاقی اور نفرت پائی گئی ہے۔ بیوی کہتی ہے کہ میرا خاوند شہوت کا غلام ہو کر مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ اور خاوند کہتا ہے کہ عورت جان بوجھ کر مجھے خوشی حاصل کرنے کا موقعہ نہیں دیتی۔ اگر مندرجہ بالا قدرتی انتظام اور خداوند کی حکمت پر غور کریں تو یقیناً اُن کی عقل ٹھکانے آجائیگی نیز سینکڑوں گھرانے جو بے چراغ ہو گئے اور لاکھوں خاوند بیوی جو اپنی اپنی جگہ پر تباہ ہو گئے اس کی مثال ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جائے گی ؛

۴۔ ان ناراضگیوں میں ہمیشہ خاوند کا ہی قصور نہیں ہوتا اور نہ ہمیشہ بیوی کا ہی ہوتا ہے۔ اکثر اوقات ناراضگی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ مرد

سمجھتا ہے۔ بیوی صرف اس غرض سے پیدا کی گئی ہے کہ مرد کی نفسانی خواہشات کو پورا کرے اور انہوں نے صرف اس واسطے شادی کی ہے کہ قانوناً انہیں عیش اُڑانے کی اجازت مِل گئی ہے بلکہ شادی کی رسُومات میں عورت نے اپنے کُل جسمانی اختیارات چھوڑ دئیے ہیں۔ مرد کی مرضی ہے اس کے ساتھ جیسا سلوک کرے۔ شرم وحیا کا بھی خاتمہ سمجھا جاتا ہے۔ اس قسم کے خاوند اپنے گھر کی شانتی اور سکُون کو خود خراب کر دیتے ہیں۔ اور اپنے پاؤں پر آپ کلُھاڑا مارتے ہیں۔ وُہ روز روز کی عملی چھیڑ چھاڑ سے باز آئیں۔ پیار تو چاہے دن کے وقت گا ہے بگا ہے کر لیا کریں۔ دُوسرے یہ کہ ہفتے دسویں یا پندرھویں جب وُہ اپنی خواہشِ نفسانی کو پُورا کرنا چاہیں تو اِس طرح محبّت پیار اور ڈھنگ سے کہ بیوی خود بخود اپنے آپ کو اُن کے سپُرد کر دے ،

۵ ۔ بعض اوقات خاوند ایسے بیوقوف ہوتے ہیں کہ وُہ شہوت سے مغلوُب ہو کر جاتے ہی جماع کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ وُہ یہ نہیں سوچتے کہ ان کی اپنی خواہش تو تیّار ہو چکی ہے مگر بیوی کو ابھی تک اس بات کا خواب وخیال تک نہیں پس نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھینچا تانی شروع ہو جاتی ہے۔ دونوں سچے ہوتے ہیں مگر دونوں ہی جھُوٹے۔ کیونکہ اصلیّت سے آگاہ نہیں۔ چاہیئے کہ سابقہ بیان کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ جب دونوں کی خواہش یکساں طور پر تیز ہو جائے تو نہ بیوی کا انکار رہے گا۔ اور نہ مرد کو اصرار کی ضرُورت رہے گی ؛

۶ ۔ کئی بار بیویاں شادی کرتے ہی ارادہ کر لیتی ہیں کہ وہ خاوندوں کو سکھا دیں گی کہ "تمہارے حقوق ہم پر فائق نہیں" وہ اس بات پر فخر کرتی ہیں کہ وہ معمولی معمولی باتوں پر خاوندوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ ایسی عورتیں اپنی زندگی آپ خراب کرتی ہیں۔ مرد کو قدرت نے ہی گھر کا بادشاہ بنایا ہے۔ عورت کے حصّہ میں وزارت آئی ہے۔ اگر دونوں بادشاہ بن بیٹھیں گے تو گھر کا انتظام کیسے چلیگا؟ خاوند کی باموقعہ اور باوقت خواہش کے باوجود جو عورتیں اپنا اعلیٰ اخلاق دکھانے کی غرض سے یا مرد کو اپنی (عورت کی) مرضی کے ماتحت چلانے کی غرض سے جماع سے انکار کر دیتی ہیں۔ وہ اپنے راستے میں آپ کانٹے بوتی ہیں ؛

اقتباسات

What a husband ought to know

۷ ۔ یہ ایک مشہور انگریزی کتاب ہے۔ اس میں لائق مُصنّف نے لکھا ہے کہ بلحاظ قوّت شہوانی عورتوں کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم وہ جس میں قوّتِ شہوانی کا نام تک نہیں اور ایسی عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے بعض میں کام کاج کی کمی اور فکر کی زیادتی کی وجہ سے صحت بگڑ جاتی ہے تو شہوت بھی نہیں آتی۔ گھر میں تنگدستی۔ بیماری۔ تیمارداری۔ تنگ مکانوں

میں بند رہنا بھی اس کی صریح وجوہات ہیں۔ دوسری وجہ اس قوّتِ شہوانی کے کم ہونے کی یہ ہے کہ عورتوں کے جوش و جذبات کو بعض لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لہذا بعض عورتیں ایسی ہیں جو اپنی خواہشات کو دبا کر مجامعت سے نفرت کرنے پر ناز کرتی ہیں۔ وہ اس نفرت اور سرد مزاجی کو خوبی سمجھتی ہیں۔ اصل میں وہ اپنی کمزوری پر فخر کرتی ہیں اور غلط طور پر انکار کرتی ہیں۔ جیسے کہ عام ورزش سے تسکین اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح جماع سے بھی خوشی اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔ اس فعل میں صحت اور طاقت کا نقصان بھی ضرور ہے مگر اسی مقدار میں خدا نے لذّت بھی اس میں بہت زیادہ رکھ دی ہے اور صحت اور طاقت کی کمی خوشی میں پوری ہو جاتی ہے بشرطیکہ اعتدال کے اندر اندر میاں بیوی رہیں۔

۸ - دوسری قسم کی وہ عورتیں ہیں جن میں یہ خواہش درمیانہ درجہ پر ہوتی ہے۔ اور جب وہ تندرست ہوں تو انہیں وقفہ کے بعد مباشرت میں لطف آتا ہے۔ بیشک ایسی عورتیں باقی سب سے زیادہ تندرست ہیں اُن کو مرد کی نسبت زیادہ لطف آتا ہے اور اس کے بعد بہت عرصہ تک وہ اس عمل کی خواہش نہیں کرتیں۔ ان کی خواہش جماع وقت سے پہلے مشکل سے ہی جگائی جاتی ہے۔ ہر روز کے جماع سے ان کو یقینی طور پر نفرت ہوتی ہے۔ اس کے خلاف مرد اگرچہ بہت کم لذّت حاصل کرے گا تاہم وہ چاہے گا کہ کوئی دن خالی نہ جائے۔ لہذا انکار کی اس وجہ کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیئے۔

۹۔ تیسری قسم کی وہ عورتیں ہیں جو جذباتِ نفسانی کے ماتحت ہوتی ہیں۔ اس قسم کی عورتیں دُنیا میں بہت کم ہیں۔ معتدل خواہش والے آدمی کی اگر ایسی عورت سے شادی کی جائے تو اس کی حالت قابلِ رحم ہوگی۔ تاہم ایسے جوڑے تعداد میں بہت کم ہیں اور حالات چاہے کچھ ہوں انسانی زندگی میں مرد کی طرف سے عموماً زناشوئی میں پہل ہوتی ہے اور یہ قاعدہ بحال رہتا ہے کہ مرد میں بمقابلہ عورت شہوتِ نفسانی زیادہ ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ کسی عورت میں بھی خواہشِ نفسانی ایسی نہیں ہو سکتی کہ وہ بے باک اور بے لگام ہو جائے۔ یہ بات الگ ہے کہ خاوند ہی اس کو شروع ایام شادی میں ایسا سبق پڑھا دے۔ جب ایسی اُلٹی گنگا بہنے لگے تو خاوند کو اس پر خوش نہیں ہونا چاہیئے:

۱۰۔ ڈاکٹر ہنری ایل گرے لکھتے ہیں کہ مرد اپنے خاوندی حقوق کو نہایت نرمی اور دُور اندیشی سے استعمال کرے۔ جب عورت میں خواہشِ نفسانی اتنی تیز نہ ہو کہ وہ فوراً ہی مرد کی خواہش پُوری کرنے کو رضامند ہو جائے تو بے صبر مت ہو۔ صبر کا پھل میٹھا ہے۔ بیجا اصرار کی وجہ سے بعض اوقات عورت کے حواس کو ایسا صدمہ پہنچتا ہے کہ وہ سالہا سال تک اس کے اثر سے صحتیاب نہیں ہوتی۔ اس فعل کا نام ہی سُن کر اُس کا دِل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ اس واسطے چاہیئے کہ بیوی کو آہستہ آہستہ اس عمل کی طرف رغبت دلائی جائے۔ زیادتی مناسب نہیں ۔ (اقتباس ختم)

۱۱۔ بعض اوقات عورتیں اس وجہ سے بھی انکار کر دیتی ہیں کہ وہ

بچے کی ماں بننے کی ذمہ واری سے ڈرتی ہیں۔ میرے خیال میں ایک خاص عمر تک اس قسم کا ڈر کوئی غیر معقول نہیں۔ اگر شادی شدہ زندگی کا کوئی بے فکری کا زمانہ ہے تو وہ ہے جبکہ میاں بیوی اولاد کی ذمہ داری سے بری ہوں۔ دو سال تک اس قسم کی آزادی حاصل رہنا خوش قسمتی ہے۔ بعد ازاں میاں بیوی کا تجربہ بھی خانہ داری کے امور میں بڑھ جاتا ہے اور وہ بچہ کو سنبھالنے کے لائق بھی ہو جاتے ہیں دو تین سال بعد اگر عورت کو اولاد جیسے دُنیا کے سب سے میٹھے پھل کی خواہش پیدا نہ ہو تو یہ ایک گناہِ عظیم ہے۔ گو رشتہ اور پڑوس کی عورتیں بھی تب تک طنز کرنا شروع کر دیتی ہیں کہ " یہ سب کھایا پیا کب تک حرام کئے جاؤ گی "۔ تاہم سمجھدار بیویوں کے دل میں خود بخود اولاد کے لئے خواہش پیدا ہو جاتی ہے ۔

۱۲۔ اگر خاوند اور بیوی دائمی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو شادی کا حقیقی مدعا جو قانونِ قدرت کا سب سے اوّل اور نمایاں اصول ہے۔ اُسے نظر انداز نہ کیا جائے۔ شادی کی جملہ اغراض میں سے بڑی اہم غرض بال بچے پیدا کرنا ہے۔ گھر کی رونق جھولا (پینگا وہنڈولہ) ہے جس میں بچوں کو جھلا جھلا کر اور میٹھی میٹھی لوریاں دے دیکر سُلایا جاتا ہے۔ بچے کیا ہیں گویا میاں بیوی کے دل کا پیوند ہیں۔ اگر کوئی مرد عورت اولاد پیدا کرنے کے سوائے ہیچ اغراض کے لئے شادی کریں گے تو خدا کی لعنت اُن پر نازل ہوگی۔ اور اُن کے صحت، اخلاق، مال و زر سب تباہ ہو جائیں گے۔

حتیٰ کہ وُہ نہ دین کے رہیں گے نہ دُنیا کے۔ شادی اولاد کی غرض سے ہو اور شادی کے ڈیڑھ دو سال اولاد کی ذمہ واری سے آزاد رہ کر بعد ازاں ماں باپ بننے کی جائز خواہش رکھنا ہر ایک میاں بیوی کا فرض ہے۔ جو بیوی اس کو جھنجٹ سمجھتی ہے اور مرد کی قربت سے انکار کرتی ہے وُہ قصور وار ہے۔ اگر ناموافق حالات میں مثلاً صحت کی کمزوری یا آمدنی میں کمی کی وجہ سے دو چار بچے پیدا کرنے کے بعد اولاد کا روکنا مقصود ہو تو لائق سمجھدار اور بیغرض حکیم سے مشورہ لینا چاہیئے اپنی من مانی نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ عورت کا ان وجوہات پر انکار کرنا کہ بچے پیدا کرنے سے اس کی خوبصورتی قائم نہیں رہے گی۔ وُہ بناؤ ٹھناؤ کی زندگی بسر نہیں کر سکے گی سوسائٹی میں آزاد چل پھر نہیں سکے گی وغیرہ وغیرہ یہ سب بیہودہ اور قانونِ قدرت کے خلاف باتیں ہیں۔ بچہ کی پرورش کی تکلیف سے بھاگنا بھی دُرست نہیں۔ خُدا نے تھنوں میں دُودھ اور دل میں محبت دو ایسی چیزیں عورت کو بخشش دی ہیں کہ پرورش میں کچھ لُطف ہی آتا ہے۔ البتہ جو میاں بیوی بداعتدالی کی زندگی بسر کر کے کمزور ہیں اور کمزور اولاد پیدا کرتے ہیں اُن کو مقابلتاً پرورش میں زیادہ تکلیف اور خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پس صحت مند بن کر اور اعتدال میں رہ کر بال بچے پیدا کرو۔

۱۴۔ کسی عورت کو بچہ جننے کی تکلیف کے خوف سے ماں بننے سے گریز نہیں ہونا چاہیئے۔ مردم شماری سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ بیس اور پینتالیس سال کی عمر کے درمیان کنواری عورتوں کی موت کی

تعداد زیادہ ہے اور بیاہی ہوئی بال بچہ دار عورتوں کی کم ۔ خدا نے عورت کو بچہ جننے کے بالکل قابل بنایا ہے بلکہ ایسا بنایا ہی بچہ جننے کیلئے ہے ۔ تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کیوں اس عمل میں کوئی امر تکلیف دِہ ہو۔ بلکہ یہ تو قدرت کو اپنا عمل کرنے دینا ہے اور ایسا نہ کرنا خلافِ قدرت ہے بچہ جننا ایسا ہی قانونِ قدرت کے مطابق سہل اور ضروری ہے جیسا کہ پیشاب اور پاخانہ پھرنا۔ مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ سارے حالاتِ متعلقہ بھی عین قانونِ قدرت کے مطابق ہوں ۔ نزاکت سے پروردہ یا بیماریوں سے کمزور انسان (چاہے بیوی ہو یا خاوند کیونکہ اس عمل میں دونوں مساوی یا کم و بیش شامل ہیں) کو ایسی سہولیت اور آرام نصیب نہیں ہوتا تو قصور اُن کا اپنا ہے نہ کہ قدرت کا ۔ اور اگر کسی عورت کو تکلیف بھی ہوئی تو مجامعت میں بداعتدالی کی وجہ سے یا دایہ اور خدمتگذار عورتوں کی غلطیوں سے (جس کا کہ انتظام ٹھیک ہو سکتا ہے) ورنہ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ پس انکار کی کوئی وجہ نہیں رہتی ۔

۱۵ ۔ بعض عورتیں مرد کے پاس سونے سے اسواسطے کتراتی ہیں کہ مرد اُن کی نفسانی خواہش پوری نہیں کر سکتے ۔ جس سے اُن کو بہت مایوسی ہوتی ہے ۔ جب تسلی نہیں ہوتی تو جماع سے قطعی محروم رہنا بہتر سمجھتی ہیں۔ وہ مُنہ سے کچھ نہیں کہتیں مگر خاوند کو پرے دھکیلتی ہیں ۔

۱۶ ۔ بات یہ ہے کہ والدین اپنی بیٹی کی آئندہ زندگی نہایت خوشحالی کی دیکھنا چاہتے ہیں ۔ اُن کی یہ انتہائی خواہش ہوتی ہے مگر اسکے لئے ورنہ

ہدایت نامہ خاوند
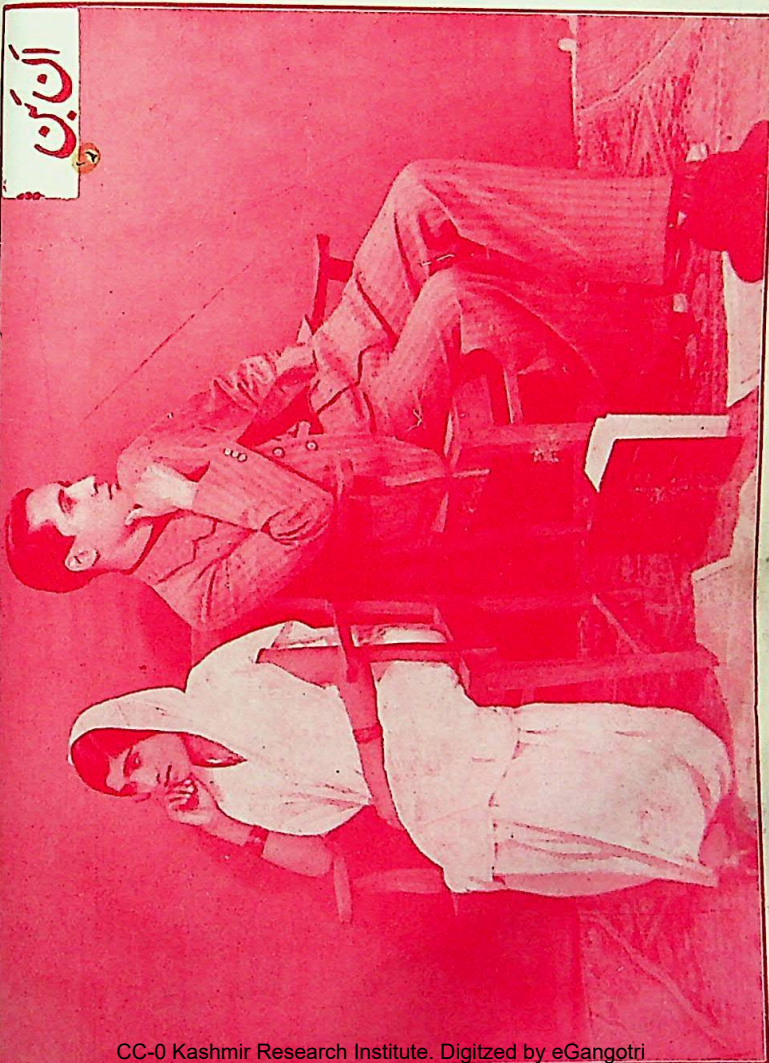
کی تلاش میں ابتدائی اور بنیادی اصول کو بالکل بھول جاتے ہیں وہ اپنی تمام تر کوششیں خاندان اور ذات پات کی تحقیقات اور پڑتال میں صرف کر دیتے ہیں۔ مگر صحت جو کہ اصل چیز ہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔ چاہیئے کہ ہر سگائی و نکاح کی رسم سے پیشتر والدین اپنے اپنے لڑکے اور لڑکی کا طبی معائنہ کرائیں۔ ہر کہیں لائق ڈاکٹروں۔ لیڈی ڈاکٹروں وئیدوں اور حکیموں کی خدمات میسّر ہو سکتی ہیں۔ لڑکوں کا تو ہر حالت میں معائنہ ہونا چاہیئے۔ مجھے اپنے ایک دوست کی بات بہت پسند آئی۔ اُن کے لڑکے کی سگائی کا جب سوال آیا۔ تو لڑکی والوں نے لڑکے کی صحت کے متعلق شک کا اظہار کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا "میرے لڑکے کا لائق سے لائق ڈاکٹر وید یا حکیم سے معائنہ کراؤ تا کہ اگر کوئی نقص ظاہر ہو تو میں اپنے لڑکے کی زندگی بچا لوں۔ لڑکی والوں کا مجھ پر یہ بڑا احسان ہو گا۔"

۱۷۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی بار نوجوان شادی سے انکار کرتے ہیں اور کئی قسم کے بہانے بناتے ہیں۔ مگر وہ اصل بات ظاہر نہیں کرتے کہ بچپن کی غلط کاریوں کی وجہ سے وہ خود کو اس قابل نہیں پاتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ والدین انکار کی تہ میں جانے کی بجائے ظاہرہ بہانوں کو خاطر میں نہ لا کر لڑکے کا بیاہ کر دیتے ہیں۔ اس طرح کی شادی کا جو نتیجہ نکلا کرتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ؛

۱۸۔ بہت سال گزرے میں نے ایک پڑوسی رئیس کو دیکھا جو کہ

دُوسرے چوتھے روز رات کے نو دس بجے عورت کو خوب مارتا۔ وُہ بیچاری بھی رو دھو کر چُپ ہو رہتی۔ ہم سمجھ نہ سکتے کہ کیا معاملہ ہے۔ ایک رات اچانک میرے دل میں بات جچ گئی۔ دوسرے دن معلوم کیا تو بات وُہی نکلی۔ خاں صاحب نے بچپن کی غلط کاریوں میں اپنا جوہر ضائع کر دیا تھا۔ اب سُرعت انزال کی بیماری ہو گئی۔ عورت پرے دھکیلتی تھی۔ جناب اور تو کُچھ نہیں کر سکتے تھے عورت پر ہاتھ صاف کرتے تھے۔ اُن کا علاج کیا گیا تو اس کے بعد پھر یہ شکایت نہ سُنی گئی ؛

۱۹ - بعض اوقات خاوند اور بیوی کی ناچاقی کی ذمہ داری ایک اور طرح بھی والدین پر عائد ہوتی ہے۔ جبکہ وُہ شادی کے وقت لڑکی اور لڑکے میں کئی اہم پہلوؤں سے برابری کا خیال نہیں کرتے۔ عمر۔ صورت سیرت۔ تعلیم۔ مالی حیثیت۔ اطوار و اخلاق۔ مذہبی اور مجلسی عقائد نیز اس قسم کی کئی تفاوتوں کی وجہ سے خاوند اور بیوی کے مابین اکثر اَن بن رہتی ہے۔ ایک سولہ سالہ نوجوان لڑکی کس طرح پینتالیس سالہ خاوند کی صحیح معنوں میں رفیق ہو سکتی ہے۔ ایک بی۔ اے تک تعلیم یافتہ لڑکی انصافاً کس طرح مڈل پاس خاوند کے تابع فرمان رہ کر اُس کی محبت حاصل کر سکتی ہے۔ سناتنی اور آریہ سماجی۔ کھدر پوش اور بدیشی فینسی کپڑوں کے دلدادہ۔ پردے کے حامی اور بے پردہ کٹے بالوں کے دلدادہ۔ دونوں وقت گوشت کھانے والے اور پیاز تک سے پرہیز کرنے والے لڑکے لڑکیوں کے بارہا آپس میں بیاہے جانے کے واقعات دیکھے گئے اور نتیجتہً

روز روز کی ٹھائیں ٹھائیں کی داستانیں سُنی گئی ہیں۔ برادری کی مجبوریوں کی وجہ سے ایک چندے آفتاب چندے ماہتاب حسین لڑکی اگر ایک پختہ پالش شدہ کالے بھجنگے سے بیاہی جائے تو وُہ کس طرح اُس سے چھُوا جانا بھی پسند کر سکتی ہے اور خاوند کی مُحِب یا محبُوب بن سکتی ہے۔ ایک خاوند جس کا تمام تمام دن گالی گلوچ اور بک جھک سے کام رہتا ہو۔ وُہ رات کو کس مُنہ سے اصرار کر سکتا ہے اور بیوی کے انکار سے بچ سکتا ہے؟

۲۰۔ آپ کہیں گے کہ ایک ہندوستانی لڑکی کا فرض ہے کہ ماں باپ اُس کے لئے جو خاوند تجویز کریں اُس کے ساتھ تمام عُمر بلا چُون وچرا بلکہ ہنسی خوشی گزار دے۔ وُہ تو ہنسی خوشی گذاریگی ہی۔ لیکن کیا لڑکیوں کے ذمّے ہی فرائض ہوتے ہیں یا کچھ والدین کا بھی فرض ہے؟ جب والدین دُور اندیشی سے کام نہیں لیتے تو وُہ بہُت جلد میاں بیوی کی ناچاقی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ پس ان جُملہ امُور کی طرف اور خاص طور پر صحت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

۲۱۔ بعض اوقات مرد اور عورت کے جُملہ حالات عین موافق ہوتے ہُوئے اور دونوں کے یکساں تندرست ہوتے ہُوئے بھی ان کے مابین یہ بدمزگی کا سلسلہ قائم رہتا ہے۔ یہ بھی ایک بڑے اسرار کی بات ہے۔ ڈاکٹر میری سٹوپس نے ایک انگریز عورت کی بابت لکھا ہے کہ وُہ آٹھ نو سال تک خاوند کے پاس رہی۔ خاوند میں قوّتِ باہ اور امساک کافی تھا۔ تاہم عورت کو کچھ لُطف نہ آتا۔ ہر جماع کے

وقت اِس کی خواہش رہتی کہ خاوند اس کی چھاتی کو مسلے یا چُومے مگر وُہ اپنے مُنہ سے کہہ نہ سکتی تھی۔ آخر آٹھ نو سال کے بعد کسی نہ کسی طرح خاوند کا مُنہ اُس جگہ جا لگا۔ وُہ انگریز عورت بیان کرتی ہے کہ جتنا لُطف مجھے اُس رات حاصل ہوُا اُتنا کبھی نہ ہوُا تھا۔ اسکے بعد اس کا خاوند بھی وُہ بات سمجھ گیا۔ پس واضح رہے کہ ہر عورت کی لذّتِ نفسانی کے خاص[1] خاص مقام ہیں۔ چُومنے یا چھُونے سے وُہ مقام معلُوم کر لینا چاہیئے تاکہ بیوی کو انکار کا موقعہ نہ ملے بلکہ اس کی خوشی کا باعث ہو ؎

مدن ترنگ یا شہوت کی لہر

۲۲- ہر عورت کے اندر خاص وقت کے بعد قدرتی طور پر شہوت یا گرمی کی لہر اُٹھتی ہے۔ جس کا نام "**مدن ترنگ**" ہے۔ عام طور پر یہ لہر حیض شروع ہونے سے ایک ہفتہ پہلے اور ختم ہونے کے ایک[2] ہفتہ بعد ظاہر ہوتی ہے۔ اس وقت بیوی چاہتی ہے کہ اس سے خاوند ہمبستری کرے۔ اخلاق کی حد کے اندر اندر وُہ کچھ دلفریب ناز و انداز دکھاتی ہے اور اشاروں سے اپنا مدعا بیان کرتی ہے۔ حجاب مانع

[1] رُخسار۔ چھاتی۔ ٹھوڑی۔ نچلا ہونٹ۔ ناف ران وغیرہ

[2] جن عورتوں کے جسم پر بال زیادہ ہوتے ہیں عام طور پر ان کی مدن ترنگ [illegible] پر رہتی ہے

ہوتا ہے۔ لب بدنداں رہتی ہے۔ زبان سے کچھ کہہ نہیں سکتی۔ اُس کا دوپٹہ بار بار سر اور چھاتی سے کھسک جاتا ہے۔ وہ ہار سنگار کر کے زیادہ سے زیادہ دلکشی کا باعث بننے کی کوشش کرتی ہے۔ مرد کو دُزدیدہ نگاہوں سے دیکھتی ہے اور اُس کے متوجہ ہونے پر شرم سے آنکھیں نیچی کر کے بہت ناز و ادا سے چل دیتی ہے۔ اگر چھوٹے بچّے کی ماں ہے تو وہ مرد کے سامنے اُسے بار بار چومتی ہے۔ بات بات پر مسکراتی ہے اور خاوند کے سامنے آنے کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ دیگر کئی طرح سے مرد کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ سمجھدار خاوند اس کی عین موقعہ پر خواہش پُوری کر دیتے ہیں۔ مگر بیوقوف خاوند مدن ترنگ کے موقعہ پر تو اُس کی خبر ہی نہیں لیتے۔ لیکن جب وہ لہر ختم ہو چکتی ہے اور اُس کے دل میں شہوت کا خیال تک نہیں ہوتا تب اُس کو اچانک دعوتِ عمل دے کر تنگ کرتے ہیں۔ اس طرح بیوی کی اُمنگوں کا خون ہو جاتا ہے۔ بارہا جب اس کی خواہش پُوری نہیں کی جاتی تو بعض اوقات اس کے دل میں خاوند کے لئے نفرت ہو جاتی ہے۔ پس نوجوانوں کو چاہیئے کہ اپنی بیویوں کے مدن ترنگ کے اوقات اور اظہارات کو توجہ سے نوٹ کریں ؛

۲۳ - مدن ترنگ حالات اور ضروریات کے مطابق خود بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ "وہ رات" کے بیان میں لکھے "عمل" پر عمل کرنے سے یہ مطلب حاصل ہو جاتا ہے ؛

۲۴ - ہمارے پاس بیسیوں ایسے کیس آتے ہیں جن میں ہم کے سرِ عنت

انزال میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خاوند بیوی میں ناچاقی ہو جاتی ہے۔ عورت سے مباشرت بالکل کی ہی نہ جائے تو بھی ایک بات ہے۔ اس حالت میں بیوی اپنے من کو مار لیتی ہے۔ لیکن اسے خواہ مخواہ چھیڑنا اور پھر اسکی خواہشات کا خون کر دینا کتنا ظلم ہے ؂

شمالی امریکہ کے ایک امیر کارخانہ دار کی عورت نے وہاں کے ایک بوڑھے پادری فرینکلن صاحب سے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس کے خاوند کو اس بات پر رضامند کرے کہ ان کا بیاہ فسخ (Divorce) ہو جائے۔ وہ کارخانہ دار اپنے بیوپار کار کے سلسلہ میں ایک سال کے واسطے ہندوستان آنا چاہتا تھا اور اپنی بیوی کو بھی ہمراہ لانا چاہتا تھا۔ لیکن بیوی مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہندوستان آنے کی بجائے اس سے طلاق حاصل کرنا چاہتی تھی ؂

بوڑھے پادری فرینکلن صاحب ہندوستان کافی عرصہ رہ گئے تھے۔ اور شملہ میں ان کے ساتھ میرے تعلقات بہت وسیع ہو گئے تھے۔ وہ اکثر اپنے عیسائی پیروؤں کی صحت کے متعلق مشورہ لیتے رہتے تھے۔ دو چار پوشیدہ امراض کے مریضوں کے علاج کے سلسلہ میں وہ میری خدمات کے بہت معترف تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان میم صاحبہ سے کہا "ہندوستان تو بڑے صاحب آپ کو لے چلتے ہی ہیں۔ لاہور جا کر کویراج ہرنام داس سے مشورہ حاصل کرو۔ ہندوستانی ڈاکٹر ایسے معاملات میں بہترین خدمت کر سکتے ہیں"۔ ہندوستان پہنچ کر وہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ

میرے پاس آئی۔ آتے ہی اُس نے گڈ مارننگ گڈ مارننگ (دُعا سلام) کے بعد میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہنے لگی "دیکھو ڈاکٹر صاحب! فادر فرینکلن مجھ سے کہتے تھے کہ تم رات کو دن میں تبدیل کر سکتے ہو۔" میں نے کہا "اس نام کے ایک امریکن پادری صاحب میرے دوست ہیں۔ لیکن میں نے کبھی اُن کے روبرو ایسے کُفر کی بات نہیں کہی۔ کیا پادری صاحب زندہ ہیں؟ وُہ تو بہت بُوڑھے تھے۔" میم صاحبہ نے کہا "خُدا کے واسطے اِدھر اُدھر کی باتوں کو جانے دیجیے میری بات توجہ سے سُنیئے۔ آپ ہی انصاف کیجیئے ڈاکٹر صاحب! ایک بھُوکا آدمی اپنے راستے چلا جاتا ہو تو آپ کا کچھ نہیں بگاڑتا۔ اُسے جس حال میں خُدا نے رکھا ہے وُہ اس پر شاکر اور قانع ہے لیکن اگر آپ اُسے بُلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آؤ تم کو روٹی دوں۔ پھر اسکے نزدیک آنے پر روٹی دکھا کر کہتے ہیں کہ بس اتنا کافی ہے اب چلے جاؤ۔ تو بتاؤ بتاؤ ڈاکٹر صاحب انصاف سے بتاؤ۔ خُدا کے واسطے سچ بتاؤ۔ آپ کو اپنی بیوی کی قسم ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی ظلم ہو سکتا ہے" میں نے کہا "ایسا کرے گا ہی کون؟" وہ کہنے لگی "یہ آپ کے سامنے بیٹھے ہیں"۔ پھر اُن کے گلے لگ کر زار زار رونے لگ گئی۔ پھر آنسو پونچھ کر مجھ سے مخاطب ہوئی "ڈاکٹر صاحب! میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں اور یہ ہیں بھی محبت کے لائق۔ کروڑوں کے مالک ہیں۔ میری سب ضروریات پوری کرتے ہیں۔ مجھ سے محبت بھی بہت کرتے ہیں لیکن

اس سے بڑھ کر قدم کیوں اُٹھاتے ہیں۔ جب اُس کے لئے اِن میں طاقت ہی نہیں "

جب مَیں نے اُن کا تمام ماجرا سُنا۔ تو معلوم ہُوا کہ تھوڑی سی اور پیچیدگی کے علاوہ وہ خاوند سُرعتِ انزال کا مریض تھا۔ اور عورت کی پُوری تسلّی نہیں کر سکتا تھا۔ مزید برآں وُہ مدن ترنگ کے اصُولوں اور اُس وقت کے عورت کے حرکات و اشارات سے قطعی ناواقف تھا۔ خیر مَیں نے اُن کو مفصّل ہدایات و ادویات دے کر رُخصت کر دیا اور بمبئی جانے کی اجازت دے دی۔ دو ماہ کے اندر اُن کی نہایت تسلّی بخش رپورٹ آئی۔ بڑی بات یہ تھی کہ مدن ترنگ کی بات صاحب بہادر کے لئے بالکل انوکھی تھی۔ وُہ ہر وقت اپنے کاروبار کے سلسلے میں مشغول رہتا تھا اور عورت کی طرف اِس سلسلے میں کوئی توجّہ نہ دیتا تھا ؛

۲۵- مدن ترنگ عورت کی مرضی سے اُتر بھی جاتی ہے مثلاً صحت کے لئے یا کسی دیگر خیال سے اگر مرد جماع سے پرہیز کرنا چاہے اور عورت پرہیز کی قائل ہو جائے تو وُہ لہر ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ پس اگر جماع نہیں کرنا تو عورت کو ہم خیال بنا لینے سے مطلب پُورا ہو سکتا ہے ؛

نیند اور جماع

۲۶- یہ ایک تجربہ شُدہ امر ہے کہ جب خاوند اور بیوی کی پُوری تسلّی

ساتھ جماع کر چکتے ہیں تو اُنہیں جلدی نیند آجاتی ہے۔ ورنہ بصورتِ دیگر عورت کو کئی گھنٹوں تک نیند نہیں آتی اور بیمار ہو جاتی ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ عورت کی تسلّی ہو جاتی ہے اور اُسے نیند ٹھیک آجاتی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ سارے مضمون کو اچھی طرح سمجھ لینے سے خاوند صاحبان اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر طور پر گذارہ کر سکیں گے تاکہ انکار و اصرار تک نوبت ہی نہ آئے ؛
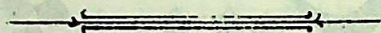
گھڑی کے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے

(۱) اسے وقت پر چابی دی جائے ۔

(۲) کسی غیر کے ہاتھ میں نہ دی جائے ۔

(۳) بے قاعدہ چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے ۔

(۴) چین لگائے رکھنی چاہیئے ۔

(۵) زیادہ تیز نہ ہونے دیا جائے زیادہ سست نہ ہونے

دیا جائے ؂

ہُو بہو گھڑی کی مانند ایک بیوی کے متعلق بھی یہی پانچ باتیں بہت ضروری ہیں۔ ایک ایک کی تشریح ذیل میں درج کی جاتی ہے ؂

پہلا سُنہری اصُول

کئی گھڑیوں کو ۲۴ گھنٹہ بعد چابی دی جاتی ہے۔ کئی کو دو ہفتہ بعد۔ کئی کو مہینہ بعد۔ اُن کے دُرست چلنے کے واسطے ضروری ہے کہ اُنہیں وقت مقررہ پر چابی دینی چاہیئے۔ جو لوگ وقت بیوقت جب جی چاہا چابی دے دی اس قسم کی غیر ذمہ وارانہ کارروائی کرتے ہیں۔ وُہ بہت جلدی گھڑی خراب کر بیٹھتے ہیں اور اپنے روپے گنوا بیٹھتے ہیں ؂

اسطرح وقت بیوقت جب جی چاہا بیوی کے ساتھ جماع کی صُورت بنا لی۔ ایسا کرنا بیوقوفی میں داخل ہے۔ عورت بھی ایسا کرنے سے خراب ہو جائیگی اور آپ کی صحت بھی ؂

حالات کے مُطابق ایک خاص عرصہ مقرر کر لینا چاہیئے اور حتی الوسع اتنے عرصہ کے بعد جماع کرنا چاہیئے۔ روز روز کی چھیڑ چھاڑ گھڑی اور بیوی دونوں کے لئے مُضر ہے ؂

اس کے علاوہ خاوندوں کے بھلے کی ایک اور بات بھی کہہ دُوں۔ ایک گھڑی جو دو ہفتہ میں ایک بار چابی لیتی ہے۔ فرض کیجیئے کہ ۲۰ دفعہ چابی کو گھمانا پڑتا ہے۔ اگر اسے روز روز چابی دی جائے تو ۱/۱۵ حصہ لیگی۔ یعنی کُل ۲۴ دفعہ گھما کر ہانفنے تک جا بیگا۔ اب یہ ایک تسلیم شُدہ امر ہے کہ

جماع میں جتنا زیادہ عرصہ لگے گا اُتنا ہی یہ صحت کی نشانی ہے اور اُتنا ہی اس میں زیادہ لطف آتا ہے۔ اور جتنا کم عرصہ لگے اُتنا ہی کم لطف آتا ہے۔ بیوی کے پاس بھی روز روز جانے سے جماع میں کم عرصہ لگیگا اور لطف کم آئیگا۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں پندرھویں دن صحیح لطف آئیگا۔ وہاں صحت بھی آپ کی پندرہ گُنا زیادہ رہے گی اور دُنیا جہان کے دیگر کام کرنے کے واسطے بھی پندرہ گُنا زیادہ طاقت ہو گی۔ جتنے زیادہ عرصہ بعد بیوی کو ملو گے اُتنا ہی زیادہ مُفید ہے۔ عورتیں بار بار کی مُلاقات سے کبھی خوش نہیں ہوتیں۔ ایک بار تسلّی بخش مجامعت ہو جائے تو آپ دیکھیں گے کہ بہت عرصہ تک اس کے قوے اکو تسکین رہتی ہے ؎

ہر کسی کو خواہ مرد ہو خواہ عورت خوراک اُس وقت کھانی چاہیئے جبکہ اُن کو بھوک لگی ہو تب وُہ بڑی چاہ سے کھائیں گے۔ بغیر بھوک کے اُن کو زبردستی کھلاؤ گے تو اُن کو بدہضمی ہو جائے گی۔ زیادہ کھلاؤ گے تو بیمار ہو جائیں گے۔ یہی اصُول جماع پر حاوی ہے ؎

کوئل اُسی وقت بولتی ہے جب آم پہ بُور آتا ہے۔ اِسی طرح بیوی سے بھی اگر بیوقت چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے تو واجب وقت پہ خود بخود اس میں خواہش پیدا ہو جائیگی اور اس وقت کا ملاپ بُہت میٹھا ہو گا ؎

دُوسرا سُنہری اصُول

گھڑی کسی غیر کے ہاتھ میں نہ دینی چاہیئے
زمانہ خود غرضی کا ہے ہر کوئی اپنے

فائدے کو دیکھنا ہے آپ کو اگر دوڑنا پڑے تو آپ اپنی گھڑی کے خیال سے کہ کہیں اسے جھٹکا نہ لگ جائے دوڑنے سے رک جائینگے یا لاچاری کی حالت میں جیب پر ہاتھ رکھ لیں گے تا کہ نہ یہ گر پڑے اور نہ جھٹکا لگے۔ غیر شخص کو کیا پڑی ہے کہ وہ اتنی احتیاط کرے۔ یہ آپ کی غلطی ہے اگر آپ کسی بھی مصلحت سے اپنی گھڑی کسی غیر کو دیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی غلطی کرتے ہیں جو اپنی عورتوں کو دوسروں کے پاس زیادہ آنے جانے دیتے ہیں۔ "اجی! یہ میرا دوست ہے۔ میں اس سے یہ امید نہیں رکھتا کہ میری عورت کی طرف بری نظر سے دیکھے۔ یہ میرا پرانا نوکر ہے اور یہ میرا کرایہ دار ہے۔ یہ میرے دفتر کا کلرک ہے اور یہ میرا ہم جماعت ہے۔ یہ میری عورت کو بہن جی۔ بہن جی کہہ کر پکارتا ہے"۔ یہ سب باتیں ٹھیک ہیں مگر پھر بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کی نئی بیاہی ہوئی بھولی بھالی بیوی آپ کی غیر حاضری میں ان کے ہاں آنا جانا رکھے۔ آپ کہیں گے "اعتبار بھی کوئی چیز ہے۔ بغیر اعتبار کرنے کے زندگی مشکل ہو جائے گی"۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں مگر میں کس طرح آپ کی ہاں میں سولہ آنہ ہاں ملاؤں جبکہ میں کم از کم ایک سوا ایسے کیس جانتا ہوں کہ اس آزادی کے سبب بدعملی واقع ہوئی بعض کرائے دار استاد اور نوکر آقاؤں کی نوجوان بہو بیٹیوں کے ساتھ ...... پائے گئے۔ ایسے کیس بمشکل فی لاکھ چاہے دو بھی ہوں مگر پھر بھی ہیں تو جو نوعمر عورتیں بڑے شہروں میں اکیلے بازار میں گھومتی ہیں اور ریشم مخمل وغیرہ کی خریداری

کرتی پھرتی ہیں ان کے ساتھ غنڈے کیا مذاق کرتے ہیں وہ بارہا لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ؛

فی زمانہ مردوں سے بہت کم اُمید رکھی جاتی ہے کہ سوائے اپنی نزدیکی متعلقین کے کسی غیر عورت کو صدقدلی سے ماں بہن یا لڑکی کے برابر سمجھیں۔ اخباروں میں اغوا اور عصمت دری کے حالات آپ پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ مَیں نہیں کہتا کہ لوگ عورت کو دوسُروں کے ساتھ زیادہ ملنے جُلنے سے اس واسطے منع کریں کہ ان کی عورت قابلِ اعتبار نہیں۔ سچ مانئے عورتیں اپنی عزّت اور عصمت کو بہت عزیز رکھتی ہیں۔ اُن کی طرف سے کبھی بُرے رستے میں پہل نہ ہو گی تاہم غیر مرد کے ساتھ عورت کو بے تکلّف ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ مرد ہے دریا اور عورت ہے دریا کا کنارہ جس طرح دریا کی لہریں کچے کنارے سے ٹکراتے ٹکراتے اُس کو آخر گرا دیتی ہیں۔ اس طرح غیر مرد یا حرامزادی دلالہ کے مسلسل اشاروں سے بھولی بھالی عورتیں کئی بار گر جاتی ہیں۔ اسواسطے اپنا گھر کُنڈی تالہ سے مضبوط رکھو تو دوسُروں کو چوری کا خیال ہی نہ آئیگا۔ جو لوگ صُبح سے شام تک دفتروں میں رہتے ہیں یا دُکان پر رہتے ہیں بلکہ روٹی بھی دُکان پر منگاتے ہیں ان کو نگرانی رکھنی چاہیئے اور اُنہیں کبھی کبھی دوپہر کو گھر آکر دیکھنا چاہیئے کہ بیوی کے ہمنشیں کون ہیں۔ جب ہر طرح تسلّی ہو جائے تو پھر چنداں ضرورت نہ ہو گی۔ مکمل اعتبار کرو مگر ہوشیار رہنا ناجائز نہیں ؛

تیسرا سنہری اصول

بہت سے کنبوں کا سکھ خاوند کی نامناسب چھیڑ چھاڑ سے نشٹ ہو گیا۔ تم نے یہ کیوں کیا؟ تم نے یہ کیوں نہ کیا؟ تم نے ایسا کیوں پکایا؟ تم نے ایسا کیوں نہ پکایا؟ تم نے مجھے یہ جواب کیوں دیا؟ تم نے فلاں کو یہ بات کیوں بتائی؟ تمہاری یہ بیوقوفی تمہاری وہ بیوقوفی۔ تمہاری ماں ایسی۔ تمہارا باپ ایسا۔ اس طرح کی روز روز کی نکتہ چینی اور چھیڑ چھاڑ بیوی کی محبّت کو نفرت میں بدل دیتی ہے۔ بچو اس بھول سے +

چوتھا سنہری اصول

گھڑی کو چین لگائے رکھیں تاکہ قابو میں رہے۔ اُسے کھلے طور پر جیب میں نہ رکھیں۔ ورنہ کسی دن اُچھل پڑے گی۔ اسی طرح عورت کو قابو میں رکھیں۔ ہر ایک گھر ایک چھوٹی سی گورنمنٹ ہے کوئی گورنمنٹ نہیں چل سکتی جب تک کہ ایک آدمی سردار نہ ہو۔ مرد راجہ اور بیوی اس کا وزیر ہے۔ اُس گورنمنٹ یا ریاست میں بدنظمی پھیل جاتی ہے جس کا کوئی راجہ نہ ہو یا راجہ تو ہو مگر وزیر کے ماتحت ہو۔ اس واسطے لازم ہے اور خاوند بیوی دونوں کی بہتری اسی میں ہے کہ بیوی خاوند کے ماتحت ہو کر رہے میرے ایک پڑوسی کی بیوی سرکش تھی۔ روپے پیسے کے خرچ میں مرد کا اختیار نہیں تھا۔ خاوند نے ایک قسم کی دُکان کھولنی چاہی۔ عورت نے کہا مجھے یہ کام اچھا نہیں لگتا۔ میں تو اس کام میں روپیہ نہ لگانے دُونگی۔ فلاں قسم

کی دُکان کھولو تو اجازت دے سکتی ہُوں۔ ورنہ روپیہ پیسہ کچھ نہیں ملتا۔ جاؤ ڈنڈے بجاؤ۔ خاوند اپنے چچازاد بھائی کی شادی میں شامل ہونا چاہتا تھا۔ بیوی کی اُدھر اَن بن تھی۔ خاوند کو شمولیت سے منع کیا خاوند نے اصرار کیا تو رات کو بیوی صاحبہ نے اس کی جیب سے تمام روپے پیسے نکال لئے اور تمام اچھے کپڑے صندوق میں رکھ کر تالا لگا دیا۔ سویرے اُٹھ کر بے چارہ بہت چیختا چلاتا رہا مگر بیوی نے ایک نہ مانی۔ آخر کسی دوست سے کپڑے اور روپے لے کر شامل شادی ہُوا۔ واپس آیا تو بیوی بولتی نہیں۔ ایک دن مجھ سے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تو مجھے بہت رنج ہُوا۔ مگر سرکار کہتے ہیں" بابا یہ میری محبت ہی ہے جس کی وجہ سے بیوی مجھے جس حال میں چاہے رکھے میں ہر طرح خوش ہُوں۔" آگ لگے ایسی محبّت کو۔ ایسی محبّت تو خاوند اور بیوی دونوں کو تباہ کر دے گی۔ یہ جھُوٹی آزادی ہے۔ ہندو شاستر میں کہا ہے کہ عورت ذات بچپن میں ماں باپ کے بس میں رہے۔ جوانی میں خاوند کے بس میں اور بڑھاپے میں اپنے بچّوں کے آسرے رہے عورت کبھی بھی کسی حالت میں بغیر آسرے کے رہنے کی مُستحق نہیں۔ یہ غلامی کی تعلیم نہیں۔ ماں باپ خاوند اور بچّے اپنی اپنی جگہ پر اُسے محبّت سے رکھیں۔ بغیر سہارا جس طرح بیلیں نہیں رہ سکتی ہیں اسی طرح عورت بھی بغیر سہارے کے آزاد نہیں رہنی چاہیئے۔ ورنہ بہت سی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اسی واسطے جہاں بیل کو سہارا اور گھڑی کو چین کی ضرورت ہے بیوی کو خاوند کے ماتحت رکھنے کی ضرورت

ہے۔ اس کو من مانی کرنے کا موقعہ کبھی نہ دینا چاہیئے۔ ورنہ یہ گھر کی گورمنٹ خوش اسلوبی سے چل نہیں سکتی۔ جیسے وزیر اگر بادشاہ کے تابع نہ ہو۔
یقیناً اگر عورت کے ساتھ محبّت کا سلوک کیا جائے تو خاوند کی تابعداری میں ہی وہ اپنا راج بھاگ سمجھتی ہے۔

پانچواں سُنہری اصُول

گھڑی کو بہت تیز یا بہت سست نہ ہونے دیا جائے۔ (الف)

عورتوں کو بھی گھڑی کی طرح تیز ہونے سے روکا جائے۔ عورتیں عموماً تیزی پسند ہوتی ہیں۔ انہیں تیز چٹنیاں اور مصالحہ دار کھانے مرغوب ہوتے ہیں۔ کوئی خونچہ فروش گلی میں آکر آواز دے "بھلّے۔ پکوڑے۔ چٹنیاں۔ کھٹائیاں۔ گول گپّے۔ املی کے سودے"۔ بس چاروں طرف سے نوجوان عورتیں اپنی اپنی کھڑکیاں کھول کر آواز دینے لگتی ہیں "دے جانا"۔ "دے جائیں"۔ تیز شوخ بھڑکیلے کپڑے اور ہار سنگار کی وہ مشتاق ہوتی ہیں۔ کریم پوڈر۔ لیس۔ فیتہ۔ سلیپر۔ بوٹ فینسی گڈس۔ سلک اور ریشم کی دکانوں پر عورتوں کی بھیڑ رہتی ہے۔ کیونکہ وہاں اُن کو تیزی چمک اور دمک کا کافی سامان ملتا ہے۔ بولنے میں تیزی۔ سہیلیاں بنانے میں تیزی۔ دُشمنی کرنے میں تیزی۔ غرضیکہ تیزی اور جلد بازی کی، تو وہ ہمیشہ ہی شرمندۂ احسان رہتی ہیں۔

عورتوں کو تیز اور چٹپٹے کھانے مت کھانے دو کیونکہ یہ شہوت کو بڑھاتے ہیں۔ تیز اور بھڑکیلے کپڑے دیکر انہیں ٹٹر فلائی **Butterfly**

اور خوبصورت گڑیا مت بناؤ۔ کیونکہ جو عورتیں ہار سنگار اور بناؤ ٹھناؤ میں لگی رہتی ہیں وُہ عشقباز ہو جاتی ہیں۔ دوسرے بنی ٹھنی عورتوں پر غیر مردوں کی بھی خاص نظر پڑتی ہے۔ غریب خاوندوں کی فیشن پسند عورتوں کو پھنسانا بھی آسان ہوتا ہے۔ اتنا ہار سنگار ضرور ہو کہ وُہ اپنے خاوندوں کا دل لُبھا سکیں۔ اِس سے زیادہ نہیں۔ مجھے کہنے کی اجازت دی جائے کہ خاوند جب بیوی کو ایسا زیور یا کپڑا پہنتا دیکھیں جو اُن کی اوقات اور حیثیت سے زیادہ ہو یا جس کے متعلق ثابت نہ ہو سکے کہ خاوند کی کمائی میں سے خریدا گیا ہے یا واقعی والدین یا کسی رشتہ دار نے دیا ہے تو مُحتاط ہو جانا چاہیئے۔ اِس کے علاوہ اپنی اوقات سے بڑھ کر کپڑا اگر مُفت کا بھی آیا ہُوا ہو تو سوائے شادی تیوہار وغیرہ کے نہیں پہننا چاہیئے ورنہ قیمتی کپڑے پہننے کی عادت پڑ جاتی ہے ؛

عورتیں بچوّں کی طرح دیکھا دیکھی اور دکھاوے کی خاطر کئی قسم کے گہنے کپڑے بنا لیتی ہیں اور خاوند کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو بیدردی سے ضائع کرتی ہیں۔ بعض عورتیں بولنے میں بڑی تیز ہوتی ہیں۔ اُن کی زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔ گلی محلہ آئے گئے سب سے جھگڑا لگا رہتا ہے اور کبھی کبھی خاوند کے حصّے میں بھی تیز ترش کلمے آجاتے ہیں۔ لہذا اس قسم کی تیزی پر بھی مردوں کو خاص نگاہ رکھنی چاہیئے ؛

(ب) سُست گھڑی اچھی نہیں سُست عورت بھی اچھی نہیں۔ آج کل کے خاوند بیویوں سے محبت کا اظہار اِس بات میں کرتے ہیں کہ انہیں

نوکر رکھ دیتے ہیں اور اُن سے سب کام چھُڑا دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تو سُست اور نکمّا رہنے سے اُن کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے جس کے واسطے چُورنوں کی ضرُورت رہتی ہے۔ اور چُورن بھی شہوت کو تیز کرتے ہیں۔ دُوسرے اُن کے جسم پر چربی بھی چڑھ جاتی ہے اور اُن کی آئیندہ زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ تیسرے جس کو اچھا کھانا اور پہننا ہو۔ ذرا بھر کام نہ ہو۔ روٹی پکانے کی فکر۔ نہ بچّے کے کپڑے دھونے کا غم۔ نہ چکّی کی محنت نہ پانی کی محتاجی۔ وُہ کرے تو کیا کرے؟ اور جو اتنی طاقتور خوراک کھاتی ہے وُہ اپنی طاقت کو کدھر خرچ کرے۔ بھلا جس کو گھر کے دھندوں کی بابت کچھُ نہیں سوچنا پڑتا وُہ سوچے تو کیا سوچے؟ سُنئیے! اس کے واسطے زیادہ تر ایک ہی کام ہے یعنی خاوند سے عشق و محبّت۔ اس کی سوچ زیادہ تر عشق و محبّت کے دائرہ میں محدُود ہوتی ہے۔ اُس کا دل زیادہ تر پریم کا پُجاری بنا رہتا ہے۔ اس کی طاقت زیادہ تر عشق و محبّت اور خود نمائی کی تکمیل میں خرچ ہوتی ہے۔ اتنی انتہا بھی اچھی نہیں سمجھے؟

اِس واسطے چاہیئے کہ عورت کو اس قدر کام ضرُور دیا جائے کہ وُہ سُست نہ ہونے پائے۔ پچاس سو سال پہلے جن بیواؤں کا پھر بیاہ نہیں کرایا جاتا تھا یا جن لڑکیوں کا بیاہ بالغ ہو جانے پر بھی کئی وجُوہات سے نہیں ہو سکتا تھا یا جن کا خاوند پردیس گیا ہوتا تھا۔ ان کو گھر والے اتنا کام دیتے تھے کہ انہیں اپنے کام کے سوا اور کچھُ سوچنے یا کرنے کا موقعہ ہی نہ ملتا تھا وُہ رات کو کام سے ایسی چُور ہو کر سوتی تھیں کہ اُنہیں

پھر جہان دُنیا کی خبر ہی نہیں رہتی تھی ۔ اُن کی صحت اچھی رہتی تھی اور فضولیات سے بچی رہتی تھیں ۔ پس گھڑی اور عورت دونوں کو سُست نہ ہونے دیا جائے ؛

مجھے یقین ہے کہ اگر یہ پانچ سُنہری اصُول خاوند صاحبان ذہن نشین کر لیں تو میاں بیوی دونوں بہت خوش رہ سکتے ہیں ؛

چھٹا سُنہری اصُول

پہلی دو ایڈیشنوں کے مُطالعہ کے بعد پبلک کی طرف سے تین چٹھیاں مجھے آئیں جن میں درج تھا "ہدایت نامہ خاوند کی تعلیم بہت بیش قیمت ہے مگر پانچ سُنہری اصُولوں کے مضمون میں عورت کی آزادی پر بہت پابندی لگا دی گئی ہے "۔ اس واسطے تیسرے ایڈیشن میں مجھے "چھٹا سُنہری اصُول" ایزاد کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ میں عورت کو بھی یہی حق دینا چاہتا ہوں کہ وہ خاوند کو بے باک نہ ہونے دے اپنی اور خاوند کی سلامتی کے واسطے محبت اور پیار کے طریقوں سے ایک ایک مذکورہ بالا سُنہری اصُول کے مُطابق :-

(۱) خاوند کو زیادتی جماع سے روکے ؛

(۲) غیر عورتوں کی سنگت میں زیادہ آنے جانے سے اُسے منع کرے ۔ دن کو یا رات کو وقت بیوقت اُس کے غیر حاضر ہونے پر کڑی نگرانی رکھے ؛

(۳) بداخلاقی سے اُسے بچائے ؛

(۴) خاوند کے ماتحت رہ کر فرمانبرداری کرتی ہوئی اور گستاخی سے پیش نہ آتی ہوئی ہمیشہ نیک مشورہ دیتی ہوئی اپنی گرہست کی زندگی میں راجہ کی وزیر بن کر رہے ؛

(۵) اُسے چٹورا۔ فضول خرچ۔ زبان دراز۔ سست نکھٹو اور اس قسم کی تیز یا سست بدعادات سے بچانے کے لئے پوری عقلمندی سے کام لے +
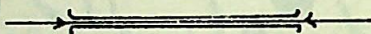
ساتواں بیان

شادی کو کامیاب بنانے کیلئے چند پند سودمند

(۱) شادی کے معنی ہیں خوشی محبّت کی چاشنی کے بغیر خوشی کہاں؟ خاوند اور بیوی کے رشتے کا استحکام سچّی محبّت میں مضمر ہے اور اس کا انحصار اپنے اپنے فرائض کی تکمیل پر ہے۔ پس اپنے اپنے فرائض بدرجۂ احسن ادا کر کے دائمی محبّت کی بنیاد کو مضبوط کریں (ہدایت نامہ بیوی میں ۱۸ صفحے خاوند اور بیوی کی محبّت کے جملہ پہلوؤں پر بحث میں صرف کر دئے ہیں مفصّل وہاں سے مطالعہ فرمائیں۔)

(۲) شادی کے بعد خاوند اپنی ہستی بیوی سے الگ نہ سمجھے۔ اُس کی خوشی میں اپنی خوشی اور اُس کے رنج میں اپنا رنج سمجھے۔ جن باتوں یا جن چیزوں سے وہ خوش ہوتی ہے اگر خاوند اُنہیں اچھا نہیں سمجھتا تو بیوی کی اصلاح کرنا ایک بُردبار۔ سمجھدار اور نیک خاوند کا پہلا فرض ہے۔ اگر وہ معمولی معمولی بات سے رنج مناتی ہے تو اُسے راہِ راست پر لانا بھی خاوند کا فرض ہے۔ تھوڑی سی کوشش سے اصلاح شدہ بیوی باقی تمام عمر راحت کا باعث ہوا کرے گی ؛

(۳) عورت کو وقتاً فوقتاً اپنی محبّت جتاتے رہنا چاہیئے۔ یہ خیال کر لینا کہ اس پر آپ کی محبّت روشن ہے یہ دُرست نہیں۔ عورت پوتوں اور دوہتوں والی ہو کر بھی چاہتی ہے کہ اُس کا خاوند اُسے پیار کرے۔ اس واسطے اس کا حق اسے دینے میں غفلت نہ کرو ؛

(۴) جو خاوند اپنے کاموں میں اتنے مصرُوف رہتے ہیں کہ بیوی سے بات چیت کرنے کے لئے تھوڑا سا بھی وقت نہیں نکالتے اُنکی بیویاں اکثر یہ کہنے پر مجبُور ہوتی ہیں کہ "آگ لگے اس دولت کو مجھے ایک فقیر خاوند اچھا تھا۔ ہم جو کچھ مانگ کر لاتے۔ اکٹھے مِل بیٹھ کر کھاتے اور دُکھ سُکھ کا حال بانٹتے"۔ اپنی بیوی کو ایسی بات کہنے کا موقعہ نہ دو ؛

(۵) محض دولت کمانے میں ہی نہ لگے رہو۔ دولت جسم کو ہی آرام دے سکتی ہے۔ رُوح کی پیاس کو نہیں مٹا سکتی۔ دولت کو ہی منزلِ مقصود نہ بنالو۔ کچھ زندگی کا لُطف بھی اُٹھانا چاہیئے ؛

(۶) وقتاً فوقتاً بیوی کی خوبیوں کا اعتراف کرتے رہیں۔ اس سے وُہ خوش ہوگی۔ واضح رہے کہ اِن خوبیوں میں اُس کے حسُن کو پہلا درجہ حاصل ہونا چاہیئے۔ چاہے وُہ حسُن صبیح[۱] ہے یا ملیح[۲]۔
نئی پوشاک۔ نیا سنگار۔ اچھا بستر۔ لذیذ و مکلّف کھانا۔ کوئی خرچ کی گنجائش کی سبیل۔ کوئی آرام و عزّت بڑھانے کی صورت۔ کوئی نیک مشورہ سب تعریف کے مُستحق ہیں۔

(۷) جسم کو صاف اور خوبصورت رکھو! تمہیں خوبصورت دیکھ کر تمہاری عورت خوش ہوگی۔

(۸) عورتیں عام طور پر مُنہ سے کچھ نہیں بولتیں بلکہ خاص اشاروں سے محبّت اور نفسانیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اُن کی اُس گنگی زبان کے نہ سمجھنے سے گھر کا سُکھ بگڑ جاتا ہے۔

(۹) شہوت پرست مرد گھر کی زندگی کا لُطف نہیں اُٹھا سکتا۔ اعتدال پسند مرد عورت کو اپنے مُطابق بنا لیتا ہے۔ عیّاش مرد ہمیشہ عورت کا غلام بنا رہتا ہے۔

(۱۰) عورت سب کچھ سہہ سکتی ہے مگر اپنے میکے کا گلہ نہیں برداشت کر سکتی۔ اس واسطے احتیاط لازم ہے۔

(۱۱) زندگی کا بیمہ کراؤ ؎

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سَو برس کا ہے کل کی خبر نہیں

[۱] گورا　[۲] سانولا کالا

ایسا نہ ہو کہ آپ کے بعد آپ کی بیوی دربدر محتاج پھرے ؏

مشہور بیمہ کرنے والی کمپنیاں حسب ذیل ہیں۔ ایک کارڈ لکھ کر مفصل حال منگوا لیں:-

(۱) بھارت بیمہ کمپنی لاہور (۲) لکشمی بیمہ کمپنی لاہور (۳) اورینٹل بیمہ کمپنی بمبئی (۴) سرسوتی انشورنس کمپنی لاہور (۵) کوآپریٹو بیمہ کمپنی لاہور (۶) سن لائف بیمہ کمپنی لاہور

(۱۲) بچوں کے سامنے اپنی عورت کو کوئی ایسی بات نہ کہو کہ اُن کی نظر میں ماں کی عزت کم ہو جائے ؏

(۱۳) گھر والوں کے لئے ہوّا مت بن جاؤ کہ جب وُہ تمہیں گھر آتا دیکھیں تو گھر میں سناٹا سا چھا جائے۔ بلکہ تمہارا گھر آنا اُنہیں نہال اور خوشی سے مالا مال کر دے ؏

(۱۴) عورت محبت کی بھوکی ہے دولت کی نہیں ؏

(۱۵) اپنا چال چلن نہایت اعلےٰ اور بے داغ رکھو۔ کسی غیر عورت کی طرف مت دیکھو۔ عورت محبت میں کسی غیر کا دخل کبھی برداشت نہیں کر سکتی ؏

(۱۶) کسی غیر عورت کے حسن کی تعریف اپنی بیوی کے سامنے مت کرو۔ بیوی کی رہبری کے لئے غیر عورت کے کسی دیگر وصف کی تعریف کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو اُس کے لئے احتیاط لازم ہے ؏

(۱۷) گھر کے تمام معاملات میں بیوی کی رائے کو وقعت دینی چاہیئے گھر میں حاکموں کے سے احکام نہیں چلا کرتے۔ گھر میں محبت کا راج ہوتا

ہے۔ محبت سے کام نہیں لوگے تو سُکھ کی نیند سونا بھی نہیں ملے گا ۔

(۱۸) بہت سے کام محبّت اور صبر سے ٹھیک ہو جاتے ہیں ۔

(۱۹) عورت سے کوئی بات منانی ہو تو دلیل سے کام نہ چلیگا۔ اس پر جذبات کا ہی اثر ہوتا ہے ۔

(۲۰) جو بات عورت اور طرح نہیں منوا سکتی وُہ رو کر منوا لیتی ہے ۔

(۲۱) رونا اور ہنسنا عورت کے دو ہتھیار ہیں ۔

(۲۲) بیوی کا غصّہ دُور کرنا ہو تو اسے سینہ سے لگا لو۔ آپ کی طرف سے پیار و محبت کا اظہار اس کے غم و غصّے کے لئے مرہم کا کام دے گا۔ دراصل بیوی کی ناراضگی ہی عام طور پر اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ وُہ سمجھتی ہے کہ خاوند میرے جذبات کی قدر نہیں کرتا ۔

(۲۳) کئی لوگ کہتے ہیں "میں تو بیاہ کر کے مُشکل میں پھنس گیا ہُوں" یہ بات غلط ہے۔ یاد رہے کہ اگر بیوی بچّے نہ ہوتے تو کس قدر خوشی اور لُطف سے محرُوم رہتے۔ اعتدال اور صحت کے اصُولوں پر چلنے والے نیز اپنی آمدنی کے اندر اندر خرچ کرنے والے کبھی دُکھی نہیں ہوتے ۔

(۲۴) عورت کیلئے کُھلی ہوا میں پھرنے اور ورزش کا ضرور انتظام ہو ۔

(۲۵) عورت کو اخلاقی۔ رُوحانی۔ مذہبی۔ مجلسی۔ ادبی وغیرہ اچھی کتابیں اور اخبار لا کر دو تاکہ اس کے خیالات وسیع ہوں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ وُہ ہر وقت پڑھتی رہے اور گھر کے کام سے غافل ہو جائے۔ ناول کبھی بھی اس کے ہاتھ میں نہ دو۔ یہ بیشتر زینت ضائع کرتے ہیں ۔

(۲۶) انا ملائی یونیورسٹی کی سوشل ریفارم کلب کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہری نواس شاستری وائیس چانسلر انا ملائی یونیورسٹی نے کہا کہ ہم نے عورتوں کے ساتھ کبھی معقول انسانوں کا سا سلوک نہیں کیا۔ اس میں شک نہیں کہ ہم انہیں زیوروں سے لاد دیتے ہیں اور کئی اور طریقوں سے انہیں خوش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ بالکل جاہل ہوں اور معمولی مسائل کو بھی حل نہ کر سکیں تو ہم بہت اہمیت کے سوالات کا حل انہیں سونپ دیتے ہیں۔ مثلاً اپنی لڑکیوں کے لئے دولھوں کے انتخاب کا معاملہ ہم ان کے سپرد کر دیتے ہیں ہم انہیں گھر کی چار دیواری کے اندر بند رکھتے ہیں اور اس کے باوجود اپنے بچوں کی آئندہ زندگی کی باگ ڈور ان کے سپرد کر دیتے ہیں مجھے ایسا کرنے کی شکایت نہیں بشرطیکہ آپ عورتوں کو ان باتوں کے متعلق تمام ضروری تعلیم دیں۔ انہیں جاہل رکھنا۔ انہیں دنیا سے ناواقف رکھنا اور اس کے باوجود اہم معاملات کا تصفیہ ان کے سپرد کرنا دانشمندی نہیں۔

(۲۷) کتے پالنے کا شوق کبھی پیدا نہ کرو۔ ہو سکے تو گائے رکھو۔

(۲۸) اگر آپ کی بیوی خوبصورتی میں زمانہ بھر کی عورتوں کو مات نہیں کرتی تو رنج مت کرو۔ خوبصورتی چار دن کی چیز ہے۔ سیرت کی قدر کرنی چاہیئے اگر آپ کی بیوی آپ سے محبت کرتی ہے اور آپ کو خوش کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتی تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہتے ہو۔

(۲۹) عورتیں عام طور پر سب سے اچھا کھانا خاوند کو کھلاتی ہیں اور خود

رُوکھی باسی روٹی سے پیٹ بھرتی ہیں۔ خاوند کو یہ نُقص دُور کرنا چاہیئے۔ دونوں کی بہتری اسی میں ہے کہ عورت کو اچھی اور طاقتور خوراک ملے ؎

(۳۰) بیوی کی چھوٹی چھوٹی کمزوریوں پر غصہ مت ہو۔ کیا آپ میں کوئی نُقص یا کمی نہیں ؟

(۳۱) ہر وقت تیوڑی مت چڑھائے رکھو۔ ورنہ بیوی یہی سوچتی رہے گی کہ مجھ سے ناراض رہتے ہیں۔ اِس طرح گھر کا لُطف مارا جاتا ہے۔ اگر بیوی کی بات آپ کے حسب منشا نہیں تو اُسے تعلیم دو کہ آپ کس بات سے خوش ہوتے ہیں یا اُس سے کیا کیا توقع رکھتے ہیں ؎

(۳۲) بیوی کی طبیعت کا اچھی طرح مطالعہ کرو۔ اُس کے جذبات، رجحانات۔ فطرت اور عادات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ جو باتیں اچھی ہیں وُہ اپنے اندر بھی پیدا کرو۔ جو اُس میں بُری ہیں اُن کو دُور کرنے کے لئے کوئی پیارا سا طریقہ نکالو۔ نکتہ چینی سے نقص دُور نہیں ہوا کرتے ؎

(۳۳) اپنے بچوں کو گود میں لینے میں۔ اُن کی باقاعدہ پرورش کرنے میں اور اُن کو پڑھانے میں اپنے ماں باپ کے سامنے شرم مت کرو۔ اگر ایسے ہی شرم حضور تھے تو اُنہیں پیدا ہی کیوں کیا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ شرم شرم میں اپنے فرض کی ادائیگی سے آپ قاصر رہیں۔ جب بچہ پیدا کرنے میں شرم نہیں کی تو اُس کو گود میں اُٹھانے میں بھی شرم نہ کرو۔ بے شک ایسا بھی نہ ہو کہ دایہ یا نرس ہی بن جاؤ ؎

(۳۴) قرض سے بچو۔ یہ گھر کا بہت سا سکھ چھین لیتا ہے ؎

(۳۵) اپنی تمام آمدنی مت خرچ کرو۔ کچھ بیماری بے روزگاری کیلئے بھی رکھو۔ کچھ بڑھاپے اور ناگہانی دُکھ سُکھ کے لئے بھی بچاؤ۔

(۳۶) دکھاوے کی باتوں پر یا چند دن کی واہ واہ کی خاطر اپنی ہمّت سے زیادہ روپیہ بیاہ شادی یا گھر کے ساز وسامان پر خرچ مت کرو۔

(۳۷) اپنے بچّوں اور پوتوں کے لئے اپنا پیٹ کاٹ کر دھن مت اکٹھا کرو۔ انہیں اچھی تعلیم دو۔ آگے وُہ اپنا راستہ آپ ہی بنا لیں گے۔

(۳۸) باہر والوں کے سامنے اپنے گھر کے راز مت ظاہر کرو۔ خاوند اور بیوی کا جھگڑا کوئی تیسرا شخص نہیں مِٹا سکتا۔ آپ کی ساس یا ماں بھی اس میں دخل نہ دے۔ آپ خود ہی معاملے کو سُلجھاؤ۔ اگر محبت سے کام نہیں نکلتا تو چند دن کا بائیکاٹ عورت کا دل نرم کر دیگا۔ شاذ و نادر تھپڑ کی دھمکی دینی پڑتی ہے۔ کیونکہ کئی بار لاتوں کے بھُوت باتوں سے نہیں مانتے (ایک صاحب تھپّڑ کا لفظ پڑھ کر بہت ناراض ہوئے ہیں۔ مگر مَیں کب کہتا ہوں کہ شریف سمجھدار اور فرمانبردار بیوی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاوے۔ جو اس سلوک کی مستحق ہو اُس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے۔ سب کے ساتھ نہیں)۔

(۳۹) چار باتیں جن پر عمل کرنے سے میاں بیوی ہمیشہ آپس میں خوش رہتے ہیں۔ ذیل میں درج ہیں:-

(الف) آپس میں سچی محبّت ہو (ب) ایک دوسرے پر اعتبار۔
(ج) ایک دوسرے کی طبیعت کا بخوبی مطالعہ کر کے اس کے مطابق

عمل کرنا ؏ (د) چشم پوشی اور مُعافی میاں بیوی کی محبّت میں مٹھاس پیدا کر دیتے ہیں ؏

(۴۰) نہ بہُت نرم ہو جاؤ کہ تُم کو بیوی ایسا سمجھے جیسے ایک ربڑ کا گیند۔ نہ ایسے سخت مزاج کہ تمہاری سختیاں بیوی کے خرمنِ محبّت کو جلا دیں ؏

(۴۱) لائق ترین خاوند وُہ ہے جو اپنی ماں اور اپنی بیوی کو اپنی اپنی جگہ پر راضی رکھے۔ آج کل ساس اور بہُو کے جھگڑے گھر گھر میں سُنے جاتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ مرد کبھی بیوی کی خاطر ماں کو گھر سے نکال رہا ہے۔ اور کبھی ماں کی خاطر بیوی کی ہڈی پسلی توڑ رہا ہے۔ لائق خاوند کے گھر میں ایسی باتیں دیکھنے میں نہیں آنی چاہیئیں۔ اس طرف خاص توجّہ دینی چاہیئے۔ ماں کا حق ماں کو دو۔ بیوی کا حق بیوی کو دو ؏

(۴۲) گھر کا حساب کتاب باقاعدہ رکھنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے اکثر دیکھا گیا ہے کہ انسان کئی قسم کی فضول خرچیوں سے باز آجاتا ہے اور تھوڑے خرچ میں زیادہ آرام و آسائش حاصل کرنے کی صُورتیں پیدا کر لیتا ہے ؏

(۴۳) صُبح و شام خُدا کی عنایات کا شُکریہ ادا کرو۔ اور آئندہ کی بہتری کے لئے دُعا اور پرارتھنا کرو۔ لیکن بھُول نہ جاؤ۔ کہ دعا اور پرارتھنا صرف اُسی کی سنی جاتی ہے جس کے اعمال نیک ہوں۔

خاوندِ ہوشیار باش

عورتیں آوارہ کیونکر ہو جاتی ہیں؟

(۱) پانچ سنہری اصول مندرجہ کتاب ہذا کے خلاف چلنے سے خصوصاً اصول نمبر ۲ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بیوی کو غیر مردوں کے ساتھ آزادانہ اُٹھنے بیٹھنے کی اجازت دینے سے عورتوں کو آوارہ ہونے کی ترغیب ملتی ہے ؀

(۲) پہننے اور کھانے کا چسکہ نیز ملنے ملانے کا چسکہ عورت کو آوارہ بنا دیتا ہے۔ خصوصاً جبکہ خاوند کی تھوڑی آمدنی اُس کے اُن چسکوں کی کفالت نہ کر سکے تو وُہ گمراہ ہو جاتی ہے۔ جو عورت اپنے خاوند کی مجبوریوں کا خیال نہیں کرتی۔ بلکہ ہر وقت "یہ کھا لوں وُہ پہن لوں" اس اُدھیڑبُن میں لگی رہتی ہے۔ وُہ اپنی عصمت کو داغ لگا دے تو اس میں شک ہی کیا ہو سکتا ہے ؀

(۳) بڑے شہروں کی بدمعاش دلالہ بہت جلدی ایسی عورتوں کو پہچان لیتی ہیں اور اپنے ناپاک ارادوں میں آسانی سے کامیاب ہو جاتی ہیں ؀

(۴) جب بلا وجہ عورت کا ہاتھ تنگ رکھا جائے اور اُس کی جائز ضروریات پُوری نہ کی جائیں تو وُہ ناجائز طریقے استعمال کرتی ہے ؂

(۵) جن عورتوں پر مرد ہر وقت سختی اور تشدّد کرتے رہتے ہیں وُہ دوُسری جگہ مہر و محبّت کی تلاش میں جا نکلتی ہیں ؂

(۶) جب ساس سُسر۔ نند جیٹھانی وغیرہ کی صریح زیادتیوں سے بیوی کی حفاظت نہیں کی جاتی تو اُسے خاوند سے نفرت ہو جاتی ہے اور وُہ آوارہ ہو جاتی ہے ؂

(۷) جب عورت دیکھتی ہے کہ باوجود اتنا کہنے سُننے کے خاوند غیر عورتوں کی طرف متوجّہ ہونے سے باز نہیں آتا۔ تو اُس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے۔ تب وُہ کہتی ہے ؎

تُو ہے ہرجائی تو اپنا بھی یہی طور سہی
تُو نہیں اور سہی۔ اور نہیں اور سہی

(۸) گلی محلّے میں بد چلن عورتیں چھُپی نہیں رہتیں۔ ایسی عورتوں کے ساتھ بیوی کو اُٹھنے بیٹھنے نہ دیں۔ صحبت کا رنگ کِس پر نہیں چڑھتا خصوُصاً جبکہ نقل کرنا اِنسان کی فطرت میں ہے اور گُناہ کا راستہ بظاہر بہت خوشنما ہے۔ جب ایک مہربان پڑوسن رہنمائی کرنے والی ہو تو یہ اور بھی زیادہ رنگیلا اور دلکش جان پڑتا ہے۔ ایسی عورتیں پہلے کوئی سبزی میوہ وغیرہ بھیج دیتی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ تعلق بڑھا لیتی ہیں۔ اور سارے محلّے کو اپنے جیسا بنا لینے میں ایک خاص تسکین محسوس کرتی

ہیں۔ پس محتاط رہنا واجب ہے۔

(۹) بالغ کنواری لڑکیوں کو گمراہ کرنے میں بدچلن عورتیں اپنی خاص فتح سمجھتی ہیں۔ اگر کسی ایسے بدنام محلہ میں رہائش کا سوال درپیش ہو تو اونچ نیچ سب دیکھ لینا چاہیئے۔ والدین تو معاف کیجئے اندھے ہوتے ہیں کیونکہ جو لڑکی اُن کے ہاتھوں میں نہایت معصومی کی حالت سے بلوغت کو پہنچی ہے اُس کے متعلق اُن کے دل میں ایسا ناپاک شک پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور وہ بہت حد تک حق بجانب ہوتے ہیں۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات بدمعاش عورتیں اُن کے گھر ڈاکہ ڈال ہی دیتی ہیں ایسی لڑکیاں بیاہی جاکر بیشتر آوارہ ہو جاتی ہیں۔

(۱۰) بعض گھرانوں میں مکلاوہ یا گونا کی رسم ہے جو کہ قابلِ ترمیم ہے۔ بالغ لڑکی کا گونا ایک ماہ کے اندر اندر ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ شادی شدہ لڑکی کی نگرانی والدین چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ لڑکی کے دماغ میں شادی اور شادی کے مراحل گھر کر جاتے ہیں۔ اس کی عصمت کی کشتی بدی کے ہلکے سے جھونکے سے ڈگمگا سکتی ہے۔ شادی کی رسم ادا ہونے کے بعد جلد از جلد والدین کے گھر سے بالغ لڑکی کو وداع کر دینا چاہیئے۔

(۱۱) جو مرد صبح سویرے کام پر چلے جاتے ہیں اور بہت دیر بعد گھر آتے ہیں خصوصاً کاروبار یا دفتر سے فارغ ہونے کے باوجود گھر پہنچنے کی بجائے یار دل دوستوں کے پاس وقت گذارنے کا شوق رکھتے ہیں اُن کی بیوی آوارہ ہو جائے تو عین ممکن ہے۔ اُسے ناممکن

بنانا خاوند کے اپنے اختیار میں ہے۔ہوش سے کام لے ؟

(۱۲) سرعت انزال اور نامردی میں مبتلا مرد کی بیوی آوارہ ہو سکتی ہے۔ان امراض سے چھٹکارہ پانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور تندرست ہونے تک نیک سلوک اور محبت کی دولت سے بیوی کو مالا مال رکھنا چاہیئے ؟

(۱۳) بوڑھے یا نابالغ مرد کی جوان بیوی آوارہ کیوں نہ ہو ؟

(۱۴) گھر میں جوان نوکر ماسٹر کرایہ دار اکثر پندرہ سے پچیس سال کی کنواری یا بیاہی ہوئی عورتوں کی تباہی کا باعث ہوا کرتے ہیں۔نگاہ رکھیں۔

(۱۵) سنیما بھی بہت سی عورتوں کی آوارگی کا باعث بنتے ہیں چونکہ سنیماؤں میں جتنی بھی محبت کا اظہار ہوتا ہے وہ اکثر ناجائز اور سوسائٹی کے قوانین کے خلاف ہوتا ہے۔اس واسطے عورتوں کو ان قوانین سے باہر جانے کی زبردست ترغیب ملتی ہے۔وہ جب موقع پاتی ہیں تو اس تعلیم کا استعمال کرتی ہیں اور آوارہ ہو جاتی ہیں۔صرف وہی آوارگی سے بچتی ہیں جن پر اس مضمون میں لکھے پندرہ نکات حاوی نہیں ہوتے ؟

(۱۶) رتی شاستر میں لکھا ہے "خاوند کے میلا رہنے سے۔بدصورت ہونے سے بوجہ شک کرتے رہنے سے غیر عورتوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے۔غریب ہو کر کھانے پینے کی شوقین یا فضول خرچ گھرانے کی عورت بیاہنے سے۔بوڑھا ہو کر جوان عورت بیاہنے سے اور رموز محبت سے بالکل ناآشنا ہونے سے کئی بار عورتیں خاوند کو چھوڑ دیتی ہیں ؟

آٹھواں بیان

مرد اور عورت کی قسمیں

حیوانات اور نباتات میں ہر ایک جاندار اور جنس کی الگ الگ قسمیں ہیں مثلاً ناگوری بیل۔ لوٹن کبوتر۔ تیلن گائے۔ تازی کُتا۔ کاغذی بادام۔ لنگڑہ آم وغیرہ وغیرہ نام ان کی صفات کی وجہ سے رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح مرد عورت اپنی اپنی عادات طبیعت جسمانی ڈیل ڈول۔ شرافت عصمت اور شہوت کی کمی بیشی وغیرہ کے لحاظ سے سب مختلف ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے دونوں کی چار چار قسمیں شاستروں میں بیان

کی گئی ہیں۔ ہر ایک کی الگ الگ پہچان ذیل میں لکھی جاتی ہے پہلی قسم کے مرد عورت بہترین ہیں۔ باقی درجہ بدرجہ کمتر ہیں :-

پہلی قسم کا مرد

ششک جسم موزوں اور تمام اعضاء قدرتی اور مناسب سانچے میں ڈھلے ہوئے۔ مستقل مزاج۔ عقلمند۔ خوبصورت ۔ رحمدل۔ سخی۔ بدی سے ہر وقت ڈرتے والا۔ اسکے بازو لمبے۔ آنکھیں مثل ہرن کے ہوتی ہیں۔ دانت الگ الگ مثل موتیوں کے۔ ماتھا چوڑا اُبھرا ہوا۔ جسم پر بال چھوٹے۔ جلد ملائم ہوتی ہے۔ ہونٹ۔ کان۔ ناک۔ باریک۔ یہ ہنس مُکھ ہوتا ہے اور ہر ایک سے محبت اور نرمی سے پیش آنا اپنا معمول سمجھتا ہے۔ چہرہ گول بیضوی خوشرنگ۔ ناخن سُرخ اور پنڈلیاں باریک ہوتی ہیں۔ ہمیشہ پاک وصاف سُتھرا رہنے کو پسند کرتا ہے۔ لباس بھی پاکیزہ رکھتا ہے۔ جماع کی طرف کم رغبت مگر بیوی سے دلی محبت کرتا ہے اور اس سے سچی محبت کا ہمیشہ طالب رہتا ہے۔ قول کا پکا اقرار کا سچا۔ سچائی کا دلدادہ۔ مذہبی کتب کے مطالعے کا شائق خود نیک ہونا اور دوسروں کو نیک ہونے کے لئے ہر وقت ہدایت کرنا اس کی عادت میں داخل ہے۔ یہ عموماً پدمنی کے لائق ہوتا ہے ؎

دُوسری قسمِ کا مرد

مِرگ یہ دُوسری قسم کا مرد ہوتا ہے۔ اس کا جسم مثل شش‌نک کے (اوّل قسم) حیثیت وموزوں ہوتا ہے۔ اِسکی دنیاداری کاروبار میں طبیعت بہت لگتی ہے۔ تند مزاج خیالات اور حوصلہ میں اوسط درجہ کا ہوتا ہے جسم بھی اس کا معمولی درجہ کا نہ پتلا نہ موٹا ہوتا ہے محنتی۔ دیانتدار۔ زندہ دِل اور خوش و خرّم رہتا ہے طبیعت کا چالاک۔ عورتوں کا شیدائی۔ پیشانی اندر کو جھکی ہوئی۔ چہرہ لمبوترہ ناک کے نتھنے قدرے موٹے اور کان بھرے ہوئے۔ آنکھیں سُرخی مائل جسم درمیانہ۔ بال سیاہ۔ بازو گول یہ اپنے آپ کو لائق اور عقلمند خیال کرتا ہے۔ تیز رفتار ہوتا ہے۔ ہر ایک کام کو پھرتی سے کرتا ہے۔ ناز و ادا کو پسند کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ خُدا کو ماننے والا اور گناہ سے پرہیز کرنے والا ہوتا ہے کِسی کا دل دُکھانا اچھا خیال نہیں کرتا ہے اسکو کُتب بینی کا شوق بھی ہوتا ہے۔ یہ عموماً چترنی عورت کے لائق ہوتا ہے ؛

تیسری قسمِ کا مرد

بِرشب یہ تیسری قسم کا مرد ہے متناسب اعضاء رکھتا ہے۔ سمجھدار۔

شہوت پسند۔ محنتی اور ہوشیار ہوتا ہے۔ زبان لمبی اور پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں۔ بال بچے زیادہ پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے جسم سے سُپاری کی خوشبو آتی ہے جسم موٹا ہوتا ہے۔ پیشانی اندر کی طرف جھکی ہوئی مگر آنکھیں متوسط درجہ کی ہوتی ہیں۔ سر بڑا دانت ملے جُلے سینہ فراخ ہوتا ہے۔ گو شہوت پسند ہوتا ہے مگر انزال جلدی ہو جاتا ہے۔

کھانے پینے اور عیش وغیرہ کا زیادہ خواہشمند ہوتا ہے۔ خواہ کپڑا تن پر بھی نہ ہو۔

آواز اُونچی۔ رفتار متوسط عشقیہ غزلیات و قصے پڑھنے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اچھوں سے اچھا۔ دُشمن کا ظاہراً تو بڑا دوست بنا رہتا ہے مگر باطن سے اپنا مطلب نکالتا ہے۔ نیز اپنے دوستوں۔ رقیبوں۔ رشتہ داروں اور خاص کر عورتوں سے تو بڑا بدظن رہتا ہے جلسۂ عیش و مُسرت میں مست رہتا ہے۔

چوتھی قسم کا مرد

اشو یہ سب سے ادنٰے درجہ پر شمار کیا جاتا ہے۔ بدمزاج محنت کش خودپسند تنگ پیشانی چھوٹا سر موٹی ناک۔ باریک ہونٹ۔ رنگ سانولا۔ طوطا چشم مطلب پرست۔ کرخت آواز۔ ظاہرداری میں محبت

رکھنے والا۔ رحم اور انسانیت کا بڑا بھاری دشمن۔ ضدی۔ آنکھیں میلی۔ دھوکے اور فریب کا پتلا۔ ہر وقت عورت کا طالب رہتا ہے۔

دھرم کے اصولوں سے بے بہرہ اور ایمانداری سے دور بھاگنے والا ہوتا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر قسم کھانے والا۔ بیوی بچہ ہر ایک کو باتوں ہی باتوں میں خوش رکھنے والا۔ اوّل درجہ کا جھوٹا آدمی ہوتا ہے۔ ہر قسم کی برائیاں اس میں موجود ہوتی ہیں۔

پہلی قسم کی عورت

پدمنی

اس کا قد لمبا اور رنگ گورا ہوتا ہے۔ دھرم اور ایمان کے زیور سے آراستہ۔ بزرگوں کی خدمت گذار۔ خوبصورت اور نیک اولاد پیدا کرنے والی۔ منہ کی رنگت گل نیلوفر کے مشابہ۔ پیشانی کشادہ اور سر کے بال گھنے اور بل کھائے ہوئے۔ آنکھیں مردِ مشک کی مانند بھویں یا ابرو، کمان کی مانند۔ آنکھوں میں سفیدی بہت سفید اور سیاہی نہائیت ہی سیاہ ہوتی ہے۔ منہ چھوٹا سینہ چوڑا۔ چھاتیاں درمیانہ ابھری ہوئیں۔ کمر پتلی۔ کلائیاں نازک ہوتی ہیں۔ انگلیاں باریک۔ تیز رفتار ہنس مکھ۔ شیریں زبان۔ شرمیلی۔ کم غصہ والی۔ ہمیشہ پاک و صاف۔ نیک عادات۔ تھوڑی خوراک والی۔ خاوند سے پیار کرنے والی۔ اس کے سونے کے بعد سونا

اور جاگنے سے پہلے جاگنا۔ اُس کو اپنا گرویدہ بنا لینا۔ جماع اور زیور کی واجبی خواہش رکھنے والی عطریات وغیرہ سے پیار کرنے والی ہوتی ہے ۔

دوسری قسم کی عورت

چترنی

یہ عورت بھی قریباً پدمنی کی طرح خوبصورت ہے لیکن اس کا قد درمیانہ۔ منہ پتلا۔ بدن کچھ سخت اور سڈول سر کے بال اور ہاتھ لمبے لمبے۔ کمر موٹی۔ ہونٹ موٹے سینہ کھُلا اور چوڑا چھاتی و پستان بھرے ہوئے سربڑا اور خوبصورت۔ ہاتھ پیر کی تلیاں لال ہوں۔ جماع کی خواہش واجبی اور اوسط درجہ کی مگر سارا دن بناؤ ٹھناؤ یعنی ہار سنگار اور صفائی میں لگے رہنا۔ تمام دن اسی حالت میں گذار دینا۔ پیٹ اور سر بڑا۔ کافی خوبصورت اور غیر تمند ہوتی ہے معمولی سی بات پر خوش ہونا اور ذرا سی بات پر فوراً بگڑ جانا۔ یہ اس کے صفات ہیں۔ ہر وقت ہنسی خوشی میں دل کو بہلائے رکھنا۔ آنا دھرنا اور ہر کسی سے ہنسی کرنا رنگ برنگ کے کپڑے پہننا گانے بجانے اور گانا سننے کا بہت شوق۔ کاروبار خانگی کرنے سے گھبرانا بلکہ نہ کرنا۔ زیادہ سونا۔ مگر سب باتیں ہونے کے باوجود باعصمت اور وفادار۔ یہ خاوند سے بہت محبت کرتی ہے۔ مزاج کی تیز اور تند تاہم انکسار پسند ہوتی ہے پنڈلیاں اور کمر موٹی لیکن آنکھیں قدرے باریک اور گول ہوتی ہیں۔ نیز

کان بڑے ہوتے ہیں۔ جماع سے پہلے جائے مخصوصہ سے پانی (مدن جل) بہت بہتا ہے۔

تیسری قسم کی عورت

سنکھنی

اِس کا سر بڑا۔ گردن اور چھاتیاں بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ یہ بڑے ناز و ادا سے چکور کی طرح چلتی ہے۔ اس کے مُنہ کی کھال سخت ہوتی ہے۔ اوائل عمر یعنی بچپن میں ہی بڑی لڑاکی اور جسم کی موٹی ہوتی ہے۔ بال بھی بہُت زیادہ ہوتے ہیں۔ جماع کی زیادہ خواہشمند رہتی ہے۔ نمکین اور تُرش چیزوں سے بڑا پیار۔ ہر وقت خوش رہتی ہے۔ اگر اسکی مرضی کے موافق سلوک نہ کیا جائے تو فوراً بے شرم اور بے حیا ہو جائیگی۔ یہ بڑی چالاک اور ہوشیار، اور محنت سے کام کرنے والی ہوتی ہے۔ بڑی صفت اس میں یہ ہے کہ نیکوں کے ساتھ نیک اور بدوں کے ساتھ بدی کرنے کے لئے تیار۔ غرضیکہ جیسا کوئی سلوک کرے ویسا ہی جواب دینے کو حاضر۔ اس کی پنڈلیوں پر چھوٹے چھوٹے بھورے رنگ کے بال ہوتے ہیں۔ پرماتما سے بے خوف۔ ٹھٹھا مخول کرنا اس کی عادت میں داخل ہے۔ اپنے بچوں کو ہر وقت مار پیٹ کرنا۔ گالی گلوچ دیتے رہنا یہ اس کی عادت ہے۔ مگر اولاد بہُت کثرت سے ہوتی ہے۔ سخت خاوند کے ماتحت رہنے والی ہے۔ اِس کو حیض زیادہ آتا ہے۔

چوتھی قسم کی عورت

ہستنی

یہ کوئی شرط نہیں کہ ہستنی عورت موٹی ہو یا پتلی سانولی ہو یا گوری۔ یہ عورت زیادہ تر آنکھوں کی شوخی اور بے باکی سے ہی پہچانی جاتی ہے۔ اس کے بدن پر بال بہت ہوتے ہیں۔ جھگڑالو، کینہ ور اور بہت ادنے درجہ کے خیالات والی ہوتی ہے۔ بدمزاج فضول ہنسنا اور رونا مکاری اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے۔ جسم گرم پسینہ بدبودار۔ ہر وقت عیش و عشرت اور آرام کی زیادہ تر خواہشمند۔ جماع کے لئے ہر وقت تیار۔ کھانا زیادہ کھانا۔ مرد سے پہلے سونا اور مرد سے پیچھے جاگنا۔ خاوند کی نافرمانبردار۔ ہر وقت اس کی بیوفائی اور برائی پر کمربستہ خیالات ہر وقت ناپاک اور گندے۔ بیحیا۔ دیکھنے دکھانے اور نظارہ بازی کی شائق جھوٹ بولنے والی تنگدل جلدی ناراض ہو جانے والی ہوتی ہے ذرا سی بات میں خوش ہو جاتی ہے۔ ایسی عورت غیر مردوں کی شائق ہوتی ہے۔

دیگر قسمیں

جس طرح پدمنی چترنی وغیرہ اقسام عورتوں کی ہیں اسی طرح

ایک اور طرح سے بھی عورتوں کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کی علامات آسان ہیں +

شلیشملا (بلغمی)

اس کی ہڈیاں۔ جوڑ ٹخنے وغیرہ گوشت سے اچھی طرح ڈھکے ہوتے ہیں۔ شیریں زبان اور کمل کی طرح نازک ہوتی ہے۔ جسم ٹھنڈا رہتا ہے۔ جلدی ہی اس کا انزال ہو جاتا ہے۔ اندامِ نہانی زیادہ گیلی نرم اور ٹھنڈی رہتی ہے۔ سردی اور خزاں کے موسم میں (مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن) اس کی مدن ترنگ چڑھی ہوئی ہوتی ہے یعنی اس موسم میں مرد کی معمول سے قدرے زیادہ خواہش رکھتی ہے۔ ورنہ بہت شہوت پرست نہیں ہوتی۔ اس کے ناخن آنکھ اور دانت چکنے نظر آتے ہیں۔ عزت کی بھوکی۔ گاڑھی محبت کرنے والی خوبصورت ہوتی ہے۔ یہ سب سے افضل عورت ہے +

پیلا (صفراوی)

اس کی ہڈیاں جوڑ ٹخنے وغیرہ بہت کم گوشت سے ڈھکے ہوتے ہیں۔ اعضاء گرم معلوم ہوتے ہیں۔ یہ نہ بہت جلدی اور نہ بہت دیر میں انزال ہوتی ہے۔ خاوند سے محبت پریت کی باتیں کرنے میں خوشی مناتی ہے۔ رنگ گورا چھاتیاں بھاری گال ناخن اور آنکھیں لال۔ پسینہ سے کڑوی بو آتی ہے۔ مزاج ایسا کہ گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ۔ سردی سے خوش رہے۔ سمجھدار سلیقہ شعار۔ برسات و

آغازِ بہردی (ساون بھادوں اسوج اور کاتک) میں اس کی مدن ترنگ چڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ دوم درجہ کی عورت ہے ✦

واتلا (سوداوی)

اس کا جسم رُوکھا سا کسی وقت گرم اور کسی وقت ٹھنڈا طبیعت سخت سیلانی۔ زیادہ بولنے والی بسا اوقات ناموزوں نقش و نگار والی۔ زیادہ کھانے والی سخت جان شہوت پرست بُہت دیر میں (انزال) منزل ہونے والی۔ کالی آنکھوں والی۔ چیت بیساکھ اور جیٹھ ہاڑ میں جماع کی خواہش اس کو بہت ہوتی ہے۔ اس کے جسم اور پنڈلیوں پہ بال بُہت ہوتے ہیں۔ یہ گھٹیا درجہ کی ہوتی ہے ✦

ضرُوری نوٹ

(۱) انگریزی کتاب کا اقتباس آپ صفحہ نمبر ۸۳ پہ پڑھ چُکے ہیں۔ وہاں جو عورتوں کی اقسام لکھی ہیں وُہ بُہت قابلِ غور ہیں ✦ (۲) بعض عورتوں میں دُو دُو قسم کی علامات پائی جاتی ہیں ✦ (۳) خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی عادات اپنی کوشش سے بدل بھی سکتے ہیں۔ عادت اور مزاج بدلنے سے عورت کی قسم بھی بدل جاتی ہے ✦ (۴) کسی عورت یا مرد کی قسم کا فیصلہ کرنا ایک بیحد مشکل کام ہے۔ ہر ایک عیب اور خُوبی کو بُہت غور سے بھانپنا پڑیگا۔ اس میں جلد بازی کا کام نہیں۔ اکثر اوقات آپ کو دو دو قسموں کی علامات ایک عورت یا مرد میں ملیں گی۔ سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں ✦

مدن ترنگ ۔ ملے کنت ہائے نادان سکھی اہن مد کی بھری جوانی میں

(۹)
نواں بیان

مرد اور عورت کے اعضائے تناسل

جو اعضاء اولاد پیدا کرنے کے کام آتے ہیں - اُن کو اردو میں اعضائے تناسل یا اعضائے تولید کہتے ہیں عورت کے اعضائے تناسل مرد سے بالکل مختلف ہوتے ہیں - ان کا الگ الگ ذکر کرنا بہت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

عورت کے اعضائے تناسل

یہ دو طرح کے ہوتے ہیں - ایک بیرونی دوسرے اندرونی - یہ دونو

رانوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ سب سے باہر گیہوں کے دانے کی طرح
ایک لمبی سی درار ہوتی ہے۔ یہ ہُوبہُو دو ہونٹوں کی طرح سے کھُلتی ہے
اس کے اندر دو۲ اور ہونٹ سے ہوتے ہیں جو باہر کے ہونٹوں کی نسبت چھوٹے
اور پتلے ہوتے ہیں۔ ہونٹوں کے اندر دو سُوراخ ہوتے ہیں۔ ایک بڑا جسے
فُرج یونی یا اندامِ نہانی کہتے ہیں۔ اس کے اندر سے ہر مہینہ حیض کا خُون
نکلتا ہے۔ مباشرت کا سُوراخ یہی ہے اور اسی کے اندر سے ہی بچّہ پیدا
ہوتا ہے۔ اس سوراخ کے اندر ایک پتلا سا پیاز کے پردہ کی طرح پردہ ہوتا
ہے جس کے نیچے سے ہو کر حیض بہتا ہے۔ یہ جماع میں پھٹ جاتا ہے بہت
حالتوں میں یہ پردہ پہلے جماع میں پھٹتا ہے۔ کئی حالتوں میں یہ موٹا ہوتا
ہے اور آٹھ دس دفعہ جماع کرنے کے بعد پھٹتا ہے۔ اِس پردے کے نچلے
حِصّہ میں ایک سُوراخ سا ہوتا ہے جو کہ ماہواری حیض کو راستہ دینے کیلئے ہوتا
ہے لبعض میں یہ اتنا باریک ہوتا ہے کہ حیض کے دنوں میں ہی خود بخود
پھٹ جاتا ہے۔ اس پردہ کو کنوارپن کا ثبوت سمجھا جاتا ہے مگر چونکہ
لبعض حالتوں میں خود بخود بھی یہ پھٹ جاتا ہے اس واسطے اگر کسی
نئی بیاہی دُلہن کا پردہ موجُود نہ ہو تو بہت جلدی اس کی عصمت پر شک
نہیں کرنا چاہیئے۔ بڑے سُوراخ کے اُوپر ایک چھوٹا سا سُوراخ ہوتا ہے
یہ پیشاب کا سُوراخ ہے (لبعض لوگ سمجھتے ہیں کہ پیشاب کا سُوراخ علیحدہ
نہیں ہوتا) چھوٹے سوراخ کے اُوپر ایک چنے کے دانے جیسا اُبھار ہوتا
ہے اسے کاما دری یا کلائی ٹورس کہتے ہیں۔ جماع کی خواہش تیز ہونے

پر یہ تھوڑا سا پھولتا ہے۔ جماع میں مرد کے عُضو کی جب اِس اُبھار سے رگڑ ہوتی ہے تو عورت کو لُطف حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت کی لذّت کا مقام اندر کہیں دُور ہے اس لئے عضو کافی لمبا ہوتے ہوئے بھی اس کے بڑھانے کا شوق رکھتے ہیں۔ بیشک رحم کی گردن میں بھی لذّت کا احساس عُضو کی ٹکر سے ہوتا ہے مگر لذّت کا مقام یہی باہر والا اُبھار مانا گیا ہے۔ جن مردوں کی طاقت مردمی ٹھیک ہے جنکی منی جماع میں جلدی خارج نہیں ہوجاتی وُہ یقیناً اِسی مقام پر عورت کو لذّت یاب کرسکتے ہیں چاہے اُن کا عُضو چھوٹا ہی ہو۔

اندرُونی اعضاؑ

بڑا سُوراخ یعنی یُونی یا فُرج اتنا چوڑا ہوتا ہے کہ اس میں مرد کا عُضو کچھ تنگی سے یا سہولت سے داخل ہوسکتا ہے اس میں ربڑ کی طرح لچک ہوتی ہے۔ بچّہ پیدا ہوتے وقت یہ بہت پھیل جاتا ہے۔ عام حالت میں لمبائی میں کوئی چار پانچ اِنچ ہوتا ہے مگر زور پڑنے پر دس گیارہ انچ لمبا ہوسکتا ہے۔ اس کے خاتمہ پر رِحم کی گردن اس سے مِلی ہوتی ہے جب حمل ٹھہرتا ہے تو رِحم کا مُنہ بند ہوجاتا ہے اور اُس میں بچے کی پرورش ہونے لگجاتی ہے جب تک بچّہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے یہی اس کا گھر ہوتا ہے۔

ے بچّہ دانی

تشریح تصویر

(۱) انڈا (ovum) جس کے ساتھ مرد کے ویرج کا ملاپ ہونے سے حمل ٹھہر جاتا ہے ۔

(۲) جہاں انڈا تیار ہوتا ہے (ovary)

(۳) جہاں سے انڈا تیار ہو کر رحم میں پہنچنے کے واسطے داخل ہوتا ہے۔

(۴) نالی جس میں انڈا رحم کی طرف جاتا ہے Phelopian Tube

(۵) رحم (uterus)

(۶) رحم کا مُنہ

(۷) فرج یونی (Vagina)

(۸) اندامِ نہانی کا مُنہ (جس راستہ سے حیض بہتا ہے یا بچہّ پیدا ہوتا ہے ۔

رحم کے اوُپر کا حصّہ جہاں سے عورت کے اندر پیدائشی عمل شروُع ہوتا ہے اووری بیضہ دان یا انڈا دانی کہلاتا ہے۔ تمام مخلوقات از قسم نباتات یا حیوانات کی پیدائش کی ابتدا بیج یا انڈے سے ہوتی ہے۔ نباتاتی موجُودات میں انڈے یا بیج پودے کے باہر کی طرف ہوتے ہیں مثلاً گلاب کے پھُول میں گلابی پنکھڑیوں کے درمیان جو پیلے پیلے بیج نظر آتے
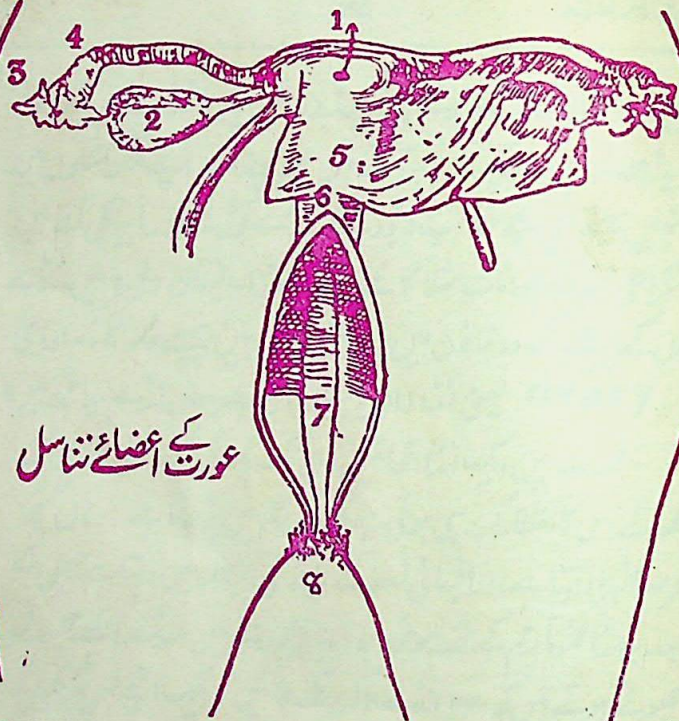
1
4
3
2
5
6
7
8

عورت کے اعضائے تناسل

اچھی حالت

بری حالت
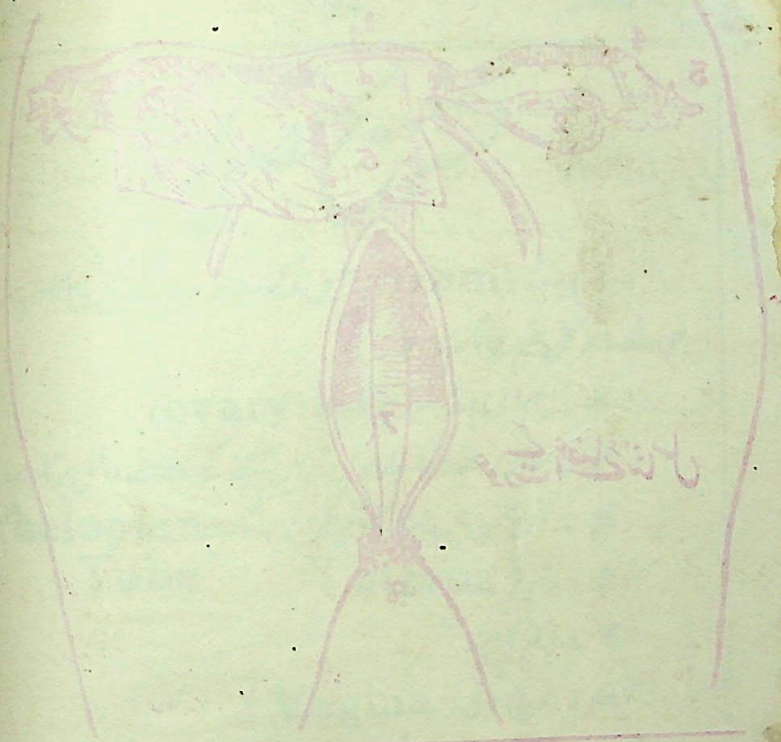
ہیں وہی اُن کے انڈے ہوتے ہیں۔ پرندوں میں بیج یا انڈے جسم کے اندر پیدا ہوتے ہیں اور پک کر باہر آتے ہیں پھر پرندے اپنے گھونسلوں میں اُنہیں سیتے ہیں بچے مناسب وجود لے کر انڈے توڑتے اور باہر نکل آتے ہیں۔ مگر اعلیٰ قسم کے حیوانات مثلاً گائے۔ بندر۔ گھوڑا۔ انسان وغیرہ میں انڈے ماں کے پیٹ کے دو خانوں میں پرورش پاتے ہیں پہلے خانہ کا نام اووی ovary یعنی انڈا دان یا بیضہ دان ہے یہاں انڈے پیدا ہوتے ہیں۔

عورت میں ایک انڈا اٹھائیس دن تک پک کر ایک نالی سے جو منہ کھولے اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے گذر کر رحم میں پڑ جاتا ہے۔ وہاں کچھ عرصہ ٹھہرا رہتا ہے اور انسانی نطفہ کے لینے کی انتظار میں رہتا ہے حیض کے بعد یہ انڈا عموماً رحم کے اندر موجود ہوتا ہے (عورت میں انڈے ایسے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ۲۴۰ انڈے ملا کر رکھے جائیں تو ایک انچ لمبی جگہ گھیرتے ہیں عام طور پر ہر ماہ ایک انڈا رحم کے اندر حیض کے دنوں آتا ہے) اگر وہاں اس کا ملاپ مرد کے ویرج کے کسی کیڑے کے ساتھ ہو جائے تو حمل ٹھہر جاتا ہے ورنہ کچھ عرصہ بعد انڈا ضائع ہو جاتا ہے (ویرج کا مفصل حال آگے چل کر مرد کے اعضائے تناسل میں لکھیں گے)۔

حیض

جب لڑکی جوان ہوتی ہے تو اس کے رحم میں سے ہر ماہ ایک

لال رنگ کا مواد بہنے لگتا ہے اس کو حیض۔ ماہواری۔ کپڑے آنا۔ زنانہ بیماری آرتو۔ پھول وغیرہ کئی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ حیض کا آغاز لڑکی کے جوان ہونے کی علامت ہے۔ ہندوستان میں ۱۳-۱۴ سال کی عمر میں حیض شروع ہو جاتا ہے۔ سرد ملکوں میں ۱۵-۱۶ سال میں شروع ہوتا ہے۔ امیر گھرانوں میں مرغن غذا سے پلی ہوئی اور بہت آرام کی زندگی بسر کرنے والی لڑکیوں کا حیض جلدی شروع ہو جاتا ہے۔ جو لڑکیاں چٹ پٹے کھٹائیاں۔ چورن وغیرہ زیادہ برتتی ہیں نیز جو عشقیہ باتیں زیادہ کہتی سنتی اور پڑھتی ہیں اُن کا حیض بھی ذرا جلدی شروع ہو جاتا ہے۔ غریب کمزور اور بھولی بھالی لڑکیوں کا عموماً دیر میں شروع ہوتا ہے۔ بعض کنواری لڑکیوں کا حیض ایک مرتبہ آ کر پھر چند ماہ نہیں بھی آتا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پھر باقاعدہ آنے لگتا ہے عموماً ۴۵ برس کی عمر تک حیض ہر ماہ باقاعدہ یا بے قاعدہ آتا رہتا ہے۔ حمل کے دوران میں اور جب تک بچہ دودھ پیتا رہتا ہے نیز غم فکر تنگدستی کمزوری اور جسم میں خون کی کمی ہونے سے حیض بند ہو جاتا ہے بعض حالتوں میں بچہ دودھ پیتا ہو تب بھی آ جایا کرتا ہے۔ ۴۵ برس سے زیادہ عمر ہونے پر خود بخود آہستہ آہستہ بند ہو جاتا ہے اس وقت خاص احتیاط لازم ہے ٭

دو حیض کے درمیان میں عموماً ۲۸ دن کا وقفہ ہوتا ہے کسی کسی کو ۲-۳ دن کم یا زیادہ بھی لگتے ہیں۔ حیض کا بہاؤ ۳-۴ یا زیادہ سے زیادہ ۶ دن تک جاری رہتا ہے اس کا کم وقفہ کے بعد آنا یا

زیادہ کے بعد تھوڑے دن تک جاری رہنا یا زیادہ یہ سب کمی بیشی بیماری میں داخل ہے۔ سمجھدار وئید سے مشورہ لینا چاہیئے ۔

حیض کا رنگ بیر بہوٹی یا تازہ لال مرچ کی طرح ہوتا ہے پیلا کلونچھا۔ سفیدی مائل وغیرہ تمام دیگر رنگ خرابی میں داخل ہیں۔ اس کا داغ کپڑا دھو دینے سے اُتر جانا چاہیئے اور اگر حیض لگا کپڑا کچھ دیر پڑا رہے تو اس کا رنگ لال ہی رہے اس کے خلاف ہو تو نقص ہے حیض نہ بہت گاڑھا نہ بہت پتلا ہوتا ہے عموماً ایک بار میں ایک چھٹانک سے ۳ چھٹانک تک خارج ہونا صحت میں داخل ہے۔ اس سے زیادہ یا کم بیماری ہے اور بہت توجّہ کے ساتھ اس کا علاج کرانا چاہیئے حیض آنے سے ۱۔۲ دن پہلے ہی سُستی جسم کا بھاری ہونا۔ بھوک کی کمی وغیرہ علامات ہو جاتی ہیں بعض عورتوں کو تو درد سر یا خفیف سی بُخار کی شکایت ہو جاتی ہے "نازک مزاج۔ بدہضمی اور قبض میں مُبتلا۔ موٹی۔ آرام طلب۔ تھوڑی خوراک والی یا عشقیہ باتیں سُننے والی عورتوں" کے کمر۔ پیڈو اور کوکھوں میں بہت درد ہوتا ہے اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہیں اور جب تک خون کھل کر نہ آئے وہ سخت تکلیف میں رہتی ہیں۔ عورتوں کی عام بیماریاں حیض کی بے قاعدگی یا خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ حیض کے پہلے تین دن حتّے الوسع مکمّل آرام کرنا چاہیئے سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے ہاتھ تک نہ دھوئیں برف پینا۔ ٹھنڈی بادی چیزیں کھانا۔ ٹھنڈی ہوا اور بارش میں

باہر نکلنا نیز محنت و مشقت اُن دنوں بالکل نہ کریں ؛
نہانا تو اِن تین دنوں میں ایسا ہے جیسے زہر کا گھونٹ جس کا آہستہ آہستہ بُرا اثر ہوتا ہے - بیوقوف عورتیں پہلے دن ہی نہا لیتی ہیں - وُہ سفید پانی (لیکوریا یا جریان الرحم) کمزوری حیض کی تنگی وغیرہ میں مُبتلا رہتی ہیں - بُوڑھی عورتیں حیض کو پلیدگی یا اپوترتا کہتی ہیں اور پہلے روز نہا دھوکر پاک پوتر ہو جانا لازمی سمجھتی ہیں مگر یہ نہیں سوچتیں کہ وُہ پلیدگی تو نہانے کے باوجود جاری ہے پھر نہا کر صحت بگاڑنے سے کیا فائدہ ؟ حیض کے دنوں میں عورت کے ساتھ ہمبستری کرنے سے مرد کو سوزش اور پیشاب کی جلن وغیرہ بیماریاں لگ جاتی ہیں ؛

مرد کے اعضائے تناسل

عُضوِ خاص

ظاہر النظر آنے والا پہلا عضوِ تناسل (ذکر) ہے اِس سے ہی جماع کیا جاتا ہے مہذب طبقے میں اس کو عام طور پر عُضو یا اِندری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے - ہم بھی ان ہی دو ناموں سے اِس کا ذِکر

کریں گے عضو کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک نرم اور مرجھائی ہوئی۔ دوسری سخت اور شہوت میں آئی ہوئی۔ نرمی کی حالت میں اس کی لمبائی عموماً ۲ تا ۴ انچ ہوتی ہے۔ موٹائی پیسہ بھر یا کچھ کم۔ سختی میں لمبائی ۵ انچ سے ۸ انچ تک ہوتی ہے اور موٹائی روپیہ بھر یا کچھ کم۔ عضو پورا گول نہیں ہوتا بلکہ کچھ چپٹا۔ مرد کا عضو اندر سے خون کی چھوٹی چھوٹی تھیلیوں کا مجموعہ ہے۔ نرمی کی حالت میں تھیلیاں قریب قریب خالی رہتی ہیں لیکن سختی کی حالت میں ان کے اندر خوب خون بھر جاتا ہے اور عضو تن جاتا ہے عضو کا اگلا نرم حصہ بجا طور پر سپاری کہلاتا ہے کیونکہ اس کی شکل سپاری جیسی ہوتی ہے۔ اس کے اوپر اس کو ڈھانپے ہوئے ایک پردہ ہوتا ہے جو کہ پیچھے کو ہٹ سکتا ہے اگر کسی حالت میں نہ ہٹ سکے تو اس کے اندر میل جمع ہو جاتا ہے جو کئی بیماریوں کا موجب بنتا ہے۔ پچھلی صدی تک دائیں اپنے گود کے بچوں کی مالش کرتے وقت یہ پردہ ہٹا کر گھی یا تیل لگا دیتی تھیں۔ اب جو ایسا نہیں کرتیں ان کے بچے بڑے ہو کر تکلیف پاتے ہیں۔ تمام مسلمان اصحاب بچپن کی حالت میں ہی اپنے لڑکوں کے اس پردہ کو کٹوا دیتے ہیں اس فعل کو ختنہ کہتے ہیں۔ طبی نکتہ نگاہ سے مجھے مسلمانوں کی یہ رسم بہت ہی پسند ہے۔ اگر بڑے ہو کر پردہ ٹھیک نہ الٹے تو دنبہ۔ حکیم یا ڈاکٹر سے کشادہ کرائیں۔ بشرط ضرورت بڑی عمر میں کٹوایا بھی جا سکتا ہے کوئی خطرے کی بات نہیں۔ چار چھ

روز میں زخم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ عام طور پر بغیر نشتہ دئیے ہی ڈاکٹر جرّاح اور حجّام لوگ کاٹ دیتے ہیں منٹ تو لگتا نہیں *

سُپاری اور پردہ کے جوڑ میں جو مَیل اکٹھا ہو جایا کرتا ہے اس کو دھو ڈالنا چاہیئے ورنہ خارش اور خارش سے احتلام کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اب جب آپ کا بچّہ ہو تو اس کا پردہ اُلٹ کر والدہ اس میں گھی لگا دیا کرے اور پھر پردہ ٹھیک کر دیا کرے۔ ہفتے میں ایک دو بار ایسا ضرور کرنا چاہیئے ورنہ بعض اوقات پردے میں کُل سُوئی کے برابر چھید رہ جاتا ہے اور جوانی کی حالت میں سختی آنے پر تکلیف محسُوس ہوتی ہے تب فالتو پردہ کٹوانا ہی پڑیگا۔ سُپاری کے اُوپر جہاں ایک چھلّے کی طرح اُٹھاؤ ہے وہیں پر بوقتِ جماع رگڑ کی وجہ سے مرد کو لذّت محسُوس ہوتی ہے۔ بعض مردوں کے سُپاری کے چھلّے پر خشخاش کی مانند چھوٹے چھوٹے دانے سے ہوتے ہیں جو اوّل جوانی میں غلط کاری کی علامت ہیں یہ دانے نہ بڑھتے ہیں نہ درد کرتے ہیں ان کے متعلّق فکر نہ کرنا چاہیئے۔ بعض خود غرض یا ناتجربہ کار حکیم ڈاکٹر اسے آتشک بتا کر مریض کا فضوُل ہی خرچ کرا دیتے ہیں۔ اُوپر عضو کا جسم کہلاتا ہے۔ زیادہ اوپر نظروں سے پوشیدہ خُصیوں سے ڈھکی ہوُئی عُضو کی جڑ ہوتی ہے *

عضو کی جڑ کے دونوں طرف دو غدود یا گلٹیاں[ٰ۵] ہیں جن میں دماغی بجلی کے تار لگے ہوُئے ہیں۔ جب دماغ میں شہوت کا خیال پیدا ہوتا ہے

۵[ٰ] PENIS ERECTORS

تو دماغی بجلی کے تار اُن گلٹیوں پر اثر کرتے ہیں جس سے یہ پھول جاتی ہیں۔ پھولنے سے عضو کی جڑ درمیان میں گھٹ جاتی ہے ✣

اب سمجھئے کہ جس طرح بازو کو رومال سے کس کر باندھ دینے سے ہاتھ کی نسیں پھول جاتی ہیں (جس کو معلوم نہ ہو کرکے دیکھ لے) اسی طرح جب غدود کے پھیلاؤ سے عضو کی جڑ گھٹ جاتی ہے تو خون عضو کے اندر کی طرف دوڑتا ہے مگر باہر نہیں آسکتا۔ عضو کے جسم میں خون کی تھیلیاں بھر جاتی ہیں اور خون اتنا اکٹھا ہو جاتا ہے کہ عضو سخت ہو جاتا ہے (یہ کہنے کی شاید ضرورت نہیں کہ عضو میں ہڈی نہیں ہوتی) سختی کی وجہ سے ہی جماع کیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں۔ کئی بار کچی عمر (۱۲ سے ۱۸ سال) میں دھات کو ضائع کرنے کی وجہ سے یا ہاتھ کی رگڑ وغیرہ سے عضو اور غدود کمزور ہو جاتے ہیں تب یا تو شہوت کے خیال پر سختی نہیں آتی یا آتی ہے تو کم۔ کم یا زیادہ آبھی جائے تو بوقتِ جماع عضو بالکل ڈھیلا ہو جاتا ہے یہ ایک بڑی بُری مرض ہے اور اس کا نام نامردی ہے۔ نامردی کی دوسری صورت سُرعتِ انزال یا دھات کا جلدی گر جانا بھی ہے۔ اس کا تعلق عضائے رئیسہ اور دیگر اعضائے منویہ سے ہے جن کا آگے ذکر کرتے ہیں ✣

نوٹ (۱) نرم حالت میں عضو چھوٹا رہے تو اس کا فکر نہیں مگر سخت حالت میں ۴½ انچ سے کم نہیں رہنا چاہیئے (۲) ٹیڑھا پن ہوتے ہوئے بھی اولاد ہوسکتی ہے ✣

تشریح تصویر

(۱) سُپاری Glans penis (۲) سُپاری کا چھلہ جہاں رگڑ کی وجہ سے لذّت محسوس ہوتی ہے (۳) عُضو تناسل کا جسم دائیں رُخ Penis (۴) جن غدودوں کے پھُول جانے سے عُضو میں سختی آجاتی ہے Penis Erectors (۵) پراسٹیٹ گلینڈ Prostate Glands (۶) خزانہ ویرج منی (۷) خصیہ یا ویرج بنانے کا چھوٹا سا کارخانہ (۸) ویرج کو بنانے والی پتلی پتلی نالیاں (۹) نلیوں کا گچھا (۱۰) تیار شدہ ویرج کو خزانہ میں لے جانے والی بڑی نالی (۱۱) ویرج کے کیڑے (کرم منی) اصل سے ہزار گنا بڑے کر کے دکھائے گئے ہیں ۔

(Sperms)

خصیے

عُضو کے نیچے ایک تھیلی سی لٹکتی ہے۔ جس میں دو گولیاں جیسی رکھی ہُوئی نظر آتی ہیں۔ اس تھیلی کا چمڑہ بہت نرم ہوتا ہے۔ سردی کے اثر سے یہ سکڑ جاتا ہے اور گرمی سے پھیل جاتا ہے غلط کار وں کا لٹک جاتا ہے۔ یہ گولیاں خصیے (کپورے۔ انڈے۔ ٹٹے) کہلاتی ہیں خصیوں کا کام ویرج یا دھات بنانا ہے یہ دن رات ویرج تیار کرنے میں لگے

Testis کے

مرد کے اعضائے تناسل
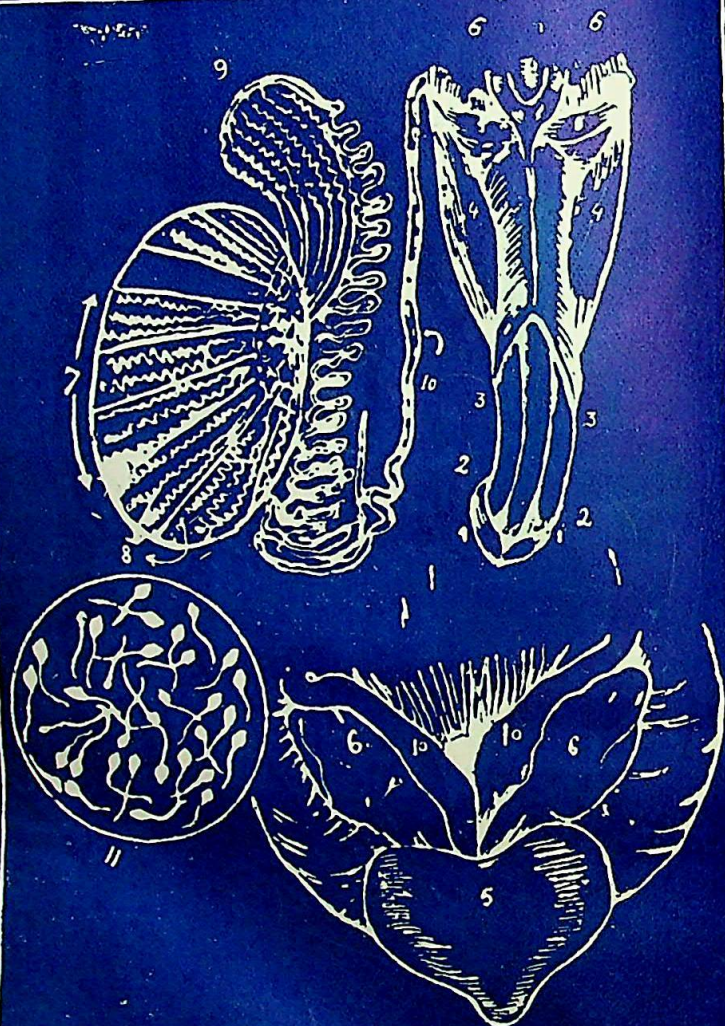
رہتے ہیں اور جتنا ویرج بنتا جاتا ہے۔ وہ نالیوں کے ذریعہ دھات کے خزانہ میں اکٹھا ہوتا رہتا ہے۔ یہ خزانہ متذکرہ بالا (پراسٹیٹ گلینڈ) کے اوپر مثانہ کی دیوار میں دو تھیلیوں کی شکل میں لگا ہوتا ہے ؂

خصیوں کی بناوٹ تصویر سے معلوم ہو سکتی ہے ان میں کوئی دو تین سو چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ ان میں سے پھر ہر کوٹھڑی میں بہت سی پتلی پتلی نلیاں ہوتی ہیں جو مڑی تڑی رہتی ہیں۔ اگر ان نلیوں کو سیدھا کیا جائے تو قریباً ۶۰ گز لمبی ہو سکتی ہیں۔ یہ نلیاں سب مل کر ایک بڑی نالی بناتی ہیں یہ نالی دھات کے خزانہ میں پہنچتی ہے اور خصیوں میں تیار شدہ دھات کو وہاں بھیجتی رہتی ہے۔ خزانہ کی تھیلیوں کے نیچے کی طرف سے ایک پتلی نالی پراسٹیٹ گلینڈ (غدود) میں سے ہو کر پیشاب کے راستہ میں پہنچتی ہے اس کا مُنہ صرف اس وقت کھلتا ہے جب جماع انتہائی حالت کو پہنچ جاتا ہے تب جھٹکے کے ساتھ (اچھل کر) قریب آدھا تولہ سے لے کر دو تولہ تک ویرج عضو کے مُنہ سے باہر نکلتا ہے۔ ویرج کے نکلنے کے ساتھ ہی غدود (نمبر ۴) مرجھا جاتے ہیں اور عضو ڈھیلا ہو جاتا ہے ؂

نوٹ:۔ کسی کسی مرد کا صرف ایک ہی خصیہ ہوتا ہے جو اکیلا ہی اولاد پیدا کرنے کے لائق ہوتا ہے۔

ویرج (منی)

ویرج کا خیال آتے ہی خدا کی قدرت کا کمال آنکھوں کے

سامنے پھر جاتا ہے جس طرح ایک چھوٹے سے بیج میں بڑا بھاری درخت معہ جڑ شاخوں - میووں - پھلوں اور پھولوں کے پنہاں ہوتا ہے اسی طرح ویرج کی ایک بوند کے لاکھویں حصے میں ایک انسان کا تمام جسم سمایا ہوا ہوتا ہے - صرف اس قدر ہی نہیں بلکہ جس کا ویرج ہوتا ہے اس کی ذہانت - سیرت - صورت - قد و قامت - رنگت و نگار یعنی کا فوٹو اس میں موجود ہوتا ہے - اس ویرج سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس میں اپنے والد کی مندرجہ بالا بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں بلکہ اس کے اخلاق اور عادات کا بھی عکس ہوتا ہے ۔

ویرج - دھات یا منی ایک دودھیا رنگ کی گاڑھی لیسدار چیز ہے جس کا ایک قطرہ خون کے ایک سو قطروں سے تیار ہوتا ہے اس میں سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے - کپڑے پر لگ جائے تو سوکھنے پر کپڑا سخت ہو جاتا ہے - ویرج پتلا ہو تو کپڑا سخت نہیں ہوتا صرف ہلکے رنگ کا داغ لگ جاتا ہے ۔

اگر تازہ ویرج کو خوردبین میں سے دیکھا جائے تو اس میں بڑی تیزی سے دوڑتے پھرتے SPERMATOZOA کیڑے سے نظر آتے ہیں یہی جیو ہیں جو کہ اولاد پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں - ان کی لمبائی ½ انچ کے قریب ہوتی ہے اور صرف خوردبین میں سے ہی نظر آسکتے ہیں ان کی رفتار سانپ کی طرح ٹیڑھی ہوتی ہے - صحت والے جیو بڑی تیزی سے حرکت کرتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے

جیسے پانی میں لاکھوں مچھلیاں تیر رہی ہوں۔ کمزور مرد کے جیووں (کرموں) کی بہت مُردہ چال ہوتی ہے بعض لوگوں کے ویرج میں یہ کیڑے ہوتے ہی نہیں۔ اُن کا ویرج دیکھنے میں تو ٹھیک معلوم ہوتا ہے مگر خوردبین میں دیکھنے سے حمل قائم کرنے والے کیڑے نہیں ہوتے ❊

جتنا ویرج ایک جماع میں خارج ہوتا ہے اس میں ۲ کروڑ کے قریب یہ جیو ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک صحت والا جیو اولاد پیدا کرنے کے قابل ہے یعنی ایک مرد کے ایک جماع سے اتنے جیو خارج ہوتے ہیں کہ تمام ملکوں کی جوان عورتیں ان سے حاملہ ہو سکتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ ایک ہی عورت کے اندر بھی گئے ہوئے یہ جیو مشکل حمل قائم کر سکتے ہیں۔ کوئی ایک خوش قسمت جیو عورت کے متذکرہ بالا انڈا درون رحم داخل ہو کر حمل قائم کرتا ہے ❊

آج لوگ سائنس والوں کی اس بات پر حیران ہو رہے ہیں کہ انہوں نے ایک ایسا کیمرہ ایجاد کر لیا ہے جو ایک منٹ میں ہزاروں تصویریں کھینچ لیتا ہے لیکن ذرا اس قادرِ مطلق کی کاریگری کا بھی خیال کریں جو مرد کے ویرج میں کروڑوں جیو پیدا کر کے ہر ایک جیو کو اُس مرد ہی کی تصویر بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ مرد قدرت کی اس بے مثال صنعت کو نہایت بیدردی سے بذریعہ جماع وغیرہ ضائع کرتے رہتے ہیں اور قدرت کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اُن کی بدعملیوں کا اُن سے بدلہ لے ❊

جو لوگ شہوت پرست ہوتے ہیں اور ہفتہ میں ایک یا ایک سے زیادہ بار جماع کرتے ہیں اُن کے خزانہ منی میں تو ہر وقت کچّا ویرج موجود رہتا ہے اور خرچ ہوتا رہتا ہے اُس ویرج کو خزانہ منی میں زیادہ عرصہ رہ کر کافی پختہ ہونے کا موقع نہیں ملتا مگر جو لوگ اپنے ویرج کو بلا دریغ ضائع نہیں کرتے ہیں اُن کا ویرج خصیوں میں عمدہ طور پر تیار ہو کر خزانہ منی کو بھر پور کرنے کے بعد فالتو حصّہ لوٹ آتا ہے اور خون میں جذب ہونے لگ جاتا ہے۔ اُس سے تمام جسم کو وُہ طراوت جگر کو وُہ طاقت۔ دل کو وُہ سرور اور دماغ کو وُہ نور حاصل ہوتا ہے کہ جسکی تعریف قلم سے نہیں ہو سکتی۔ نس نس اور پٹھے پٹھے میں بے پناہ طاقت ہوتی ہے چہرے پر جلال ہوتا ہے۔ دماغ میں نور ہوتا ہے۔ لیکن اس کے خلاف اگر ویرج ضائع ہوتا رہے تو اُسے مرد کے جسم میں جذب ہونے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل کے نوجوانوں کے چہروں پر رونق تو کُجا نحوست ہی برستی ہے وُہ غم اور پشیمانی کی مجسّم تصویر ہوتے ہیں۔ بیماریوں کے چلتے پھرتے گھر ہوتے ہیں۔ بس یہ سمجھ لو کہ اُونٹ رے اُونٹ تیری کونسی کل سیدھی؟

اچھّے اور بُرے ویرج کی پہچان

اچھّا ویرج گاڑھا اور دُودھیا رنگ کا ہوتا ہے اور ایک جماع میں ½ تولہ سے ۲ تولہ تک نکلتا ہے۔ خراب ویرج کئی قسم کا ہوتا ہے پتلا۔ بدبُودار۔ گانٹھ دار زیادہ پیلا یا ساگودانے

کی مانند دانے دار۔ پھٹے ہوئے دودھ کی طرح یا کرموں کے بغیر وغیرہ وغیرہ۔ شراب۔ افیم۔ کوکین۔ آتشک۔ سوزاک کے زہر کے اثر سے ویرج کے جیو بسا اوقات ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بچپن کی حالت میں غلط کاریوں سے یا جوانی میں بے دریغ مجامعت کی کثرت سے یہ جیو بہت کمزور ہو جاتے ہیں ÷

ایسی حالتوں میں تجربہ کار حکیم وئید سے مشورہ کرنا چاہیئے بغیر کسی پس وپیش کے میں کہہ سکتا ہوں کہ ویرج کے متعلق کوئی بھی شکایت ہو۔ انگریزی ڈاکٹر سے فیض حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاج میں وئید حکیم ہی امداد کر سکتے ہیں ÷

لیس (مذی)

قدرت کے ایک ایک قانون کو دیکھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے جس وقت مرد میں شہوت پیدا ہوتی ہے تو عضو کے اندر پھیلی ہوئی گلٹیوں اور پراسٹیٹ گلینڈ میں سے ایک لیس پیدا ہوتی ہے مگر اتنی نہیں کہ باہر نکل آئے۔ یہ صاف اور چمکدار ہوتی ہے۔ اس کا مدعا محض عضو کے اندر کو تر کرنا ہے تاکہ دھات کے زور شور سے آنے پر اندرونی نالی چھل نہ جاوے۔ اس میں اولاد پیدا کرنے کی ذرا بھی خاصیت نہیں

ہوتی۔ شہوت کے ذرا سے خیال سے یا جماع سے پہلے لیس نکلنا کمزوری کی علامت ہے یہ بھی ایک قسم کا جریان ہے اِسے مذی بھی کہتے ہیں ؛

مردوں کی طرح عورت کی شرمگاہ کے اندر بھی گلٹیاں ہوتی ہیں جب اس کو شہوت آتی ہے تو اس کا اندر تمام گیلا ہو جاتا ہے تاکہ مرد کے عُضو کی رگڑ سے اس کے اندر کی جھلّی زخمی نہ ہو جائے۔ عورت میں یہ لیس اس بات کی نشانی ہے کہ عورت جماع کرنے کے لئے تیار ہے۔ بعض لوگوں کا غلط خیال ہے کہ عورت میں یہ لیس اس کا ویرج ہے حالانکہ اِس میں اولاد پیدا کرنے کی کوئی طاقت نہیں مردوں کو کمزوری کی وجہ سے شہوت کے خیال سے ہی جو لیس باہر آنے لگتی ہے اسکے علاج کی کوشش کرنی چاہیئے ؛

اگلا بیان

اس سے اگلا بیان حمل کا ہے۔ ہدایت نامہ خاوند میں تو اختصار کے ساتھ ہی ذکر ہو سکتا ہے مگر ہے یہ مضمون نہایت ضروری اور نہایت وسیع۔ اِسپر بچّے کی آئندہ زندگی کا تمام انحصار ہے۔ برگزیدہ اصحاب کی فرمائش پر سنہ ۱۹۳۳ء کی گرمیوں میں شملہ میں ساڑھے چار سو صفحات کی کتاب ہدایت نامہ والدین[۱] لکھی ہے جا ملہ اور زچّہ کی غور و پرداخت اور چھوٹے بچّوں کی پرورش کے متعلق مفصّل اور جامع ہدایات درج کر دی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ اس میں ۵۰ تشریحی تصاویر ہیں ؛

[۱] اب اس کتاب کا نام ہدایت نامہ پرورش بچگان ہے

(۱۰) دسواں بیان

حمل

تیسرے بیان میں لکھا ہے کہ جب خاوند اور بیوی آپس میں ملنے لگیں تو کیا تیاری کریں ؟ کیا پرہیز اور کیا عمل کریں ؟

حمل کے قیام کے واسطے بہتر ہوتا ہے کہ جب جماع کی انتہائی منزل پر ویرج مرد کے عضو سے نکل کر یونی میں گرنے لگے تو اس وقت مرد ہلنا موقوف کر دے ۔ ویرج اپنے زور سے رحم کے مُنہ میں گرے اس وقت عورت اپنی فرج کو (یونی) اُوپر کی طرف کھینچے اور سکیڑے تاکہ ویرج کو

اُوپر کی طرف جانے میں مدد ملے۔ چوتڑوں کے نیچے سرہانہ رکھنے اور چند گھنٹے اُسی طرح سیدھے پڑے رہنے سے بھی حمل کے قیام میں مدد ملتی ہے ؀

ویرج کے کیڑے (جیوہ) اندر جاکر عورت کے انڈے کی تلاش میں بڑھتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ اِن کروڑوں کیڑوں میں سے کوئی ایک خوش قسمت انڈے میں داخل ہو جاتا ہے باقی دو چار دن میں مرجاتے ہیں اور خود بخود باہر نکل جاتے ہیں۔ ویرج کے جیوہ کا عورت کے انڈے سے مِل جانا سمجھو حمل کا قائم ہونا ہے۔ اِس کے بعد رحم کا مُنہ بند ہو جاتا ہے ؀

اگر کوتہ اندیشی سے کوئی خاوند اپنی بیوی سے بعد قیام حمل جماع کرتا ہے تو رحم کا مُنہ بند ہونے سے ویرج کے جیوہ رحم میں داخل نہیں ہوسکتے؀ شاذ و نادر ہی ایک سے زیادہ جیوہ انڈے میں داخل ہوتے ہیں کبھی کبھی جب دو بچے ایک بار میں پیدا ہوتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دو جیوہ دو الگ الگ انڈوں میں داخل ہوتے ہیں۔ عموماً ایک ہی جیوہ ایک ہی انڈے میں داخل ہو کر حمل قائم کرتا ہے ؀

نوٹ } جماع کے بعد ویرج (منی) عورت کے اندر نہیں رُکی رہتی بلکہ آہستہ آہستہ باہر نکل جاتی ہے جو تھوڑا حِصّہ اس کا رحم کے مُنہ تک پہنچ جاتا ہے وہی حمل قائم کرنے کے واسطے کافی ہوتا ہے ؀

اب انڈا ویرج سے مِل کر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے

اُوپر بھی ایک پردہ بننے لگتا ہے جس کے باہر کی طرف تاریں جیسی ہوتی ہیں
یہ تاریں رحم کے اندر سے طاقت بخش غذا کھینچتی رہتی ہیں۔ چوتھے ہفتے
خُون کی نلیاں گربھ کے ارد گرد بن جاتی ہیں اور وُہ اس کی پرورش
کرتی ہیں۔ تیسرے مہینے کمل یا نال ایک رسی کی شکل کا بن جاتا ہے۔
جس کا ایک سِرا بچّے کی ناف کے ساتھ جُڑا ہوتا ہے اور دُوسرا رحم کی
دیوار میں۔ کمل ماں کا صاف خُون بچّے کے اندر پہنچاتا ہے نیز مَیلے خُون کو
واپس کرتا ہے اسی طرح بچّے کی پرورش کمل کے ذریعے ہوتی رہتی ہے +

واضح رہے کہ حمل کے ٹھہر جانے پر حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور
اس کی تمام طاقت بچّہ کی پرورش میں جذب ہو جاتی ہے بعض حاملہ
عورتوں کو مہینہ پُورا ہونے پر کئی بار حیض کی دو چار بُوندیں آجاتی ہیں
جو کہ خطرناک بات ہے ۔ ۴ ماشہ سمندر سُوکھ فی وقت ۳-۴ بار دن میں
شربت نیلوفر سے دیں عورت چارپائی پر لیٹی رہے۔ پیر کی طرف سے
چارپائی اُونچی کی جائے۔ غذا دُودھ چاول یا ٹھنڈی سبزیاں۔ روٹی کم
(دیکھیں صفحہ ۲۱۸ نامرد کا علاج ۹) +

تین ہفتہ میں جیو کوئی چیونٹی برابر ہو جاتا ہے چھ ہفتے میں جسم
بڑھ کر ۵-۶ ماشے ہو جاتا ہے اور سر۔ پیٹ۔ ناک۔ مُنہ۔ آنکھ اور کان
کے نشان دکھائی دینے لگ جاتے ہیں۔ بچّہ کے ارد گرد چوٹ سے بچاؤ
کی خاطر ایک پانی کی تھیلی لپٹ جاتی ہے +

ان دنوں عورت کا جی کچّا ہونے لگتا ہے جو عموماً دھنیا پودینہ

انار دانہ کی چٹنی یا نمبو یا آملہ کا پانی پلانے سے ٹھیک ہو جاتا ہے چینی کے برتن میں ا سیر پانی ڈال کر اُس میں سُوکھا آملہ ۲ تولہ۔ آلوبخارا ۱۵ عدد۔ املی ۲ تولہ۔ انار دانہ ½ تولہ یا سُوکھا یا تازہ آملہ ۱۵ عدد میں سے کوئی ایک بھگو دیں۔ چند گھنٹے بعد پانی نتھار کر تھوڑا تھوڑا پی لیا کریں شکر ملا سکتے ہیں۔ دو مہینے میں ناک ہونٹ آنکھیں صاف نظر آتی ہیں۔ ہڈیوں کے نشان پڑنے لگتے ہیں۔ بچہ ساڑھے تین مہینے کا ہو جاتا ہے تو لڑکا لڑکی میں تمیز ہو سکتی ہے۔ سر بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ اُنگلیاں الگ الگ دکھائی دیتی ہیں۔ چوتھے مہینے ہاتھ پیر ہلنے لگتے ہیں۔ پانچویں مہینے آدھ سیر وزن ہو جاتا ہے۔ لمبائی ۱۰ اِنچ۔ چھٹے مہینے وزن ½ ا سیر اور لمبائی ۱۴ اِنچ۔ سر پر چھوٹے چھوٹے بال بھی ہو جاتے ہیں۔ آنتوں میں پاخانہ اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ساتویں مہینے کے آخر میں پیدا ہوئے بچے کمزور بہت ہوتے ہیں اور ہڈیاں بہت نازک ہوتی ہیں تاہم باقاعدہ احتیاط اور پرورش سے چند فیصدی بچ جاتے ہیں۔ آٹھویں مہینہ کا بچہ تو عموماً کم زندہ رہتا ہے۔ نو مہینہ کا بچہ ۱۸ اِنچ لمبا اور ½ ۲ سیر بھاری ہوتا ہے۔ دس ماہ کا بچہ ۲۰ اِنچ تک لمبا اور ½ ۳ سیر کے لگ بھگ وزن ہوتا ہے۔ تمام اعضاء مکمل ہوتے ہیں۔ عموماً نو اور دس ماہ کے درمیان بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک موٹا اصُول ہے کہ "عورت کو جتنے دن پیچھے حیض آئے عام طور پر اُس سے دس گنا دنوں میں اُس کا بچہ پیدا ہوتا ہے یعنی عموماً ۲۸۰ دن کے بعد"۔

لڑکا ہی پیدا ہو

جن کی یہ خواہش ہو کہ اولادِ نرینہ پیدا ہو وُہ تین ماہ ختم ہونے سے پہلے پہلے بلکہ حمل ٹھہرنے کے بعد جلد از جلد اس مطلب کی دوائی استعمال کریں یہاں بعض بھائی سوال کریں گے کہ

(۱) کیا ایسی دوائیاں بھی ہیں جو اولادِ نرینہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکیں ؟

(۲) کیا نر یا مادہ اولاد خُدا کے اپنے ہاتھ میں نہیں ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی دوائیاں ضرور ہیں۔ کم از کم ایک دوائی کا تو مجھے کافی تجربہ ہے جو کہ کئی سال سے استعمال کرا رہا ہُوں اور مالکِ دوجہان کی مہربانی سے ہمیشہ کامیابی ہی کامیابی ہوتی ہے تین دن ہی کھائی جاتی ہے +

پرماتما کے ہاتھ میں ہی سب کچھ ہے مگر پرماتما بھی امداد انہیں کی کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ تدبیر کے بغیر تقدیر نہیں کھلتی۔ خوش قسمت انسان کے مُنہ میں بھی روٹی خود بخود نہیں چلی جاتی دوائیاں بھی اسی پرماتما کی پیدا کی ہُوئی ہیں۔ ہر بیماری اور ہر تکلیف کا علاج ہے انسان عقل سے کام لے ؛ یہ نسخہ

گورو مہاراج شری سوامی کرشنانند جی سنیاسی

نے اتھروید سے معلُوم کیا اور تجربے کے بعد مجھے بتایا۔ مجھے بھی اب

اِس کا کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ اِس کا نام پُتر پرساد ک ہے۔ قیمت پانچ روپے۔

لڑکا پیدا ہونے کا اصُول

مردوں میں سُورۃیہ گُن (سُورج کا وصف) زیادہ ہوتا ہے۔ عورتوں میں چندرما گُن (چاند کا وصف)۔ مرد سُورج کی مانند تیج اور جلال والے۔ محنت کش اور سخت جان ہوتے ہیں۔ عورتیں چاند کی کرنوں کی مانند ملائم طبیعت والی حسین۔ نرم دل اور اولاد کے واسطے محبّت کا جذبہ رکھنے والی ہوتی ہیں ؛

اصُول یہ ہے کہ جب حمل میں سُورج گُن کی زیادتی ہو گی تو اولادِ نرینہ ہو گی۔ چندرما گُن کی زیادتی ہو گی تو لڑکی پیدا ہو گی۔ تین ماہ کے بعد نر مادہ کے اعضاء الگ الگ بننے لگتے ہیں۔ اگر اس عرصہ سے پہلے پہلے حمل میں سُورج گُن بڑھایا جا سکے تو اولاد ضرور نرینہ ہو گی ؛

یُونانی آیورویدک حکمت میں سُورج گُن اور چندرما گُن والی کئی کئی خاص دوائیاں ہیں۔ حمل کے تین مہینہ کے اندر اندر اگر سُورج گُن والی دوائی کا استعمال حاملہ کو کرایا جائے تو اس کے اندر سُورج گُن بڑھ جانے سے اولادِ نرینہ ہو گی ؛

مجھے اس اصول کا اور سورج گن رکھنے والی دو چار جڑی بوٹیوں کا علم ہے اِسی واسطے مجھے کامیابی ہو رہی ہے ۔

اس کتاب کے تیرھویں بیان میں حسب مرضی لڑکا یا لڑکی ہونے کے متعلق دیگر آراء بھی دی گئی ہیں۔ جن کا مطالعہ آپ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا ۔

پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی ؟

تیرھویں بیان میں اس مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے دیگر بھی کئی متعلقہ امور اُس بیان میں واضح کئے گئے ہیں ۔

حاملہ کے لئے ہدائیتیں

رنج ۔ فکر ۔ جماع ۔ بیوقت سونا ۔ اونچی نیچی جگہوں پر چلنا ۔ چھلانگ لگانا ۔ بہت ہنسنا ۔ لیٹے رہنا ۔ رونا ۔ فاقہ ۔ زیادہ محنت کرنا ۔ بوجھ اُٹھانا ۔ کسی قسم کی سواری کرنا ۔ خون نکلوانا ۔ ڈراونی کہانیاں سُننا ۔ جلاب لینا ۔ کونین کا استعمال ۔ گرم خشک اور بھاری اشیاء کھانا ۔ حاملہ عورت کیلئے منع ہے ورنہ حمل گر جانے کا اندیشہ ہے ۔ حاملہ کو قبض کی شکایت نہ

ہونے پائے۔ اگر ہو تو سوتے وقت ۱/۲ تولہ گلقند یا ۱۔ تولہ چھلکا اسبغول یا مربہ ہرڑ تھوڑے دودھ کے ساتھ بغیر کسی خطرہ کے کھا سکتی ہے ؛

اگر حاملہ کے کسی مرض کے لئے حکیم ڈاکٹر یا وید سے دوائی طلب کی جائے تو اُسے حمل کے متعلق بتا دینا نہایت لازمی ہے ؛

چلنا۔ پھرنا۔ سیر کرنا۔ خوش و خرم رہنا۔ صاف ستھرے کپڑے پہننا مالش کرنا۔ تندرست و توانا خوبصورت و دانا بزرگوں کی تصاویر دیکھنا۔ ان کے کارنامے پڑھنا۔ مذہبی کتابیں پڑھنا اور پاک زندگی بسر کرنا حاملہ کے لئے بہت فیض بخش ہیں۔ معلوم رہے کہ ماں باپ کی صحت اور خیالات کا اولاد پر بہت اثر پڑتا ہے۔ ذہین اور خوبصورت والدین کے لڑکے تمام طور پر ذہین اور خوبصورت ہی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ صحبت کے وقت ماں باپ میں سے کوئی کسی مرض میں مبتلا ہو تو بچے کے جسم میں بھی وہی زہر موجود رہ کر تمام عمر اُسے دُکھ دیتا ہے۔ نشے میں چور ہو کر جماع کرنے والوں کے بچے ناقص العقل پائے گئے ہیں۔ جاسوسی ناول پڑھنے والوں کے لڑکے بہت چالاک اور نٹ کھٹ پیدا ہوتے ہیں۔ غم فکر غصہ وغیرہ بد اوصاف بھی اولاد میں معکوس ہوتے ہیں پس ہر طرح سے احتیاط لازم ہے ؛

حاملہ عورت کے زیادہ میٹھا کھانے سے بچہ کو پیشاب کی بیماری۔ زیادہ سونے سے بے عقلی۔ کھٹائی کھانے سے پھوڑا پھنسی۔ زیادہ ہنسنے سے دانتوں کی خرابی اور روتے سے آنکھوں میں نقص ہو جاتے ہیں ؛

حاملہ کے لئے خوراک

حمل کے دنوں میں عورت کیا کھائے جس سے بچّہ تندرست اور مضبوط پیدا ہو ضروری طور پر جاننے کے لائق بات ہے۔ عام دال سبزی مکھن۔ دودھ۔ گھی۔ ملائی۔ موسم کے تازے میوے۔ چاول۔ موٹے آٹے کی روٹی۔ گھی پڑی ہوئی کھچڑی۔ دلیا۔ دہی۔ لسّی حاملہ کے لئے مفید ہیں۔ بلغمی بادی مزاج والی لسّی۔ ماش کی دال۔ تربوز نہ کھائیں ۔

مُربّہ آملہ عمدہ ایک عدد۔ ورق چاندی ایک عدد (سردیوں میں سونے کا ورق بھی ایک عدد ملا سکتے ہیں) دانہ چھوٹی الائچی ایک ماشہ طباشیر موتی ایک ماشہ روزانہ صبح کے وقت کھا لینا چاہیئے۔ قبض کی شکایت میں مربّہ ہرڑ۔ چھلکا اسبغول یا گلقند کھا سکتے ہیں۔ تولہ بھر بادام روغن یا زیتون کا تیل **olive oil** سوتے وقت تھوڑے دودھ میں ڈال کر پی لیا کریں تو بہت صحت بخش ثابت ہوگا ۔

ان سب سے زیادہ طاقت بخش ہوا خوری ہے صبح و شام گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ شہر سے باہر کی ہوا کھانا سب سے مفید خوراک ہے ۔

بعض عورتیں حاملہ کو غلط مشورہ دیا کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ چونکہ تم نے اپنی اور بچّے کی پرورش کرنی ہے اس واسطے ڈبل خوراک کھاؤ۔ یہ مشورہ غلط ہے۔ اس طرح زیادہ خوراک کھانے سے حاملہ کی صحت میں

فتور آجاتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ حاملہ کم خوراک کھائے بلکہ جتنی وہ خوش ہو کر کھا سکتی ہے اور جتنی بخوبی ہضم کر سکتی ہے اتنی کھائے۔ خوراک کے بعد کسی قسم کا بوجھ محسوس نہ ہو۔ لبعض ہر وقت چرتی چگتی رہتی ہیں یہ بھی برا ہے ﴿

ایک اصول غلط سمجھا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حاملہ کی ہر خواہش پوری کرنا چاہیئے۔ اس واسطے وہ جب اچھی بری چیز کی خواہش کرتی ہے اُسے مہیا کرنے کی انتہائی کوشش کی جاتی ہے۔ اصول یہ تھا کہ حاملہ کو غم و غصہ کا کبھی موقعہ نہ ملے۔ اس واسطے سب گھر والے حتی الوسع اُسے خوش رکھنے کی کوشش کریں۔ یہ نہیں کہ ربڑی۔ کچالو۔ باسی روٹی۔ گوشت کی بوٹی۔ مٹی اور کوئلہ وغیرہ صحت کو بگاڑنے والی اشیاء کی اجازت دے کر اُس کی صحت کو خراب کیا جائے ﴿

زچّہ خانہ

جس کمرے میں زچّہ[1] کو رکھا جائے وہ صاف ستھرا اور کھڑکی والا ہو جس میں ہوا آجا سکے مگر سامنے سے ہوا کا تیز جھونکا نہ آئے۔ اس میں کوئی گندہ یا میلا سامان نہ ہو۔ اُس میں لکڑ نہ جلائی جائے۔ انگیٹھی جلائی جائے تو کوئلے باہر سے سلگا کر

[1] بچہ پیدا ہونے کے روز سے لیکر چالیس روز تک عورت زچّہ کہلاتی ہے۔

اندر لائے جائیں۔ کمرے میں اگربتی یا گوگل کی دھونی مفید ہے۔ کمرے میں صاف صابن۔ صاف روئی۔ قینچی۔ سیفٹی پن۔ تین چار گز کھدر اور صفحہ ۱۶۵ تا صفحہ ۱۶۹ میں بیان کردہ ادویات موجود ہوں ۔ ہدایت نامہ والدین میں ایک سو صفحات زچّہ اور زچّہ خانہ کے متعلق مفصّل ہدایات دینے میں صرف کئے گئے ہیں کیونکہ یہ مضمون بہت اہم ہے اور بچّے کی آئندہ تمام زندگی کی بنیاد ہے ۔ نہایت ضروری ہے کہ کسی لائق اور تجربہ کار دائی یا نرس کا انتظام کیا جائے۔ ایک رشتہ دار عورت جو بہت سمجھدار۔ حوصلے والی۔ جاگنے والی محنتی اور حاملہ سے محبّت کرنے والی ہو پاس رہے۔ بچّہ پیدا ہوتے وقت اور کسی کا آنا جانا اندر نہ ہو ۔

بچّے کی پیدائش

بچّہ پیدا ہوتے وقت کچھ نہ کچھ درد عورت کو ضرور ہوتا ہے۔ بعض عورتوں کو ایک دو دن پہلے تھوڑا تھوڑا خون آنے لگ جاتا ہے۔ بعض کو نہیں آتا۔ زیادہ خون حاملہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس حالت میں خون روکنے کے لئے ٹھنڈی چیز استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ لٹائے

رکھنا اور سیانی دایہ یا مِس کی امداد نیز سب سے بڑھ کر پرماتما (خداوند کریم) کا بھروسہ کرنا چاہئیے۔

جو عورتیں تندرست اور محنتی ہوتی ہیں۔ جن کی کمر پتلی نہیں ہوتی اور جو حوصلے والی عورتیں ہوتی ہیں ان کو بہت کم تکلیف ہوتی ہے اس کے خلاف جو کمزور ہوتی ہیں۔ چھوٹی عمر کی ہوتی ہیں۔ زیادہ ناز و نعمت میں پلی ہوتی ہیں۔ محنت اور ورزش سے جن کو نفرت رہتی ہے چلبلی طبیعت والی یا جو عورتیں بڑی عمر میں پہلا بچّہ جنتی ہیں ان سب کو بچہ پیدا ہوتے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ان حالتوں میں چاہئیے کہ سُپر سادک بندھن (یعنی آرام سے بچّہ پیدا کرنے والا بندھن) میرے دوائی خانہ سے منگا کر بچّہ پیدا ہونے کے وقت زچّہ کی کمر سے باندھ دیں[1] درد کی زیادتی بیہوشی وغیرہ کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ چونکہ سب کے کام کی چیز ہے اِس واسطے دام صرف ایک روپیہ رکھ دیا ہے آک کی جڑ کا چھلکا ارتی پانی میں دینے سے بھی بچّہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے۔ پیڈو پر تیل کی مالش کریں۔ سانپ کی کینچلی کی راکھ ۴ رتی یا بھینس کے گوبر کا رس بغیر حاملہ کو بتلائے کہ یہ کیا ہے ۵ تولے گرم گرم پلا دیں۔ اُس میں شہد اور گھی ڈالنا بھی مُفید ہے یا تُمّہ کی جڑ کا سفوف ۱ تولہ ½ ۱ پاؤ پانی میں جوش دے کر ½ پاؤ رہ جانے پر پلائیں فوراً بچّہ پیدا ہوگا۔ کونین بھی ۱۰-۱۵ اگرین گرم چائے کے ساتھ دینی مُفید ہو سکتی ہے۔ طاقت کے لئے دُودھ برانڈی دیں۔

[1] یہ تعویذ نہیں۔ اس میں دوائی ہے۔

نوٹ :- جن کی کمر بہت پتلی ہو اور بچہ پیدا نہ ہوتا ہو ان کیلئے ڈاکٹر بلائیں شاید اپریشن کرانا پڑے - ایسے اپریشن کی ضرورت لاکھوں میں کہیں ایک کو پڑتی ہے اس واسطے فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ؛

جب بچہ پیدا ہونے کا وقت ہو جاتا ہے تب رحم کے اوپر کا گوشت سکڑنے لگتا ہے اور سکڑنے والی ایک قسم کی لہریں ہوتی ہیں جو کہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد نمودار ہوتی ہیں - انہیں لہروں کی وجہ سے زچہ کو درد ہوتا ہے - رحم کے سکڑنے سے بچہ نیچے کی طرف آتا ہے اور رحم کا منہ زور پڑنے پر کھلنے لگتا ہے - اس وقت عورت کو اکڑوں یعنی جس طرح پیشاب کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں ٹیک لگا کر بیٹھنا چاہیئے اور جب تک بچہ کا سر رحم کے منہ میں نہ آئے زور نہیں لگانا چاہیئے پہلے پہلے پانی کی تھیلی آجاتی ہے وہ رحم کا منہ بہت کھلا کر دیتی ہے اور آخر میں زور پڑنے پر پھٹ جاتی ہے اور پانی باہر نکل جاتا ہے - اس پانی سے اندر نرم ہو جاتا ہے اور عورت کے خوب زور لگانے پر بچہ کا سر آسانی سے باہر نکل آتا ہے ؛

عام طور پر بچے کا سر نیچے کی طرف ہوتا ہے اور یہ بہترین حالت ہے - بعض اوقات سر اوپر اور ٹانگیں نیچے ہوتی ہیں - یہ حالت کچھ خراب ہوتی ہے مگر خطرہ نہیں - زیادہ خطرناک حالت تب ہوتی ہے جب رحم کے منہ کے آگے بچہ کی چھاتی یا ناف یا پیٹھ ہوتی ہے (صفحہ ۱۳۶ پر تصویر ملاحظہ فرمائیں) اس وقت بچہ پیدا ہونے میں بہت دقت ہوتی

ہے۔ ایسی حالت ہزار میں ہی شائید ایک آدھ دفعہ ہوتی ہے۔ تاہم حتیاطاً ہمیشہ بہترین دایہ کا انتظام کرنا چاہیئے۔ پانچ دس روپیہ کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔ عورت کے واسطے یہ بہت نازک وقت ہوتا ہے سمجھدار دایہ ٹیڑھے بچے کو اپنے ہُنر سے پھیر لیتی ہیں اور سیدھا ہو کر سر نیچے کیئے ہُوئے بچہ پیدا ہو جاتا ہے ؎

نوٹ :- آج کل بڑے شہروں کے ہسپتالوں میں نیز میونسپل کمیٹی کی طرف سے دایہ گری کی تعلیم دی جاتی ہے چھوٹے شہروں اور قصبوں کے رہنے والے اپنے ہاں کی دائیوں کو وہاں جانے کی ترغیب دیں۔ ورنہ کم از کم ہمارا ہدایت نامہ والدین (حاملہ زچہ و بچہ) ہی پڑھ یا سُن لیں ،،

بچہ کے اور گرد نال (کمل ، جس کا اُوپر ذکر آیا ہے لپٹی ہوتی ہے اس کو دبائیں تو نبض کی طرح چلتی ہے۔ بچہ باہر آتے ہی رونے لگتا ہے۔ اس سے ہوا پہلی پہلی بار اس کے پھیپھڑوں میں جاتی ہے۔ اگر بچہ روئے نہیں تو مر جانے کا ڈر ہوتا ہے بچے کے مُنہ میں رُوئی لپٹی ہُوئی اُنگلی ڈال کر صفائی کر دینی چاہیئے وُہ سانس لینے لگ جائیگا ؎

بچہ پیدا ہو جانے پر نال کی نبض چلنی بند ہو جاتی ہے۔ جب بچہ سانس ٹھیک لینے لگ جائے اور نال کی نبض بند ہو جائے تو ریشم کے دھاگے سے نال میں دو بند لگائے جائیں۔ ایک بند بچہ کی ناف سے ۲ انچ پر دوسرا زچہ کی یونی کے پاس پھر تیز قینچی سے ناف والے بند سے ایک انچ کے فاصلے پر کاٹ دیا جائے۔ دایہ کو چاہیئے کہ بچہ جنانے سے

پہلے قینچی کو گرم پانی میں اُبال لے۔ ناخن کٹوا ڈالے۔ صاف سُتھرے کپڑے پہن کر ہاتھوں کی کہنیوں تک صابن سے دھولے پھر زچہ کو ہاتھ لگائے۔

بچہ پیدا ہونے کے آدھ گھنٹہ بعد عموماً نال بھی معہ آنول وغیرہ کے گرجاتی ہے اگر نال ایک دن سالم نہ گرے تو ۴-۴ رتی بھر شلاجیت گرم دُودھ سے ۲-۲ گھنٹے بعد پلائیں یا ۶-۶ ماشے ہلدی خالص گرم دُودھ سے دن میں ۲ بار پلائیں۔ فوراً مطلب حاصل ہوگا تُلسی کا گرم گرم کاڑھا پینا بھی بہت مُفید ہے۔

جب بچہ پیدا ہو جائے تو کم از کم ۱۳ دن مکمل آرام زچہ کو دلانا چاہیئے ورنہ خون زیادہ آجانے سے زندگی خطرہ میں پڑجائیگی۔ اِسکے کپڑے بالکل صاف ہونے چاہئیں اور نیچے کا کپڑا جو بوجہ خون کے جلدی جلدی خراب ہو جاتا ہے بدلتے رہیں۔ زچہ کو ایک ماہ تک ٹھنڈے پانی سے نہانا یا برف کا پانی پینا منع ہے ٹھنڈے پانی کے استعمال سے نیز سرد اشیاء کے کھانے سے نفاس بند ہو جائے گا۔ گرمی میں بالکل تازہ پانی اور سردی میں گرم پانی استعمال کریں۔

بعد وضع حمل جو رطوبت نکلتی ہے اُس کو اردو میں نفاس ہندی میں تشکل اور انگریزی میں لوکیا کہتے ہیں یہ خونی رطوبت وضع حمل کے بعد رحم کی ان رگوں سے خارج ہوتی ہے جو آنول کے علیحدہ ہونے سے کھل جاتی ہیں۔ اس کے جاری رہنے سے رحم کی تندرستی جانیں۔ جب یہ خون کچھ میعاد کے بعد بند ہو جائے تو جان لیں کہ رحم اپنی اصلی

جگہ پر آگیا ہے یہ خونِ نفاس پہلے پانچ روز تو زیادہ مقدار میں نکلتا ہے مگر بعد میں آہستہ آہستہ کم ہو جاتا ہے آخر بیس یا بائیس روز بعد بند ہو جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں چالیس دن تک جاری رہتا ہے۔ اگر زیادہ دن اور زیادہ مقدار میں بہے تو ۶ ماشے کھانے والے سوڈا کی شیر گرم پانی میں پچکاری کریں۔ بکائن اور گیرو ۲-۲ ماشہ صبح و شام گائے کے دودھ سے کھلائیں۔

ہوا لگنے یا چلنے پھرنے سے زچہ کو پرسوت کا بخار شروع ہو جاتا ہے جو عموماً وضع حمل کے چند دن کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ جاڑا دے کر (سردی سے) بخار چڑھتا ہے۔ رحم کے مقام پر مریضہ کو درد بھی ضرور ہوا کرتا ہے جی متلاتا ہے بعض کو دست اور قے بھی آتے ہیں۔ چھاتیوں میں دودھ خشک ہو جاتا ہے۔ اکثر عورتوں کے جسم پر سرخ رنگ کے دھبے نظر آجاتے ہیں۔ بعض عورتوں کو شب و روز بخار برابر یکساں رہتا ہے طبیعت میں پریشانی اور بیہوشی کی زیادتی ہوتی ہے۔ ایسی عورتیں بہت کم جانبر ہوتی ہیں مگر جن کا بخار چند گھنٹے زور دے کر اتر جاتا ہے وہ عموماً تندرست ہو جاتی ہیں۔ اس مرض سے نمونیا۔ سوزش۔ پردہ (رطوبت بہنا) اختناق الرحم (ہسٹیریا۔ بیہوشی) سوزش گردہ وغیرہ کی بیماریاں بھی لاحق ہو جاتی ہیں لہٰذا جوش دے کر ذرا شیر گرم یعنی گنگنے پانی سے زچہ کا رحم بذریعہ پچکاری ہر روز دھلانا چاہیئے تاکہ پرسوت کے بخار سے بچی رہے بچہ پیدا ہونے کے دن سے

۱½ تولہ دشمول کا کاڑھا[ا] یا عرق ایک ایک چھٹانک دن میں دو بار کم از کم دس دن تک دیتے رہیں یا انگریزی دوائی ارگٹ دس بوند دن میں دو بار دو گھونٹ تازہ پانی ڈال کر ۵ - ۷ دن پلاتے رہیں۔ انگریزی دوائی لائیسول کی دس بوند ایک پاؤ گرم پانی ڈال کر اس سے روزانہ جائے مخصوص پر چھینٹے مارنا بھی مفید ہے ٭

اگر پرسوت کا بخار آجائے تو دشمول ۱½ - ۱½ تولہ کا کاڑھا یا دشمول کا عرق ایک ایک چھٹانک ۵ - ۵ گھنٹے بعد ۴ دفعہ دن میں بہت مفید ہے ٭

بخار کی تکلیف زیادہ ہو تو سنکھ بھسم ۲ رتی مال کنگنی ایک ماشہ چترا کی جڑ کا چھلکا ½ ماشہ دن میں تین مرتبہ دودھ سے دیں بہت مفید چیز ہے۔ کالا زیرہ اور گڑ ۳ - ۳ ماشہ ۳ بار دن میں یوں ہی کھلا دیں۔ بہتر ہے کہ اپنے شہر کے ویدیہ حکیم یا ڈاکٹر کی امداد طلب کریں ٭

ہم نہایت ایمانداری اور سچے دل سے آپ سے التماس کرتے ہیں کہ اگر گھر میں حمل ہے یا بال بچہ پیدا ہونے والا ہے یا گود میں دودھ پیتا بچہ ہے تو ہماری تصنیف ہدایت نامہ والدین (ہندی میں نام حاملہ زچہ اور بچہ) ضرور پڑھیں۔ آپ بہت سی مصیبتوں سے بچ جائیں گے جب کتاب میں لکھی ہدایات پر شروع سے ہی عمل ہو گا تو پرسوت کے بخار یا کسی بھی مرض کا حملہ نہ ہو گا۔ ہندوستان بھر کی بہت سی میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں نے اپنی ملازم دائیوں کی رہنمائی کے

[ا] جوشاندہ

لئے یہ کتاب کافی تعداد میں خرید فرمائی ہے۔ آپ کی دائی بھی یہ کتاب پڑھ یا سُن لے تو سونے پر سہاگہ ہے۔

مقوّی معجُون

بچّہ پیدا ہونے پر عورت بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے مندرجہ ذیل معجُون پیشتر تیار کر رکھنا چاہیئے۔ اس سے طاقت بڑھیگی دُودھ مُصفّٰی اور زیادہ پیدا ہو گا۔ بیماری پاس نہیں آئے گی۔ بچّہ ہونے کے دو گھنٹے کے بعد دو تولہ بھر گرم دُودھ سے کھِلا دی جائے اور پھر جب تک بچّہ دُودھ پیتا رہے برابر کھاتے رہیں۔ ورنہ ۲-۳ ماہ تو ضرور استعمال کریں۔ صُبح شام یا تین وقت دن میں ٦-٦ ماشے کھِلا کر اُوپر سے حسب برداشت آدھ پاؤ۔ پاؤ یا ڈیڑھ پاؤ دُودھ میٹھا ڈال کر پلا دینا چاہیئے۔ دُودھ نہ ملے تو خالی معجُون ہی کافی ہے۔ گرمیوں میں ایک بار دن میں دیں۔

نُسخہ } سونٹھ ۸ تولہ۔ زیرہ سفید ۸ تولہ۔ دھنیا ۴ تولہ سونف ۲ تولہ۔ دانہ چھوٹی الائچی ۲ تولہ۔ دار چینی ۲ تولہ پگھر ۲ تولہ کالی مرچ ۲ تولہ۔ وا وڑنگ ۲ تولہ۔ تیج پات ۲ تولہ۔ سنا ۲ تولہ۔ ناگ کیسر ۲ تولہ۔ ناگر موتھا ۲ تولہ۔ لال چترہ کی جڑ ۲ تولہ۔ اصلی کشمیری کیسر ایک تولہ (ڈیڑھ دو روپے تولہ والا) جائفل ا تولہ۔ شتاوری

۴ تولہ۔ شلاجیت سُورج تاپی ۱ تولہ (اگر اصلی نہ مل سکے تو مجھ سے منگا سکتے ہیں)
اِن سب چیزوں کو کپڑچھان کر کے ملالیں۔ پھر اس سفوف میں گھی ایک سیر
ڈال کر آگ پر قدرے لال کرلیں مگر جلنے نہ پاوے۔ ازاں بعد دُودھ ۲½
سیر ڈال کر خوب ہلاتے رہیں۔ جب گاڑھا ہونے لگے تو کھانڈ ۳ پاؤ ڈال
دیں۔ جب دوائی میں بالکل پانی نہ رہے اُتارلیں اور استعمال کریں۔ پانی
کا حِصّہ دوائی میں رہنے سے زیادہ عرصہ نہیں چل سکتی بلکہ اس پر سفید
سا جالا آجاتا ہے۔ چار روز بعد جالے کا شک پڑنے پر دوبارہ آگ پر چڑھا
سکتے ہیں ٭

دیگر خوراک جو زچّہ کو چالیس دن تک دی جائے۔ وہ مُرغن (گھی
والی) اور زُود ہضم ہو۔ ماش کی دال۔ کچالو۔ پُوڑی۔ کچوڑی بازاری
مٹھائی نہ دیں۔ ورنہ بچّہ کا پیٹ خراب ہوجائے گا ٭

دس بارہ دن زچّہ کو زیادہ ہلنے جُلنے نہ دیں۔ اس کے بعد تھوڑا
بہت آنگن میں چل پھر لیا جاوے۔ کم از کم ایک ماہ گھر کا کام کاج بالکل نہ کرے ٭

بچّے کے واسطے دُودھ

جب بچّہ پیدا ہو تو فوراً ہی اُس کو دُودھ نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ
پیدائش کے وقت ½ ماشہ گڑ اور دس بُوند بادام روغن یا (ارنڈ کا تیل)

کسٹرائل چٹائیں۔ پانچ چھ گھنٹے کے بعد جب کہ عورت کی طبیعت بحال ہو
تو گرم پانی سے چھاتیاں دھو کر اور ہر ایک پستان سے چند قطرے دودھ
نکال کر بچہ کو دودھ پلائیں۔ اگر فوراً ہی دودھ پلانا شروع کر دیں تو
ایک تو بچے کے لئے دودھ مضرِ صحت ہو گا کیونکہ اس میں خون کا جوش بھرا
ہوُا ہوتا ہے۔ دوسرے بچہ کی طبیعت نازک ہوتی ہے۔ بچہ پیدا ہونے پر
دو تین دن میں ماں کے تھنوں میں بچہ کی پرورش کے واسطے کافی دودھ
آجاتا ہے (دودھ خوراک کا جوہر یعنی رس ہے رس سے خون بھی بنتا
ہے اور دودھ بھی)۔

(بچہ والی عورت کے تیار شدہ رس کا زیادہ حصہ دودھ میں تبدیل
ہو جاتا ہے) بچہ کے چھوتے دیکھنے اور پیار کرنے سے ہی دودھ اُتر
آتا ہے۔ بچہ سے محبت کم ہونے سے غم۔ غصہ۔ فاقہ یا دوسرا حمل ٹھہر
جانے سے۔ کمزوری کی وجہ سے یا طبعاً کئی عورتوں کا دودھ کم اُترتا ہے۔
بچے کو کھڑے کھڑے یا چلتے چلتے یا چھاتی پر لٹا کر دودھ نہیں پلانا
چاہیئے۔ کیا ماں خود چلتے چلتے یا پیٹ کے بل لیٹ کر دودھ یا پانی تسلی
بخش طور پر پی سکتی ہے؟ بچے کو ہمیشہ بیٹھ کر دودھ پلانا چاہیئے
جس طرف بچے کا سر ہو۔ اُس طرف کا گھٹنہ ذرا اونچا کر کے اور
پستان کو سہارا دے کر دودھ پلانا چاہیئے۔ دودھ پلاتے ہوئے جب
تک ایک طرف کی چھاتی بالکل خالی نہ ہو جائے دوسری سے دودھ
نہیں پلانا چاہیئے۔ یہ نہایت ضروری ہے (مطالعہ فرمائیں

ہدایت نامہ والدین صفحہ ۲۳۰ تا ۲۷۰)

نوٹ : بچے کا دودھ ڈیڑھ سال کی عمر میں چھڑا دینا چاہیئے۔ دودھ چھڑانے کا بہترین موسم چیت۔بیساکھ یا اسوج کاتک ہے +

دودھ کے بڑھانے کے نسخے

(۱) ایک تولہ سے لے کر آدھ چھٹانک تک بنولہ کی گری کا آٹا دودھ میں کھیر کی طرح تھوڑا پکا کر صبح شام یا دونوں وقت استعمال کریں۔ کھیر بہت گاڑھی نہ ہو جائے ورنہ جلدی ہضم نہ ہو گی +

(۲) دودھ میں بھگو اور سکھا کر کپڑ چھان کر کے ۶-۶ ماشہ سفید زیرہ کا استعمال بھی اچھا ہے۔ اتنا اتنا دودھ کے ساتھ صبح شام پھانک لیا کریں + (ایک سیر زیرہ ہو تو ۳ سیر دودھ میں بھگونا چاہیئے)

(۳) چاول۔گیہوں۔آم۔انگور۔چھاچھ۔چنا۔مٹر۔چولائی کا ساگ۔ناریل۔کھچڑی۔دلیا۔دہی اور خاص کر دودھ کا استعمال نیز ہر وقت خوش رہنا اور بچہ سے لاڈ پیار کرنا دودھ بڑھانے کے لئے بہت مفید ہے

خراب دودھ

جب بچے کا پیٹ اکثر خراب رہنے لگے اور وہ صحت میں ترقی نہ کرے تو بہت ممکن ہے کہ ماں کا دودھ خراب ہو۔صاف دودھ سفید میٹھا پتلا

خوشبودار ہوتا ہے۔ پانی میں ڈالتے ہی حل ہو جاتا ہے۔ خراب دودھ اس کے خلاف سمجھیں۔ بادی سے خراب شدہ دودھ پانی پر تیرتا ہے اور ذائقہ میں کسیلا ہوتا ہے۔ گرمی سے خراب شدہ کی پیلی پیلی دھاریاں چھوٹتی ہیں اور ذائقہ میں کھٹا ہوتا ہے۔ کف (بلغم) سے بگڑا ہوا دودھ پانی میں ڈوب جاتا ہے اور لیسدار گاڑھا ہوتا ہے ؎

دودھ چاہے کسی وجہ سے بگڑا ہو۔ مندرجہ ذیل نسخہ ٹھیک کر دیگا

نسخہ } ناگرموتھا۔ چرائتہ۔ سونٹھ۔ اندرجو۔ کوڑ۔ گلو ۴-۴ ماشے لے کر پانی میں اچھی طرح کاڑھ کر صبح شام ۱۵ دن پلائیں۔ خوراک مونگ کی دال سبزی روٹی دودھ دلیا ؎

اوپرا دودھ

سوائے لاچاری کے بچے کو دایہ سے دودھ پلوانا بہت نقصان دہ ہے۔ اوّل تو ماں کی محبت کا اثر دودھ میں آتا ہے۔ دوسرے اگر بالفرضِ محال محبت کرنے والی دایہ یا رشتہ دار تندرست عورت مل بھی جائے تو یہ شرط پوری ہونی مشکل ہے کہ دایہ کا اپنا بچہ اسی عمر کا ہو جس عمر کا آپ کا بچہ ہے۔ نیز دودھ کے ساتھ ساتھ خاندانی شرافت۔ قومی اقتدار۔ بزرگوں کی صفاتِ حسنہ بچہ میں سرائیت کرتے رہتے ہیں تبھی تو ماں کی نسل اور دودھ لازم ملزوم ...... ہو کر کہاوت بن گئی "دودھ کھشترانی کا پینا یہاں بیکار نہیں" ولایتی ڈبے کا دودھ بھی بچے کو نہیں پلانا چاہیئے۔ ماں کا دودھ بالکل کم ہو تو دیگر بات ہے ؎

حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم نے دُودھ کی فوقیت کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ طنزاً اس شعر میں بیان کیا ہے ؎

طِفل میں بُو آئے کیا ماں باپ کے اطوار کی
دُودھ تو ڈبے کا ہے تعلیم ہے سرکار کی

گویا سچی محبت کرنے والی خاندانی ماں کا دودھ بچے کے لئے اس کی آئندہ زندگی بنانے کے لئے لازمی چیز ہے۔ اس لئے ہرگز ہرگز کسی دایہ کا۔ کسی گھٹیا عورت کا یا بناوٹی ڈبہ وغیرہ کا دُودھ سوائے لاچاری کے نہ دینا چاہیئے۔ افسوس کہ آج کل کی فیشن میں پلی ہُوئی مائیں اس لاثانی اور قدرتی اصُول کو خیرباد کہہ رہی ہیں۔ رُوم اور راجپوتانے کی تواریخ کے ورق اُلٹ کر دیکھ لو کہ دودُھ کا کیا اثر ہے +

دو ماہ کے بچہ کی ماں کا دُودھ ہلکا اور زیادہ پتلا ہوتا ہے لیکن آٹھ ماہ بعد وُہ بمقابلتاً کافی گاڑھا اور زیادہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ بکری۔ گائے یا گدھی کا دُودھ بھی لاچاری میں پلایا جا سکتا ہے دُودھ میں تھوڑا پانی ملا کر اتنا جوش دیں کہ دُودھ رہ جائے۔ پھر ملائی دُور کر کے کوسا کوسا استعمال کراتے رہیں کمزور یا بہت چھوٹی عُمر کا بچہ ہو تو دُودھ میں پانی برابر یا کم بھی باقی رکھا جا سکتا ہے +

بچوں کے لئے کئی قسم کے مصنُوعی دُودھ ڈبوں اور شیشیوں میں بند ہو کر ولایت سے ہندوستان میں دھڑا دھڑ آ رہے ہیں اور ہزاروں

نہیں لاکھوں کی تعداد میں روزانہ فروخت ہو رہے ہیں۔ اُن کے صنّاعوں (طیّار کرنے والوں) کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وُہ سائینس کی مُستند ایجادیں ہیں اور بچّوں کے لئے گائے بکری بلکہ ماں کے دُودھ سے بھی زیادہ مُفید ہیں۔ حالانکہ یہ کہنا سراسر غلط ہے گلیکسو نیسل میلنز۔ فیر چائلڈ۔ ایلن بری وغیرہ کئی قسم کے مصنُوعی دُودھ ہیں۔ لیکن ماں کے دُودھ کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ خُدا کی بنائی ہُوئی چیز کا مقابلہ انسان کی بنائی ہُوئی چیز کبھی نہیں کر سکتی۔ ٹانگ کٹ جائے تو لکڑی کی ٹانگ سے گذارہ کیا جا سکتا ہے لیکن ٹانگ صحیح سلامت ہوتے ہُوئے کون مُورکھ لکڑی کی ٹانگ کا سہارا لیگا۔ اِسی طرح دُودھ نہ اُترے۔ کم اُترے۔ ماں بیمار ہو جائے۔ دُودھ خراب ہو جائے۔ ماں حاملہ ہو جائے اُس حالت میں اور صرف اُس حالت میں گائے بکری یا ڈبّے کے دُودھ کا آسرا لیا جا سکتا ہے ؂

عورت کی چھاتیاں

دُودھ کا تعلّق عورت کی چھاتیوں سے ہے۔ چھاتیوں کو ٹھیک سہارا نہ دے کر۔ کھڑے کھڑے۔ چلتے چلتے یا سینے کے اوپر بچّے کو لٹا کر

دودھ پلانے سے جہاں بچے کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے وہاں عورت کی چھاتیاں بھی بہت بے ڈھب ہو جاتی ہیں۔ حسن اور خوبصورتی کے لحاظ سے نیز بے ڈھب چھاتیوں سے دودھ پینے میں بچے کو جو تکلیف ہوتی ہے اُسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

عورت کا تھن سوج جائے تو ٹکور کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ اوّل تو جونک لگا کر خون نکال دینے سے آرام آجاتا ہے۔ تُمہ کی جڑ پانی میں پیس کر لیپ کرنے سے بھی بہت فائدہ ہو جاتا ہے۔ چوچی پر زخم ہو جائے تو دودھ ہاتھ سے نکال کر پلا دیا کریں۔ چوچی پر سندور گھی میں ملا کر لگائیں یا رسونت اور گھی ملا کر لگائیں۔

دودھ پلانے والی عورت کو سینہ بند استعمال کرنا چاہیئے تاکہ چھاتیاں لٹک نہ جائیں۔ جن کے پستان لٹک گئے ہوں وہ انار کا چھلکا اندر جَو ۲-۲ تولے اور مازو ا تولہ کو ٹکر دو سیر پانی میں جوش دیکر چوتھائی پانی رہنے پر اس پانی سے چالیس روز رات کے وقت پستان دھوئیں اور پھر کس کر باندھ دیں۔ صبح کسی اچھے صابن سے دھو دیں۔ ٹھیک حالت پر آجائیں گے۔

۱؎ گستاخی معاف۔ بعض جاہل خاوندوں کے ہاتھ بھی چھاتیوں کیساتھ ظلم کرتے ہیں

نامردی اور امراضِ مخصوصہ مرداں

وُہ بیماریاں جو مردوں کو اُن کی غلط کاریوں یا بداعمالیوں کی وجہ سے ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں امراضِ مخصوصۂ مرداں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ۹۹ فیصدی ان کی ابتدا چودہ اور سترہ سال کی عمر کے درمیان ہوتی ہے جب نوخیز انجان نوجوان ایسے بدچلن لوگوں میں اُٹھتا بیٹھتا ہے جن کا شغل عشقیہ باتیں کرنا ہوتا ہے۔ وُہ لوگ لطفِ جماع کا ذکر بہت دلکش الفاظ میں کرتے ہیں اور اپنے ہمنشیں بھولے بھالے لڑکے

کو بظاہر خوشنما لیکن دراصل کانٹوں سے پُر وادی میں قدم رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ جیسا کہ زیرِ علاج مریضوں سے معلوم ہوا اُنہیں کہا گیا کہ "مُشت زنی یا جلق یعنی ہاتھ سے عضوِ تناسل کو مَسل مَسل کر دیرج خارج کرنے میں وہ لطف حاصل ہوتا ہے جو صرف خوش قسمت لوگوں کا ہی حصّہ ہے۔ اِس فعل سے لڑکے جلدی جوان ہو جاتے ہیں اُن کی داڑھی مُونچھ جلدی اُتر آتی ہے۔ اِس سے قد بڑھتا ہے اس سے دُبلے پتلے لڑکے جلدی موٹے ہو جاتے ہیں۔ اس سے چہرے کا رنگ خوب نکھرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔" اب آپ ہی دیکھئے کیتنی اُلٹی باتیں ہیں۔ شرارت اور شیطانیت سے پُر۔ معلوم نہیں معصوم لڑکوں کو ایسی غلط تعلیم دینے سے اُن کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ معصوم لڑکے اس فعل سے تباہ ہی تو ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں جوانی کا مُنہ دیکھنا نصیب ہی نہیں ہوتا۔ اُن کے قد بڑھنے سے رہ جاتے ہیں۔ اُن کے جسم سُوکھ جاتے ہیں۔ گال پچک جاتے ہیں چہرے کی رونق چلی جاتی ہے۔ آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ قوّتِ ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اکثر قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ سر میں چکر آ جاتا ہے آنکھوں کے سامنے کبھی کبھی اندھیرا آ جاتا ہے۔ تھوڑی سی دماغی محنت سے سر دُکھنے لگتا ہے اور اس طرح کے بیسیوں امراض کا وہ مُشت زنی کرنے والا مخلوق شکار ہو جاتا ہے۔ لڑکوں کے ساتھ غیر قُدرتی فعل کرنے والا لعنتی بھی انہیں امراض میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔

لیکن سب سے زیادہ خرابی اُس نظام یا سسٹم میں آجاتی ہے جس پر براہِ راست یہ ظلم کیا جاتا ہے۔ یعنی ویرج (منی) کے بنانے سنبھالنے اور چلانے والا نظام۔ مرد کو مرد بنانے والا نظام۔ وُہ نظام جس کا کام شادی ہو جانے کے بعد ہی شروع ہوتا ہے وُہ شادی سے پیشتر ہی ناکارہ ہو چکتا ہے ؎

قسمت پہ اُس غریب مسافر کی روئیے
جو بیٹھ جائے ہار کے منزل کے سامنے

مجلوق کے اس نظام میں نقص آجانے سے مندرجہ ذیل امراض ہو جاتے ہیں:

(الف) احتلام یا سُپن دوش یعنی نیند میں ویرج یا منی کا خارج ہو جانا۔

(ب) جریان۔ دھات جانا یعنی پیشاب کے ساتھ آگے یا پیچھے منی کا خارج ہوتے رہنا۔

(ج) رقتِ منی یعنی ویرج کا پتلا پڑ جانا۔

(د) سُرعتِ انزال یا شیگھر پات یعنی عضو کے اندر داخل کرتے ہی یا چار پانچ حرکات میں خارج ہو جانا عورت کی تسلّی نہ ہونا۔

(ہ) نامردی یا نپنسکتا یعنی عورت سے جماع کرنے کی خواہش ہی نہ ہونا یا خواہش اور شوق کے باوجود عورت کے پاس لیٹے ہونے پر بھی عضو میں سختی نہ آنا یا سختی آبھی جائے تو داخل کرنے سے

پیشتر ہی نرمی آجانا ۔

اتنے بڑے امراض ایک چھوٹی سی بھول سے ہو جاتے ہیں جلق یا ہاتھ سے ویرج ضائع کرنے کی بُری عادت کے تین چار اور وجوہات بھی ہُوا کرتے ہیں (**اوّل**) بعض لوگوں کے آلہ تناسل کی سُپاری چمڑے سے اس طرح ڈھکی رہتی ہے کہ پردہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا پردے کے اندر میل کی ایک تہ جم جاتی ہے جس سے سُپاری کے گرداگرد میٹھی میٹھی خارش سی ہوتی ہے ۔ کھجانے سے اُس مقام پر لذّت سی معلوم ہوتی ہے جو جلق کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے (**دوم**) گھوڑے یا بائیسکل کی سواری سے عُضو کی جڑ میں ایک رگڑ سی پیدا ہوتی ہے ۔ جن لڑکوں نے جلق کے فعل کی بابت سُنا ہوتا ہے وُہ اس رگڑ کے احساس کی وجہ سے اپنا ہاتھ عضو کی طرف لے جاتے ہیں ۔ جس سے لذّت کا احساس زیادہ ہو کر وُہ ہاتھ سے عُضو کو اور زیادہ رگڑتے ہیں اور اس طرح اپنا ویرج خارج کر چھوڑتے ہیں اور اپنی صحت کی جڑ کاٹ بیٹھتے ہیں معصُوم لڑکوں کے لئے البتّہ گھوڑے یا بائیسکل کی سواری کبھی بُرائی کا پیش خیمہ نہیں بنتی (**سوم**) سنیما ۔ ناول اور ننگی تصاویر لڑکوں کے دماغ میں شہوانی ہیجان پیدا کر دیتے ہیں ۔ اُس سے عُضو میں سختی آجاتی ہے ۔ سختی کی حالت میں کپڑے وغیرہ کی رگڑ سے لذّت کا احساس ہوتا ہے اور آخر جلق تک نوبت پہنچ جاتی ہے **چہارم**) گوشت ۔ مچھلی ۔ انڈے اور لیسنہ کھٹائی کا استعمال اعضائے منویہ میں گرمی

پیدا کر کے شہوت کی ایزادی کا باعث ہوتا ہے اور لڑکے جلق کے ذریعے اپنی شہوانی تسلّی کر لیتے ہیں۔

میرے کئی دوست اِن دو تین صفحات کے مُطالعہ سے بہت پریشان خاطر ہوں گے لیکن خرابات کا ذکر کرنا بھی میرے فرض میں داخل ہے تاکہ لوگ اپنے نوخیز بیٹوں اور رشتہ دار لڑکوں پر کڑی نگرانی رکھ سکیں اور اُن کی صحیح رہنمائی کر سکیں۔ بہت سے شادی شدہ نوجوان بھی اس بدعادت سے باز نہیں آتے وُہ سُرعت انزال وغیرہ امراض کی وجہ سے بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے میں لُطف نہیں اُٹھا سکتے اور خُود کو اس طریق پر غرق کرتے ہیں۔ اُنہیں اس کتاب کے دُوسرے بیان "محافظِ جوانی" کا بار بار مطالعہ کرنا چاہیئے اور اُس میں لکھی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

اِحتلام

نیند میں خواب کے ساتھ یا بلا خواب دیرج (منی) کے خارج ہو جانے کو احتلام یا سُپن دوش کہتے ہیں۔ یہ شکایت اُن نوجوانوں کو ہو جاتی ہے جنہوں نے کچی عمر میں اپنے ہاتھ سے یا دیگر طور پر ویرج کے سینچانے والے اعضا کو ضرب پہنچائی ہو اور اپنا ویرج ضائع کیا ہو۔ جن کے خیالات گندے رہتے ہوں اور رات کو گندے ہی خواب

آتے ہوں۔ جن کو کمزور والدین نے جنم دیا ہو۔ جن کو بیماری کی حالت میں کونین وغیرہ گرم ادویات ملنے کی وجہ سے ویرج کے سنبھالنے اور روکنے والے اعضا میں نُقص آگیا ہو یا جو گوشت۔ انڈا مچھلی۔ پستہ وغیرہ محرّک غذا بہت استعمال کرتے رہے ہوں یا جو بہت پیٹ بھر کے سوتے ہوں یا رات کو پیشاب آنے پر سُستی کے مارے پڑے رہتے ہوں +

احتلام چاہے کتنے ہی لمبے وقفے کے بعد ہو بُرا ہے تاہم مہینے میں ایک آدھ دفعہ ہو جانا بہت تشویشناک نہیں مانا یا اس سے زیادہ ہو تو مندرجہ ذیل ہدایات سے فیض حاصل کریں +

احتلام کا عِلاج بلا دوا

(۱) دُودھ کا استعمال احتلام میں غیر مُفید رہتا ہے۔ اگر عادت ہو اور ساتھ ہی پُختہ تجربہ ہو کہ دُودھ کا کوئی خراب اثر نہیں پڑتا تو تھوڑا استعمال کریں۔ سورج غروب ہونے کے بعد دُودھ نہیں پینا چاہیئے۔ دُودھ کی بجائے مکھن کا استعمال زیادہ مُفید ہے۔ پانی بھی سُورج اُترنے کے بعد کم از کم پیئیں۔ رات کو پیشاب کر کے پیر اور عُضوِ تناسل دھوئیے ٹھنڈے پانی سے دھو کر سوئیں +

(۲) صُبح نہاتے وقت کمر کے نچلے حصّے پر اور عُضو (اندری) پر ٹھنڈے پانی کی دھار ڈالیں +

(۳) پیٹ نرم رکھیں۔ ماش کی دال۔ خُشک آلو۔ مٹھائی اور لال مرچ نہ کھائیں یا بالکل کم کھائیں۔ خوراک ہلکی اور زُود ہضم ہو۔ تازہ

سبزیاں ساگ شلغم۔گھی۔مکھن۔روٹی۔چاول اچھے ہیں ۔

(۴) گوشت۔انڈا۔شراب۔بینگن۔ربڑی وغیرہ گرم اور بھاری اشیاء نیز کھٹائی۔تیل۔پیاز سے قطعی پرہیز کریں۔چائے کا بھی استعمال نہ کریں ۔

(۵) خیالات بہت پاک پوتر رکھیں۔جہاں کوئی بھی شہوت پیدا کرنے والی بات ہو وہاں سے بھاگ جانا چاہیئے۔سنیما۔تھیٹر نہ دیکھیں۔ناول نہ پڑھیں ۔

(۶) احتلام کے مریضوں کو حتّے الوسع عضو پر لگانے کا لیپ یا طلاء استعمال نہیں کرنا چاہیئے ۔

(۷) احتلام عام طور پر تین چار بجے رات کے قریب ہی ہوتا ہے یعنی جب انسان اتنی نیند لے چکتا ہے جتنی کہ ضروری ہوتی ہے پس کم از کم وقت سونا چاہیئے گرمی میں ۶ گھنٹہ اور سردی میں ۷ گھنٹہ سے زیادہ نہ سوئیں ۔

(۸) پیٹھ کے بل نہ سونا چاہیئے۔ہمیشہ دائیں یا بائیں کروٹ سوئیں، یہ نہایت ضروری ہے ۔

(۹) قبض نہ ہونے دیں۔قبض کی شکایت ہو تو گلقند۔مرّبہ ہرڑ یا دیگر نرم قبض کشا دوائی سے پیٹ کو نرم کریں۔چھلکا اسبغول بھی مفید ہے سنا دو حصّہ۔پھول گلاب ایک حصّہ۔کھانڈ چھ حصّہ ملا کر رکھ لیں۔رات کو ایک دو ماشہ برائے دفعیہ قبض استعمال کریں۔پیٹ کے کیڑے (چمونے) بھی جو اکثر احتلام کا باعث ہوا کرتے ہیں۔اس دوائی سے خارج ہو جاتے ہیں جبکہ اس میں برابر کا پلاش (ڈھاک) کا بیج ملا دیا جائے ۔

ہست پاد انگشٹھ آسن
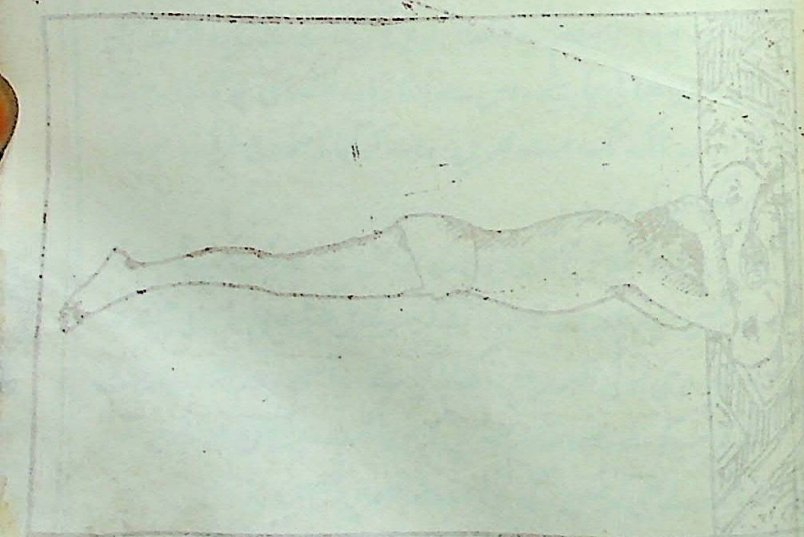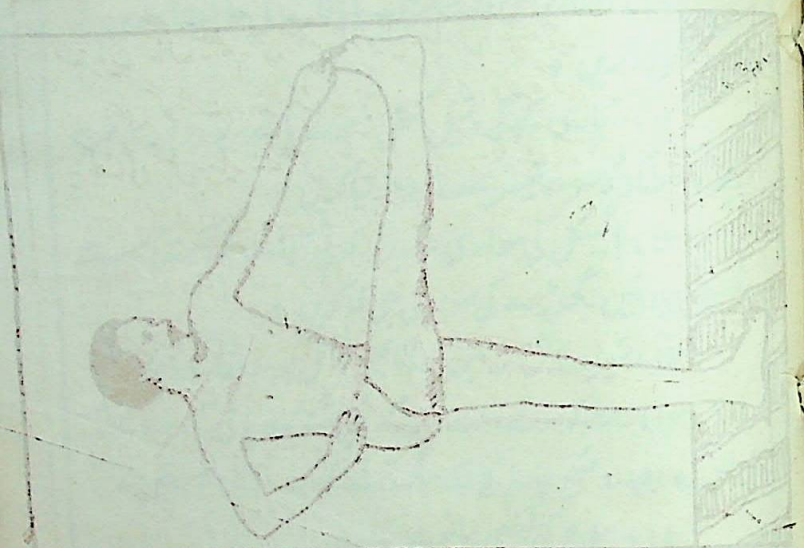
شیرش آسن
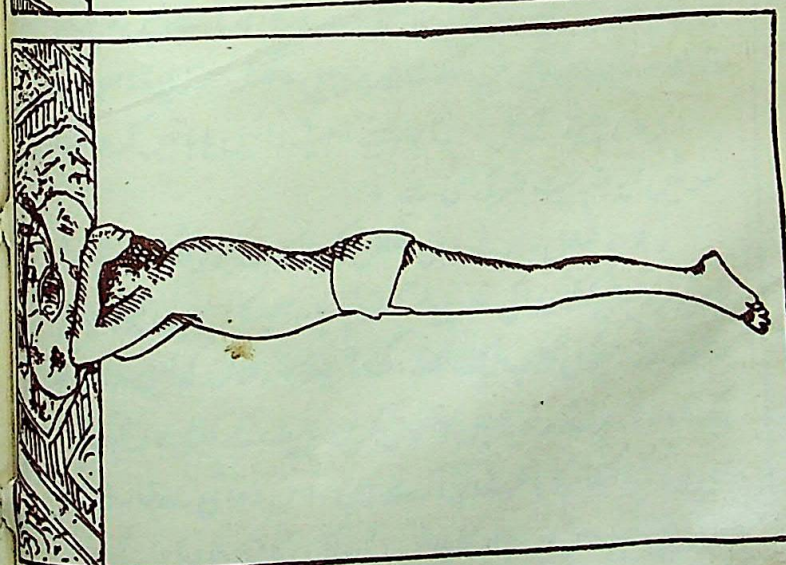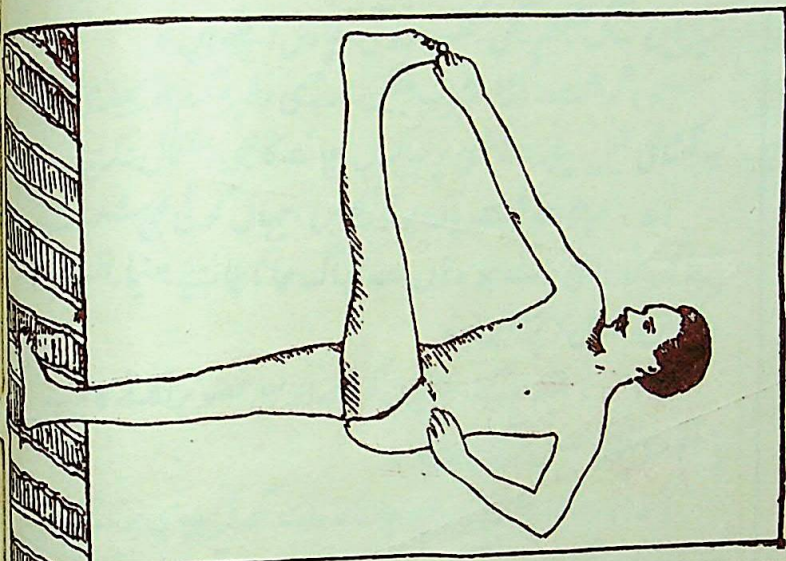
(۱۰) رات کو کسی وقت پیشاب یا پاخانے کی حاجت معلوم ہو تو سُستی نہ کریں ؛

(۱۱) سُپاری کے گرد میل اکٹھی نہ ہونے پائے۔ پردہ پوری طرح پیچھے کو اُلٹ کر دُوسرے تیسرے روز دھو لیا کریں ؛

(۱۲) بائیسکل کی سواری نہ کریں۔ کرنی آجائے تو آہستہ آہستہ بائیسکل چلائیں۔ گھوڑے کی سواری بھی کم کریں ؛

(۱۳) سیر۔ ورزش جس میں دَوڑنا بھی شامل ہو۔ روزانہ کرنا چاہیئے ؛

(۱۴) رات کو سوتے وقت عضو کے اُوپر ٹھنڈے پانی کے ۲-۳ لوٹے ڈالیں ؛ (ب) صُبح چار پانچ بجے جاگ آنے کے بعد دوبارہ نہ سوئیں ؛

(۱۵) جماع کی قطعی ممانعت ہے ؛

(۱۶) احتلام کے نُقصان کو پُورا کرنے کے لئے زیادہ طاقت بخش غذا نہیں کھانی چاہیئے۔ اِس سے اُلٹا زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ پیٹ کا تندُور ناک تک مت بھریں۔ رات کو کھانا سورج غرُوب ہوتے ہی کھا لیا کریں ؛

(۱۷) شیرش آسن دیرج کے امراض کے لئے بہت مُفید ثابت ہوتا ہے۔ کسی دیوار یا درخت کا سہارا لے کر سر کے بل کھڑے ہو جائیں جیسے کہ سامنے دی ہوئی تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ یہ آسن روزانہ دو چار منٹ کے قریب کرنے سے احتلام کا مرض کم ہو جاتا ہے۔ پریکٹس ہونے پر بغیر سہارے کے بھی کر سکیں گے ؛ (سامنے تصویر دیکھیں)

اس کے علاوہ اس کتاب کے دوسرے بیان (محافظِ جوانی میں تحریر کردہ ہدایات پر عمل کریں۔

احتلام کا سہل علاج

(۱) مرجان (مونگا) ایک رتی۔ پوست کا ڈوڈا ایک ماشہ۔ کچلہ چوتھائی رتی۔ یہ ایک خوراک ہے۔ چالیس گنا بلکہ اڑتالیس گنا یہ سب ادویات لے کر الگ الگ نہایت باریک سفوف کر کے کپڑے میں سے گزاریں پھر ملا کر صبح کھانا کھانے سے دو تین گھنٹہ پیشتر دودھ سے ایک خوراک کھالیں شام کو چار بجے کے قریب دوسری خوراک۔ دودھ ایک پاؤ کافی ہے۔

مرجان اعلےٰ قسم کا ہو بعض اوقات پنساری ناقص چیز دے دیا کرتے ہیں۔ تسلی کر لینا چاہیئے۔ مرجان کو ایک بوتل عرق کیوڑا میں کھرل کر لینے سے عمدہ خوراکی بن جاتا ہے۔ کچلے کو توے پہ بھون کر چھیل کر اس کا اندر کا پتہ پھینک دیں۔

(۲) چھلکا اسبغول ۳ ماشہ۔ مغز کونچ ۱½ ماشہ۔ مغز دھنیا ۲ ماشہ خشخاس ۱½ ماشہ۔ مرجان مندرجہ بالا طریق سے طیار کردہ ایک رتی۔ یہ ایک خوراک ہے۔ صبح شام ایک وقت ایک پاؤ گائے کے دودھ سے دوسرے وقت پانی سے۔

ایک سال کے اندر اندر کی احتلام کی شکایت کے لئے ہر دو نسخے نہایت مفید ہیں۔ مرض پرانا ہو گیا ہو تو وید حکیم کی امداد حاصل کریں۔

جریان

اس مرض کی وجوہات وہی ہیں جو احتلام کی ہیں۔ پہلے قبض ہونے کی صورت میں زور لگاتے وقت پیشاب کے رستے ویرج ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر مرض بڑھنے پر ہر پیشاب کے ساتھ۔ آگے یا پیچھے ضائع ہونے لگ جاتا ہے۔ اسے دھات آنا یا منی آنا بھی کہتے ہیں ۔

جریان کا علاج بلا دوا

(۱) مندرجہ بالا ہدایات مندرجہ بیان احتلام میں سے نمبر ۲۔ ۳-۴-۵-۹-۱۲-۱۳-۱۵-۱۷ پر پابندی کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے ۔

(۲) نوٹ کرنا چاہیئے کہ دھات کس وقت کتنی اور کس رنگ کی جاتی ہے۔ لیسدار۔ پانی کے رنگ کی۔ دودھیا رنگ کی پتلی یا گاڑھی۔ پیشاب سے پہلے یا بعد میں یا شہوت کا خیال آنے کے بعد؟ اگر کھانا کھانے کے بعد جاتی ہو تو کتنے گھنٹے کے بعد۔ صبح سویرے ٹٹی جاتے وقت پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے تو کیا قبض کی حالت میں ؟ یہ سب باتیں مرض کی مختلف حالتوں کا اظہار کرتی ہیں ۔

( ) روٹی سے ۲-۳ یا ۴ گھنٹہ بعد جو پیشاب آتا ہے۔ اگر اس میں گاڑھا پن ہو، تو اس میں ہاضمہ کا قصور سمجھنا۔ ہاضمہ کو امداد ملنے سے وہ نقص رفع ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ پیشاب کا رنگ ہلکا زردی مائل

ہوتا ہے۔ پانی کی طرح بے رنگ نہیں ہوتا ۔

(۴) پاخانہ جاتے وقت زور ہرگز نہیں لگانا چاہیئے۔ کیونکہ زور لگانے سے ویرج کے خزانہ پر بوجھ پڑتا ہے۔ جتنا پاخانہ ۵۔ ۷ منٹ آرام سے بیٹھنے سے آجائے آجائے۔ اس کے بعد اُٹھ کھڑے ہوں۔ دن میں اگر تین بار پاخانہ آجائے تو فکر نہیں۔ چند یوم میں سلسلہ ٹھیک ہو جائیگا ۔

(۵) عموماً ہر ایک انسان کا پیشاب شیشی میں ۲۔۳ گھنٹے رکھنے سے دھندلا غبار نیچے چھوڑتا ہے مریضوں کے پیشاب میں غبار زیادہ ہوتا ہے تندرستوں کے میں کم۔ یہ غلط ہے کہ وہ ویرج (دھات) ہی ہوتا ہے اس واسطے ذرا غبار بھی نظر آنے سے گھبرا جانا غلطی ہے ۔

(۶) جریان اگر کبھی دوسرے چوتھے مہینے معلوم ہو تو اس کا فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ تندرست آدمی کو بھی اس طرح کبھی ہو جایا کرتا ہے ۔

جریان کا سہل علاج

(۱) مرجان ایک تولہ۔ موتی آدھا تولہ پتھر کے مضبوط کھرل میں ڈال کر ایک بوتل عرق کیوڑا میں کھرل کریں خشک ہونے پر ۱۔۱ رتی صبح شام مکھن میں ملا کر کھانا کھانے سے دو گھنٹے پہلے استعمال کریں ۔

(۲) گودنتی ۱ ماشہ۔ ستاور ۲ ماشہ۔ شدھ شلاجیت ۲ رتی۔ یہ ایک خوراک ہے۔ پاؤ ڈیڑھ پاؤ بالکل تازہ یا جوش دے کر ٹھنڈے کئے ہوئے دودھ سے صبح شام چالیس دن استعمال کریں ۔

(۳) ثعلب مصری۔ ستاوری۔ ملٹھی ۴۔۴ تولے۔ تباشیر۔ دانہ

چھوٹی الائچی۔ اور سہر دچینی ۲-۲ تولے۔ کُشتہ قلعی ۴ ماشے۔ ورق چاندی ۶۰ عدد الگ الگ کوٹ پیس ملا کر ۶۰ خوراک بنالیں۔ ایک ایک خوراک صُبح شام تازہ یا جوش دے کر ٹھنڈے کئے ہُوئے گائے کے دُودھ سے کھائیں۔ اس سے ایک برس کے اندر اندر کا مرض ضرور ٹھیک ہو جائے گا ؂

سُرعتِ انزال

پانی کی بھری بوتل کو اُلٹائیں تو پانی بُہت جلدی خارج ہو جاتا ہے لیکن گاڑھے شہد کی بوتل کو اُلٹائیں تو بُہت دیر میں خارج ہو گا۔ یہ حالت سُرعتِ انزال کی ہے۔ جن کا ویرج پتلا ہے وُہ جماع میں عضو سے عُضو ملتے ہی یا چار پانچ حرکت میں خارج ہو جاتا ہے۔ دُوسری حالت ہیں پانی یا شہد بجائے بوتل میں ہونے کے کسی کاغذ میں ہو تو بھی ہماری مرضی کے بغیر تھوڑے سے جھٹکے میں گر جاتا ہے۔ بس ویرج کے پتلا ہونے کے علاوہ خزانہ منی کی کمزوری بھی سُرعتِ انزال یا جلدی ویرج خارج ہو جانے کی بیماری کا باعث بنتی ہے۔ اس کی بُنیاد جوانی کی زیادتیاں اور بچپن کی غلط کاریاں ہیں ؂

سُرعتِ انزال کا علاج بلا دوا

(الف) مندرجہ بالا ہدایت نمبر ۳-۴-۵-۸-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۵-۱۷ (مندرجہ بیان احتلام) پر عمل کریں ؂

(ب) معتدل غذا شیرس آسن[1] بسیر۔ درزش کی خاص ہدایت ہے۔
(ج) اگر ساتھ ہی احتلام کی شکایت زیادہ ہو تو نمبر ا تا ۱۵ پر عمل کریں (د) اگر ساتھ ہی یہ شکایت ہو کہ عورت کی نزدیکی سے بھی عُضو میں اچھی سختی نہیں آتی تو گوشت انڈے کا استعمال کرسکتے ہیں۔
(۲) چار چھ ماہ عورت اور عورت کے خیال سے قطعی طور پر آزاد رہیں گھڑی بھر کے لئے بھی شہوت نہ آنے دیں عُضو کو مکمل ۴۔۶ ماہ مکمل آرام دیا جائے (س) کھڑاؤں پہن کر چلا کریں۔ پاؤں کے انگوٹھا اور ساتھ والی انگلی کے بیچ والی جگہ پر سرسوں کے تیل سے خوب اچھی طرح مالش کریں (ص) جب ہمبستری کرنے لگیں تو پیار و محبت کرتے وقت اور پرائیویٹ لفافہ میں لکھی ہدایات کے مطابق عورت کو طیار کرتے وقت اپنا خیال حتے الوسع شہوت سے آزاد رکھیں۔ ورنہ اگر آپ بھی شہوت کا خیال رکھیں گے تو عورت سے کئی گنا زیادہ تو آپ ہی طیار و آمادہ ہو جائیں گے۔ اُس حالت میں بہت جلدی انزال ہو جائیگا۔ عورت کو پھلاتے پھلاتے خود ہی پگھل کر ختم ہو جائیں گے (ایسی حالت میں منی خارج ہو جانے کے باوجود ہلتے رہیں تاکہ مصنوعی طور پر عورت کی تسلی ہو جائے۔ لیکن یہ ایک مجبوری کی صورت ہے) چاہیئے کہ اپنے دل و دماغ کو ٹھنڈا رکھیں۔ بہتر ہو کہ اپنی توجہ دیگر طرف کریں۔ کام سُوتر میں بندر کا خیال کرنے کی ہدایت ہے۔ "وہ کھڑکی پر چڑھ گیا۔ وہ چھلانگ لگائی اور گھوڑے کی پیٹھ پر ہو رہا۔ وہ لڑکی کا دوپٹہ نوچ لیا۔ وہ کسی نے

[1] شیرش آسن کیلیاں آسن کا ذکر احتلام کے بیان میں مفصل کیا ہے۔

ڈنڈا دکھایا وُہ بھاگتے بھاگتے شرارت کر ہی گیا اور ریوڑی والے کا خونچہ اُلٹ دیا وُہ سامنے تانگہ آگیا۔ بھئی اُچک کر کہ جوان کے سر پہ ہی تو جا بیٹھا لو اُس کی پگڑی لے کر بھاگ گیا وغیرہ وغیرہ" فرضی نقشے بنا کر یا کبھی کسی بندر کی شرارت دیکھی ہو تو اُسے یاد کر کے یا اپنی زندگی کا کوئی خاص دُکھ سُکھ کا واقعہ یاد کر اپنے خیالات جماع سے دُور رکھیں۔ مگر عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ جاری رکھیں۔ اتنے میں عورت آمادہ ہو اُٹھیگی لیکن آپ کے دماغ میں سکوُن ہو گا۔ ایسی حالت میں جماع کرنے سے مرد سُرعتِ انزال کا شکار نہیں ہوتا۔ مقابلتاً دیر سے دیرج خارج ہوتا ہے یہ ایک خاص راز ہے جو افشا کیا گیا (ط) اگر آپ عورت سے بغلگیر ہوتے چوُمتے چاٹتے یا پیار کرتے وقت دماغ کو دُوسری طرف نہیں لیجا سکتے اور شہوت سے مغلوب ہو جاتے ہیں تو اس سے بہتر ہے کہ بہت تھوڑی چھیڑ چھاڑ کے بعد جماع میں مشغول ہو جائیں اور درمیان میں ذرا رُک رُک کر Strokes (گھسے) لگائیں اس طرح بھی مقابلتاً زیادہ وقت لگیگا۔

(ع) ایک اور طریق بھی مُفید ہے۔ اندازہ لگائیں کہ عام حالت میں کتنی حرکات کے بعد دیرج خارج ہوتا ہے۔ اُس سے آدھی مرتبہ حرکت کر کے بیوی سے بالکل علیحدہ ہو جائیں۔ کوئی بہانہ کر لیں۔ پھر کبھی ہمبستری کرنے لگیں تو اُس سے (آدھے سے) ایک حرکت بڑھا کر علیحدہ ہوں۔ اس طرح ایک ایک حرکت بڑھاتے جائیں۔ اصل سے دُگنی تگنی تعداد پر پہنچ جائیں گے اور کافی امساک بڑھا لیں گے۔ یہ علم الامساک کا ایک خاص راز تھا جو

بے تکلف ظاہر کر دیا اور جسے اب بہت سے مُصنّفین اپنی کتابوں میں نقل کریں گے (ف)، خالی پیٹ جماع کرنے سے بھی مقابلتاً زیادہ وقت لگتا ہے (ق) ، شیرش آسن جس کا ذکر احتلام کے بیان میں کیا ہے مُفید ثابت ہوتا ہے (ک)، فرنچ لیدر سے امساک بڑھتا ہے +

سُرعتِ انزال کا سہل علاج

(۱) کشتہ موتی ½ رتی۔ سیدھ مکر دھوج ½ رتی۔ کشتہ چاندی ایک رتی مکھن میں صبح شام اتنا اتنا ۴۰ دن استعمال کریں۔

(۲) املی کے بیج کی گری ۲ ماشہ۔ پوراچندن پرشن پرنی ایک ایک ماشہ۔ بیج بند ۲ ماشے۔ اسگندھ ۲ ماشے صبح شام پاؤ بھر دودھ کے ساتھ چالیس دن استعمال کریں۔ دورانِ علاج جماع اور کھٹائی سے پرہیز کریں مچھلی گوشت انڈا منع۔ مرض بڑھا ہوا ہو تو مفصّل حال لکھیں +

(۳) مُغلظ منی[1]

بڑ کی داڑھی سایہ میں خشک کی ہوئی ۲ ماشہ۔ کشتہ فولاد ایک رتی تالمکھانہ ۲ ماشہ کیکر کی پھلی سوکھی ۲ ماشہ دودھ کے ہمراہ صبح و شام ۴۰ دن استعمال کریں۔ چند ماہ مجرد رہیں۔ سادہ صحت بخش غذا استعمال کریں۔ کشتہ قلعی و کشتہ فولاد بھی بہت مُفید ہیں۔ ایک ایک رتی صبح شام مکھن میں کھائیں

(۴) رقّتِ منی کا سہل علاج

ویرج کے پتلا پن کو رقّتِ منی کہتے ہیں۔ بار بار ویرج کے ضائع کرنے سے ویرج پتلا ہو جاتا ہے۔ وہ اچھا کھایا ہوا ویرج نہیں

[1] ویرج کو گاڑھا کرنے والی دوائی۔

ہوتا۔ اِس میں اولاد پیدا کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ نیز گو بوجہ قوّتِ منی کی وجہ سے خواہش بہت پیدا ہوتی ہے مگر ویرج جلدی خارج ہو جاتا ہے اور جماع میں لُطف کم آتا ہے۔ اس کیواسطے مندرجہ ذیل کھیر استعمال کریں۔

موصلی سفید ۵ ماشے۔ اسبغول کا چھلکا ایک تولہ۔ ثعلب مصری ۵ ماشے۔ کھانڈ حسبِ ضرورت دُودھ گرم ڈیڑھ پاؤ۔ ایسی کھیر ٹھنڈی ہونے پر دن میں ایک دو بار ؂

(۵) کُشتہ چاندی اور کُشتہ قلعی ایک ایک رتی مکھّن کے ہمراہ چالیس دن استعمال کریں۔ مرض بڑھا ہو تو مفصّل حال مجھے لکھیں۔ جماع بند کھٹائی۔ نذا منع۔ گھی مکھن۔ دُودھ خوب استعمال کریں ؂

ملذذ اگر عورت کا انزال دیر بعد ہوتا ہو تو مندرجہ ذیل لیپ کا استعمال کیا جائے۔ سُہاگہ لونگ مُشک کافور ایک ایک حصّہ شہد خالص چھ حصّے ملا کر شیشی میں بند رکھیں۔ بوقتِ جماع چنے برابر نکال کر دو چار بُوند برانڈی وِسکی یا پانی میں نرم کر کے عُضو پر لیپ کریں۔ عُضو کے دخُول کے ساتھ ہی عورت کی اندامِ نہانی میں ایک گُدگُدی سی ہونے لگتی ہے جس سے اُس کو بہت لذّت حاصل ہو کر اُس کا انزال جلدی ہو جاتا ہے۔ اگر اپنے تھوک سے ہی مندرجہ بالا دوائی کو نرم کریں تو بہت مُفید ثابت ہو گا۔ تھوک بذاتِ خود ملذّذ ہے۔ آپ نے بیلوں۔ گھوڑوں۔ کُتوں اور اونٹوں کو مجامعت سے پہلے مادہ کے عُضوِ خاص پر تھوک لگاتے دیکھا ہی ہو گا۔ اُس کا مُدعا یہی ہوتا ہے

سرعت انزال نہ ہونے کی صورت میں اس کی قطعی ضرورت نہیں۔

نسخہ مضیق

زیادہ اولاد یا دیگر کسی وجہ سے جب عورت کا اندام نہانی بہت کشادہ ہو تو اس کے لئے مضیق یعنی تنگی کرنے والے نسخے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مازو پھل کپڑ چھان کر لیں۔ بوقت نزدیکی چٹکی بھر عورت کے اندام نہانی کے اندر لگانے سے آناً فاناً تنگی ہو جائے گی۔ یہ ایک سربستہ راز تھا جو ظاہر کیا گیا تنکے اوٹ پہاڑ اسے ہی کہتے ہیں۔

امساک کی میعاد

لفظ امساک کی تشریح کے دو پہلو نکلتے ہیں۔ ایک کا تعلق مرد سے ہے دوسرے کا عورت سے۔ پہلی حالت میں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ جماع کرتے وقت مرد کا ویرج کتنا عرصہ خارج نہ ہو کر مرد کے لئے حصول لذت کا باعث بنتا ہے۔ دوسری حالت میں یہ کہ عورت کی تسلی ہونے سے پیشتر ویرج خارج نہیں ہوتا۔ مختلف عورتوں کی تسلی مختلف میعادوں سے ہوتی ہے بعض پانچ چھ حرکات میں ہی لذت یاب ہو جاتی ہیں اور بعض کی تیس چالیس میں بھی تسلی نہیں ہوتی۔ اس واسطے جلدی منزل ہو جانے والی بیوی کے خاوند کا دس حرکات کا امساک بھی کافی سے زیادہ ہے لیکن دیر میں منزل ہونے والی بیوی کے خاوند کا پچیس حرکات کا امساک بھی کم ہے۔

لیکن عام میعاد کے متعلق ناظرین کو واقفیت بہم پہنچانا ضروری ہے امریکہ کے ڈاکٹر فرینکلن صاحب فرماتے ہیں کہ "یہ میعاد تین سے چھ منٹ

تک اوسط مردوں میں ہوا کرتی ہے۔ اُسی رات دوبارہ جماع کیا جائے تو منی کی مقدار خزانۂ منی میں کم ہو جانے کی وجہ سے نیز مرد کے عضو کے مقامِ لذت میں احساس کم ہو جانے کی وجہ سے مقابلتاً زیادہ وقت لگتا ہے مگر اس لالچ سے رات میں ایک بار سے زیادہ جماع نہیں کرنا چاہیئے ورنہ جلدی یا بدیر مرد کمزور ہو جاتا ہے"۔ ہم نے سال ۱۹۲۵ء میں تین ہزار ہندوستانی خاوندوں سے براہِ راست سوال کر کے اُن کے جوابات اکٹھے کئے تھے۔ وقت کے متعلق عام طور پر انہوں نے غلط اطلاع دی مثلاً ایک شخص نے کہا۔ اُسے پندرہ منٹ لگ جاتے ہیں۔ لیکن جب پوچھا گیا کہ دخول کی کتنی حرکات کے بعد منی خارج ہوتی ہے تو اُس کا جواب بھی پندرہ دیا حالانکہ ایک منٹ میں اوسطاً دس حرکات ہو جاتی ہیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ تہائی ہندوستانیوں کے امساک کی میعاد پندرہ اور تیس حرکات کے درمیاں ہے۔ تہائی کی اس سے زیادہ۔ باقی تہائی سُرعتِ انزال کا شکار ہیں۔ اُن میں سے زیادہ تر تو آٹھ دس سے بھی نیچے ہیں۔ اور وُہ منی خارج ہونے کے بعد ہلتے رہتے ہیں تاکہ مصنوعی طور پر عورت کی تسلی کر دیں بعض دخول کرتے کرتے ہی خارج ہو جاتے ہیں ؎

امساک کی گولیاں اور نوجوان

جو لوگ بہت جلدی خلاص ہو جاتے ہیں۔ وُہ اس بات کے خواہشمند

ہوتے ہیں کہ انہیں کوئی ایسی چیز مل جائے جو کہ شام کو استعمال کریں اور گھنٹہ دو گھنٹہ بعد بلا کی شہوت پیدا ہو جائے اور وہ زیادہ دیر تک جماع کر سکیں۔ کئی لوگ ایسی چیزیں بغیر ضرورت شوقیہ ہی استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ آج کل بازاروں میں جتنی چیزیں ہیں وہ مضر ہیں۔ اُن میں دھتورہ افیون، چرس، بھانگ، کوکین یا اس قسم کی منشی اشیا ہوتی ہیں۔ اُن کے استعمال سے منی خشک ہو جاتی ہے۔ نیز منی کو سنبھالنے اور چلانے والے اعضاء بیہوش ہو جاتے ہیں اور جلدی حرکت میں نہیں آتے اُن اعضاء کی اس نیم بیماری کو یار لوگ امساک سمجھتے ہیں اور بغلیں بجاتے ہیں لیکن آخر کار پہلے حال سے بھی گئے گذرے ہو جاتے ہیں پس امساک کی ادویات سے بچیں اسکے علاوہ اکثر ادویات تو محض اشتہاری ہوتی ہیں۔ اُن کا ذرا بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ سو میں ایک دوائی ایسی بھی مل جاتی ہے جو جیسا کہ اوپر لکھ آئے ہیں اعضائے منویہ کو بیہوش کر کے یا خون کو جوش دے کر ایکبار تو فائدہ دکھاتی ہے مگر بعد میں اعصاب پہلے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ البتہ کستوری اور کشتہ سونا من وجہ ہیں کہ اُنکے ساتھ کوئی ممسک جز ملا کر استعمال کریں تو نقائص کی کسی قدر تلافی ہو جاتی ہے محض کتاب کے مکمل کرنے کے واسطے نسخہ میں لکھ دیتا ہوں مگر بہتر یہ ہے کہ باقاعدہ علاج کرا کر مستقل امساک حاصل کیا جائے تاکہ روز روز کے خرچ اور فکر سے جان بخشی ہو ورنہ جسم امساک کی گولیوں کا عادی ہو کر ناکارہ ہو جائے گا۔

کشتہ سونا ۱/۲ رتی۔ کستوری ۱/۲ رتی ہستی مینڈک ایک بوند۔ لونگ دو رتی گولی بنا کر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ہمارا ایماندارانہ مشورہ ہے کہ امساک کی گولیوں سے بچیں۔ ہم بذاتِ خود امساک کی گولیاں نہیں بیچتے۔ بہت سے اصحاب نے ہمارے اس انکار کو کسی تکلف سے منسوب کیا اور ہمیں آرڈر بھیجے۔ انکاری خط لکھتے لکھتے ہمارا کتنا خرچ ہو گیا۔ ہم دھرم اور ایمان سے کہتے ہیں کہ ہم وقت کٹی کی گولیاں نہیں بیچتے۔ ہم امساک کے خواہشمند جملہ اصحاب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کریں صحتیاب ہونگے۔ مرض پرانا ہو تو باقاعدہ علاج کرا کر مستقل امساک حاصل کریں تاکہ روز روز کے خرچ اور فکر سے جاں بخشی ہو۔

نامردی

جس مرد میں عورت سے جماع کرنے کی خواہش ہی پیدا نہ ہو یا خواہش ہو تو اس کے عضوِ تناسل میں سختی نہ آئے یا اگر سختی بھی آجائے تو عورت سے بغلگیر ہوتے ہی اس کی دھات خارج ہو جائے یا اسوقت نہیں تو عضو سے عضو ملتے ہی یا دخول ہوتے ہی دھات گر جائے یا چار یا پانچ حرکات میں خلاص ہو جائے (یعنی سرعتِ انزال کی علامت ہو) یا جس کے اندر دھات پیدا ہی نہ ہوتی ہو یا کم اور ناقص پیدا ہوتی ہو۔ اُسے نامرد سمجھنا چاہیئے +

ویسے تو خواب میں ویرج کا نکل جانا (احتلام)۔ پیشاب کے ساتھ جاتے رہنا (جریان)۔ ویرج کا پتلا ہونا (رقتِ منی)۔ یہ سب نامردی کی علامتیں ہیں۔ کیونکہ ان امراض کے ہوتے ہوئے انسان نہ تو خاطر خواہ جماع کر سکتا ہے اور نہ ہی تندرست اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ نہ خود ہی تندرست و توانا رہ سکتا ہے۔ تاہم عضو میں سختی نہ آنے کو ہی عام طور پر نامردی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ نامرد کے اندر عمدہ قسم کے ویرج کی کمی ہے۔ اُس کے عضوِ تناسل میں خون کے پُرجوش دورہ کی کمی ہے۔ اُس کا عضو ایسا ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔ وہ جماع کرنے کا شوق رکھتا ہے لیکن اُسکے عضو میں سختی و تندی پورے طور پر آتی ہی نہیں۔

پیدائشی نامرد کمزور والدین کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر آجکل عام طور پر جو نامرد ہوتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں آپ نامردی خرید لیتے ہیں۔ یعنی کچی عمر میں ہاتھ سے دھات گرانا (جلق)۔ بچہ بازی (اغلام) کی عادت یا چھوٹی عمر سے ہی عورتوں کے ساتھ جماع کرنا یا بڑے ہو کر بہت زیادہ جماع کرنا یا کھٹائیوں کا زیادہ استعمال کرنا خود ہی نامردی کو دعوت دیتا ہے۔

نامردی اور بانجھ پن میں جو فرق ہے وہ بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایک آدمی جماع کرنے پر قادر نہیں تاہم جو تھوڑا بہت ڈال دلیا اُس سے ہو سکتا ہے اُسی سے حمل قرار پا جاتا ہے۔ نیز اسی طرح یہ بھی پایا گیا ہے کہ ایک آدمی جماع کرنے میں تو پوری

طاقتِ مردمی رکھتا ہے مگر اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی (یعنی وہ بانجھ مرد ہے یا لاولد مرد ہے) اس کا ذکر آگے آئیگا ۔

نامردی کی چار صورتیں ہوا کرتی ہیں جبکہ عضو میں مکمل سختی نہیں آتی ۔

اوّل عضوی جب عضوِ تناسل میں کسی قسم کا نقص بوجہ جلق یا بچپن کی شادی ہو یختی کے وقت ۴ ۱/۲ انچ سے بھی چھوٹا ہونا یا چوٹ وغیرہ لگنے سے مکمل سختی نہ آنا۔ فوطوں کا سوج جانا خصیوں کا کمزور ہونا۔ زیادہ چھوٹا ہو جانا - ان میں پانی بھر جانا وغیرہ۔ سوزاک یا آتشک کے زخموں کا عضو پر اثر گلٹیاں وغیرہ یا اِن دو امراض کی وجہ سے منی کے کیڑوں کا قطعی طور پر ضائع ہو جانا ۔

دوم علامتی (۱) کسی دل دماغ یمعدہ۔ جگر پھیپھڑا مثانہ وغیرہ کے امراض کا اعصاب و اعضائے جماعیہ کو کمزور کر دینا (۲) نامردی کے علاوہ کسی مرض کا علاج کراتے ہوئے اس مرض کی ادویات اصل مرض کو تو ہٹا دیتی ہیں مگر طاقتِ مردمی پر بُرا اثر چھوڑ جاتی ہیں (۳) زیادہ ٹھنڈی زیادہ کھٹی خوراک کا بہت عرصہ تک لگاتار استعمال نامردی کی علامت پیدا کر دیتا ہے (۴) مُنشیات بھی بُری علامتیں طاقتِ مردمی کے حق میں پیدا کرتی ہیں۔ نکمے رہنا اور ورزش نہ کرنا بھی ایک قسم کی نامردی کا باعث ہوتا ہے (۵) خوراک اور خون کی کمی بھی اس کے لئے ذمہ دار ہے۔ اِنسان کا دِل خون چلانے کا خاص عضو ہے مضبوط دِل بوقتِ ضرورت بہتر طور پر عضو کی طرف خون بھیج سکتا ہے

لہذا دل کی کمزوری بھی قوتِ مردمی پر خاص طور پر اثر انداز ہوتی ہے (۶)
قوتِ جماع کے حق میں دماغ کا بھی بڑا بھاری حصّہ ہے۔ دماغ ہی
سے تو شہوانی بجلی کا تار عضوِ مخصوص کو متحرک کرتا ہے۔ لہذا دماغی و
اعصابی کمزوری اکثر نامردی کا باعث ہوتی ہے ✽

تیسری نروس

(الف) اعضائے رئیسہ بوجہ زیادتی جماع یا ہاتھ رس اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ اوّل تو شہوت کا خیال آنے پر عضو میں تحرک نہیں کرتے سختی نہیں لاتے یا جلدی ہی تھک جاتے ہیں اور قابو اور ضبط اکثر ڈھیل چھوڑ دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جماع کے مکمل ہونے سے پہلے ہی عضو نرم پڑ جاتا ہے۔ انزال ہو جاتا ہے وغیرہ ✽

(ب) وہمی آدمی پہلے تو شک کرتے ہیں کہ ان کی طاقتِ مردمی کم ہے مگر اس شک اور وہم کا ان کے حق میں ایسا بُرا اثر پڑتا ہے کہ وہ سچ مچ ہی کمی محسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔ زیادہ دماغی کام کرنیوالے بھی نامردی کا شکار ہو جاتے ہیں اگر وہ دماغ کو کسی وقت بھی مجلسی تفریحات کے لئے چھٹی نہ دیں ✽

(ج) ایک صورت نامردی کی یہ بھی ہوتی ہے کہ عورت زیادہ امیر گھرانے کی ہے یا بیحد حسین ہے یا جسم میں زیادہ مضبوط ہے یا خاوند کی نسبت زیادہ بارعب ہے اُس سے مرد بوقتِ جماع گھبرا سا جاتا ہے اُس وقت عضو میں آئی ہوئی سختی بھی چلی جاتی ہے۔ ایک اور صورت

Nervous debility, Neuresthenia

یہ بھی ہوتی ہے کہ عورت بدصورت ہے یا کسی وجہ سے اُس سے نفرت ہو گئی ہے تو دل و دماغ اُس کے ساتھ جماع کرنے کی طرف رجوع ہی نہیں ہوتے بلکہ طبیعت خراب ہوتی ہے۔ جیسے کڑوی دوائی سے کبھی باد فے ہو جاتی ہے ؂

چوتھی مادرزاد

یعنی شروع سے ہی قوتِ باہ نہ ہو، ویرج ہی پیدا نہ ہوتا ہو، یا ویرج میں وہ کرم یا جیوہ نہ ہوں جو اولاد کی پیدائش کا باعث ہوتے ہیں۔ خصیے بادام سے چھوٹے ہوں ؂

نامردی کا علاج بلا دوا

متذکرہ بالا چار قسموں کے مطالعہ سے یہ جان لینا مشکل نہیں کہ پہلی اور دوسری قسم کا کوئی علاج بلا دوا ہونا ممکن نہیں۔ پہلی صورت میں کھانے اور لگانے کی دوائی کا استعمال نہایت لازمی ہے دُوسری میں چاہیے قدرت کی یوں امداد کی جائے کہ متذکرہ دوسرے امراض دُور ہو جانے پر طاقت بخش اور مقوی باہ غذا کے استعمال سے آہستہ آہستہ سال دو سال میں قوتِ مردمی پھر عود کر آئے یا دوائی استعمال کر کے جلد از جلد قوتِ باہ حاصل کی جائے ؂

نامردی کی دُوسری حالت میں خصوصاً اور باقی میں عموماً مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا صحت بخش ثابت ہوتا ہے (الف) گوشت مچھلی انڈا۔ دودھ۔ دودھ میں انڈا جلیبی۔ گھی۔ مکھن۔ بادام۔ پستہ۔ چلغوزے۔ آم۔ انگور۔ شہد۔ پیاز کا استعمال بہت مفید ہے۔ چڑیا کا گوشت اور انڈے

ہدایت نامہ غذا میں مقوی باہ غذاؤں کا مطالعہ فرمائیں

قوّتِ مردمی کے لئے بہترین غذا تسلیم کی گئی ہے (ب) اُسترے سے عُضو کے اِرد گرد کے بال روزانہ مُونڈے جائیں۔ اِس فعل سے خیزش میں اضافہ ہوتا ہے (ج) عُضو کی گردن میں ریشم کا ڈورا صُبح اور رات باندھ دیا کریں۔ چند منٹوں میں عُضو میں خُون بھر کر خُوب سختی آجائے گی۔ وُہ خُون عُضو کے پٹھوں کی آہستہ آہستہ قدرتی طور پر مرمّت کر دیگا۔ دس بیس منٹ بعد اُتار دیں (د) تمام جسم پر اور خصُوصاً ریڑھ کی ہڈی اور سر پر زیتُون کے تیل olive oil کی مالش قوّتِ مردمی کیلئے بہت مُفید ہے (س) عطر وغیرہ خوشبُویات کا استعمال قوّتِ مردمی میں اضافہ کرتا ہے۔

چوتھی میں قدرت پر بھروسہ ہی نہیں کیا جاتا۔ قدرت نے تو روزِ اوّل سے بنایا ہی نامرد ہے۔ بغیر پیوند کے کوئی چارہ ہی نہیں۔ دوا ہی کرنا پڑے گا۔

تیسری قسم کی نامردی کی چار صُورتیں ہم نے بیان کی ہیں اُس میں پہلی صُورت میں دوائی کی امداد لازمی ہے۔ دُوسری میں دماغی تفریح۔ ہنسی خوشی۔ پیار محبّت۔ سیر سپاٹا اور اس امر کا یقین رکھنا کہ "میں نے خواہ مخواہ ہی اپنے دل میں ایک غلط قسم کا خیال پیدا کر کے اپنے اعصاب اور اعضائے رئیسہ کو مجرُوح کر دیا ہے۔ جب ظاہرا کوئی وجہ ہی نہیں نظر آتی تو بیماری کس بات کی اور علاج کس بیماری کا۔ میں تو ایک دمڑی نہیں خرچنے کا۔ بیوی میری ہے اور میں بیوی کا۔ دیکھو وُہ

کتنی خوبصورت ہے یہ کوئی میرے دل سے پوچھے۔ خداوند نے ہم دونوں میں ایک دوسرے کو لطف و لذّت بہم پہنچانے کا سامان مہیا کر دیا ہے صرف اعتدال شرط ہے۔ میں نے بچپن میں کوئی خرابی نہیں کی۔ میں نے شادی کے بعد کوئی بداعتدالی نہیں کی۔ میری نامردی کی علامات محض میری تشویش اور وہم کی مظہر ہیں۔ اور کچھ نہیں۔ میں ڈرپوک ہوں میں اپنی قوتوں پر بلا وجہ شک کرتا ہوں اور موت آنے سے پہلے ہی مر جانے والی بات کرتا ہوں کہ میں تو فیل ہو جاؤں گا۔ میں آئندہ ایسا کبھی نہیں کرونگا۔"

تیسری صورت میں نامردی عارضی ہوا کرتی ہے۔ بیوی کے لئے محبت کا جذبہ پیدا ہونے پر اُسے عمر کا ساتھی اور چھوٹا رفیق سمجھنے پر اُس کے ساتھ وقت کا کافی حصہ بے تکلّف ہنسی مذاق اور سیر و تفریح میں گذارنے پر بوقتِ ضرورت کافی سے زیادہ قوّتِ مردمی کا اظہار ہو گا۔ بدصورت ہے تو اُس کی سیرت کی خوبی کا خیال کریں۔ بدسیرت ہے تو اُسکی خوبصورتی کا خیال کریں اور اپنی حکمتِ عملی سے اُس کی سیرت کو ٹھیک کریں بس پھر چین ہی چین ہے

خاص قسم کے نامرد

آیورویدمیں پانچ قسم کے خاص نامردوں کا ذکر آیا ہے (۱) اپنے والد کے کمزور ویرج سے جو پیدا ہوئے ہوں اور جوان ہو کر ویرج بڑھانے والی

ادویات استعمال کرے تب جماع کے لائق ہو (۲) عورت کے حیض یا مرد کے ویرج کی بُو پاکر جب شہوت آئے اُس کے بغیر بالکل نہ آئے (۳) دوسرے جانوروں کو جماع کرتا دیکھ کر جس کی قوتِ باہ عود کر آئے (۴) بہت غصہ، تجرد، بڑھاپا اور بڑی عمر میں شادی کرنے سے بعض مردوں کا عضو اُس وقت تک قابلِ جماع نہیں ہوتا جب تک کہ مقعد کے رستے نرم لکڑی یا اُنگلی ڈال کر خزانہ منی اور غدو ویدی کو مسلا نہیں جاتا۔ ڈاکٹری میں اُسے پراسٹیٹ مساج کہتے ہیں (۵) جو مرد نیچے لیٹ کر اور اُوپر عورت کو سُلا کر جماع کرے اگر اُس کے نطفہ سے حمل قرار پا جائے تو اُس کی اولادِ نرینہ میں ویرج پیدا ہی نہیں ہوتا یعنی وہ پانچویں قسم کا نامرد ہوتا ہے ؛

ناظرین کے علم میں اضافہ کی خاطر آیوروید کی ان خاص پانچ قسموں کا ذکر کرنا مناسب سمجھا ورنہ میرے تجربہ میں آیا ہے کہ ایسے نامردوں کی تعداد دُنیا میں نہایت قلیل ہے۔ فی زمانہ زیادہ تعداد تو لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بداعتدالیوں سے نامردی کا شکار ہوتی ہے۔ جس کا کہ مفصل بیان و علاج اُوپر تحریر کر دیا ہے ؛

نسخہ نامردی

(۱) کستوری وٹی درجہ اوّل	قوتِ باہ کم ہو عضو میں مکمل شہوت نہ آتی ہو تو کستوری

ایک ماشہ۔ بیدمشک روھوج دو ماشہ۔ کشتہ سونا ایک ماشہ۔ جائفل۔ جاوتری گندھک شدھ۔ لونگ کیسر ۴۔۴ ماشے ملاکر برانڈی آدھ پاؤ اور ادرک تین چھٹانک کے رس میں کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنادیں صبح شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ ۴۰ دن تک استعمال کریں۔ عورت یا مرد جس میں بھی شہوت کم ہوگی۔ خاصی تیزی آجائے گی کھٹائی سے پرہیز کریں اور صفحہ ۱۹۹ پر تحریر شدہ خوراک کا استعمال کریں۔ جن کا ویرج جلدی گر جاتا ہو۔ ان کے لئے یہ مفید نہیں۔ وہ کشتہ موتی اور کشتہ چاندی ۳۔۳ ماشے ایزاد کریں اور معتدل خوراک مکھن ملائی دودھ سیب سنگترہ۔ مربہ ثعلب چھلکا اتارا ہوا بادام اور روغن بادام استعمال کریں ؎

(۲) معجون مقوی باہ

اٹنگن بیج۔ کونچ بیج۔ پوست خشخاش جائفل۔ ریگ ماہی ۱۔۱ چھٹانک کیسر ایک تولہ۔ کشتہ قلعی ½ تولہ۔ کشتہ فولاد ½ تولہ۔ کشتہ سونا ۳ ماشہ۔ انڈا ۲۲ عدد۔ کھانڈ سوا سیر۔ دودھ ½۲ سیر۔ گھی ایک سیر معجون کے طریقے سے تیار کریں۔ ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کھائیں۔ چاہیں تو اوپر دودھ پی لیں ورنہ خیر۔ استرے سے اس جگہ کے بال روزانہ مونڈیں۔ زیادہ شکایت ہو تو مفصل لکھیں امداد کی جائے گی ؎

(۳) عضو کی مالش کے لئے طلا کے نسخے آگے بعنوان "بداعمال کا اثر عضو پر" مطالعہ فرمائیں ؎

ضروری نوٹ:۔ (۱) واضح رہے کہ ویرج کی بیماریاں

دنوں اور ہفتوں میں نہیں جاتیں۔ بعض لوگ دس دن ایک جگہ کی دوائی کھاتے ہیں۔ پندرہ دن دوسری جگہ کی۔ اس طرح مہینوں اور سالوں دربدر بھٹکتے رہتے ہیں مگر مُراد حاصل نہیں ہوتی۔ لہٰذا مطلع رہیں کہ جہاں بھی علاج کرائیں مستقل مزاجی سے عموماً چالیس دن کے علاج سے پہلے یہ بیماریاں نہیں جاتیں بعض اوقات مرض کی زیادہ بگڑی ہوئی صورت میں تین تین ماہ بھی علاج کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ آپ علاج کسی سیانے وید سے کرائیں۔ اپنی زندگی کا کچا چٹھا سب اُس کے سامنے رکھ دیں۔ کوئی وید حکیم اتنا کمینہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کا پردہ فاش کرے۔ اسکو حال باقاعدہ لکھتے رہیں۔ بتاتے رہیں۔ پُرانا مرض وقت زیادہ لیتا ہے۔ اگر آپ کے مرض کا علاج بے طور زیادہ وقت لے رہا ہے تو سوچیں کہ کوئی اہم بات تو آپ نے نہیں چھپا رکھی۔ کہیں معالج کی اعلےٰ سے اعلےٰ ادویات اسی غلطی کے باعث فیل نہ ہو جائیں۔ اِسکے علاوہ دیکھیں کہ علاج میں کوئی بد پرہیزی تو نہیں ہوئی۔ علاج حسب ہدایت اور با پرہیز کریں۔ کبھی کوئی بھول ہو جائے تو معالج کو فوراً اطلاع دیں۔

علاج کے دوران میں شہوت کا خیال دل سے بالکل نکال دینا چاہیئے۔ بعض لوگ علاج کے دوران میں امتحان لینے کی خاطر بد پرہیزی کر چھوڑتے ہیں۔ اِس طرح حکیم وید یا ڈاکٹر کی اتنے عرصہ کی محنت مٹی میں مل جاتی ہے۔ جس کا علاج شروع کیا ہے اُسکے خدمت وامداد کا پورا موقعہ دینا چاہیئے جتنا وقت اُس نے طلب کیا ہے۔ اتنا عرصہ حوصلہ سے

علاج کرانا چاہیئے - یہ ملاح کا کام ہے کہ کشتی کو کس رستے وُہ باحفاظت
پار اتار سکتا ہے۔ سواریوں کا کام نہیں کہ ہر موڑ پر وُہ شور مچانے لگیں ؎

ایک اور بات

ایک تھا مالی - دو نوجوانوں کو اُس نے دو پودے اُکھیڑ دئیے اور کہا
کہ گھر جا کر مٹی کھود کر لگا دو - روزانہ پانی دیتے رہو - دس پندرہ روز میں
یہ جڑ پکڑ جائیں گے - پھر کچھ عرصہ بعد ان میں بہت خوشنما پھول آئیں گے -
ایک نوجوان نے تو مالی کی بات مان کر پودا لگا کر پانی دینا شروع کر دیا -
اور صبر سے انتظار کرنے لگا - دوسرا جو زیادہ عقلمند تھا عقلمندی اُسے چین
سے بیٹھنے نہ دیتی تھی - وُہ روزانہ پودے کو ذرا اُوپر کھینچ کر دیکھتا کہ جڑ لگ
گئی ہے یا نہ - لیکن جڑ بیچاری خاک لگتی ؟ جو کچھ زمین میں وُہ تھوڑی سی
جگہ پکڑتی دوسرے روز چھوٹے میاں امتحان کی خاطر کچا کر دیتے - نتیجہ یہ
ہُوا کہ پہلے نوجوان کا پودا چند دنوں میں پھول دینے لگ گیا - دوسرے
کا پودا مُرجھا گیا - یہی بات علاج میں ہے صبر اور استقلال سے کام
لیں گے اور پورا وقت با پرہیز علاج کرائیں گے - تو آپ کا دامن گوہر
مُراد سے بھر جائے گا اور آپ کا معالج سرخرُو ہو جائے گا - بصورتِ دیگر
ہر دو کے لئے ناکامی ہے ؎

کئی مریض کہتے ہیں کہ فرض کرو ایک مرض کا علاج آٹھ روز لیتا
ہے تو پہلے روز ⅛ فائدہ ہو جانا چاہیئے - یہ حساب دانی غلط ثابت ہوتی

ہے۔ "عربہ جوں کا توں کنبہ ڈوبا کیوں" والی کہانی آپ نے سنی ہو گی صحت کی کُٹیا اس طرح کی حساب دانی سے مت ڈبوئیں۔ ویسے بھی امراض دس بیس روز میں نہیں جاتے۔ اپنے معالج کو خواہ مخواہ پریشان نہ کریں۔ اُسے اپنی عزت کا اور روپے کی المول زندگی کا ہر طرح سے احساس ہے۔

بداعمال کا اثر عضو پر

جب کچی عمر میں عضوِ تناسل (اندری) کا بُرا استعمال کیا جاتا ہے تو اُس میں مندرجہ ذیل تمام یا چند نقائص آجاتے ہیں:

(۱) عضو کا گوشت کمزور ڈھیلا اور مُردہ سا ہو جاتا ہے (۲) نرمی میں اڑھائی انچ سے کم اور سختی میں پانچ انچ سے کم رہ جاتا ہے نیز پتلا بھی ہو جاتا ہے (۳) خواہش جماع کے باوجود سختی نہیں آتی یا اگر جلدی چلی جاتی ہے یا عین موقعہ پر عضو مرجھا جاتا ہے (۴) عضو نرمی یا سختی یا دونوں حالتوں میں ٹیڑھا معلوم ہوتا ہے یا آگے پیچھے سے کم و بیش موٹا پتلا ہو جاتا ہے (۵) عضو پر نیلی رگیں نظر آتی ہیں۔

اوّل الذکر تین نقائص کے لئے تو نیچے نسخے لکھ دئے ہیں۔ چوتھے کیس میں اگر سختی کے وقت کجی (ٹیڑھاپن) نہ ہے تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ بغیر ہوا کے بائیسکل کی ٹیوب بھی بعض اوقات ٹیڑھی ویڑھی پڑی ہوتی ہے۔ اگر سختی میں بھی کجی نظر آتی ہے تو پہلا والا دوسرا استعمال

کریں۔ پہلا صبح کے وقت اور دوپہر رات کے وقت۔ پانچویں کیس میں علاج کی ضرورت نہیں۔ اشتہار باز اور سڑکوں پر کھڑے ہو کر لیکچر جھاڑنے والے لوگ غلط کہتے ہیں کہ ان رگوں میں گندا پانی ہے یا اُن [illegible] سے رگیں بیٹھ جائیں گی یا ان رگوں کے اچھا یا برا ہونے پر ہی قوت [illegible] کا انحصار ہے۔ معلوم رہے کہ تندرست اور نیک چلن مردوں کی بھی ۲۵ سال کی عمر کے بعد یہ رگیں اُبھر آتی ہیں۔ بدچلن نوجوانوں کی جلدی ہی اُبھر آتی ہیں لیکن ان سے کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ جیسے چیچک کے داغ کسی زمانہ میں ہو چکی چیچک کی علامت یا نشانی ہیں۔ لیکن اُن سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی + بعض حکیم ناواقف لوگوں کو کہتے ہیں کہ اگر رگوں میں پانی نہ ہوتا تو ہمارے طلاء سے آبلہ پڑ کر عضو سے پانی کیسے نکل آتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہی طلاء یا اُبلتا تیل یا پانی جسم کے کسی بھی حصہ پر ڈالنے سے چھالا پڑ جائے گا اور اُس میں سے پانی نکلے گا۔ یہ آپ میں سے اکثر نے دیکھا ہوگا پس ایسے لوگوں سے بچیں۔ آبلہ انگیز طلاء دیگر مطالب کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ رگوں کے بٹھانے کا اس سے کچھ تعلق نہیں ؛

جب ہاتھ کی رگڑ سے عضو چھوٹا پتلا ہو جاتا ہے اور اُسکا گوشت کمزور ڈھیلا اور مُردہ سا ہو جاتا ہے تو مندرجہ ذیل طلا مفید رہتا ہے :

بڑی کنداری کے پھل عقرقرحا۔ مالکنگنی۔ بیر بہوٹی۔ گگل بابونہ۔ گھوڑے کا سُم۔ بھلاوہ ایک ایک چھٹانک۔ تیل تل دو چھٹانک اور سک کا پانی ایک سیر اُپلوں کی آگ پر چڑھائیں۔ جب تیل باقی رہ جائے چھانکر

استعمال کریں۔ اگر تیل کی بجائے دو درجن انڈوں کی زردی ملا کر ۳-۳ ماشے کی گولیاں بنا کر سکھا کر پتال جنتر سے طلا کشید کیا جائے تو زیادہ مفید ہے ؛

مندرجہ ذیل طلاء کے استعمال سے عضوِ تناسل کی کمزوری اور سستی دور ہوتی ہے سختی اور شہوت بڑھتی ہے ؛

مغز جمالگوٹہ مقشر۔ پستہ مقشر۔ سفید کنیر کے پھول آدھ آدھ پاؤ لے کر (بذریعہ مشین بادام روغن) تیل کشید کریں۔ پھر بوتل میں بند کر کے سال بھر چھت کے اوپر دھوپ بارش وغیرہ میں پڑا رہنے دیں۔ سال بعد چربی سانڈہ ہم وزن ملا کر محض ۲-۳ بوند عضو کے اوپر دائیں اور بائیں مالش کریں سپاری خصیہ بچائے رکھیں۔ پھر بھوج پتر لپیٹ کر سو جائیں۔ اس سے آبلہ نہیں پڑے گا معمولی سی خارش ہو جائے تو گھی لگا کر ٹھیک کر لیں۔ کھانے کو کستوری وٹی۔ گوشت انڈہ گھی دودھ بکرے کے خصیئے جنہیں کپورے بھی کہتے ہیں روزانہ دو تین عدد دودھ میں جوش دے کر کھا لیں اور دودھ بھی پی لیں۔ خوردنی نسخہ جات مندرجہ صفحہ ۲۰۲-۳ استعمال کریں ؛

راکھ کینچلی سانپ ایک تولہ۔ سانڈے کی چربی ½ پاؤ ملا کر عضو کی جڑ کے ۳-۳ انچ دائیں بائیں مالش کریں (نیز سپاری کو چھوڑ کر تمام عضو پر مالش کریں) چالیس دن میں آدھ پاؤ چربی مالش کر دینی چاہیئے ؛

مشورہ } (۱) عضو کے جملہ نقائص عام طور پر کچی عمر کی غلط کاریوں اور زیادتیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ میرا

لہ چھپا ہوا

تجربہ ہے کہ جو لوگ صرف بیرونی علاج سے عضو کے نقائیص درست ہو جانے کی اُمید رکھتے ہیں وُہ اپنا مدعا حاصل کرنے سے محرُوم رہتے ہیں۔ پس مناسب ہے کہ دھات کو بنانے اور چلانے والے اندرُونی اعضا جن تک بیرُونی طلاء کا اثر نہیں پہنچ سکتا اُن کی دُرستی کے واسطے اندرُونی علاج کا فائدہ اُٹھایا جائے ؂

(۲) کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ چُونکہ اُن کا عضو زیادہ موٹا یا لمبا نہیں اس واسطے وُہ عورت کو راضی نہیں کر سکتے یا اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ عضو میں سختی خوب آنی چاہیئے اسکی زیادہ ضرورت ہے۔ چھوٹا مگر سخت عضو منی کو جھٹکے کے ساتھ رحم کے مُنہ میں پھینکتا ہے۔ اس کتاب میں اس کے متعلق کافی لکھ چکا ہوں۔ بے شک عضو چھوٹا پتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر اولاد دھات کے اعلیٰ اور عمدہ کے ہونے پر منحصر ہے اُس کے علاج کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے ؂

ادویات مُصفّی منی

جس طرح زیادہ مٹھائی کھٹائی وغیرہ کے استعمال سے خون خراب ہو جاتا ہے۔ اُس طرح ویرج یعنی منی بھی بدپرہیزی بداحتیاطی بداعتدالی اور زیادہ اخراج سے خراب ہو جاتی ہے۔ جریان احتلام وغیرہ امراض ہونے اور نہ ہونے ہر دو حالت میں ویرج کا خراب ہونا ممکن ہے اور اسی

وجہ سے بظاہر تندرست مرد حمل نہیں ٹھہرا سکتا ؂

جریان احتلام چاہیے نہ ہوں ویرج کی خرابی سے بُرے نتائج ضرور نکلتے ہیں اور انسان اولاد پیدا نہیں کر سکتا ؂

(۱) جب ویرج کا رنگ سیاہی مائل ۔ لال یا لالی مائل ہو خارج ہوتے وقت اعضائے مخصوصہ میں میٹھی میٹھی درد محسوس ہو تو ۲۲ دن صرف گھی یا ملائی سے روٹی کھائیں ؂

(۲) رنگ پیلا نیلا ہو اور اخراج کے وقت تھوڑی جلن اور گرمی محسوس ہو تو اچھا خاصہ جلاب دیں ۔ بعدہٗ طباشیر ایک ماشہ چھوٹی الائچی ایک ماشہ ۔ کوزہ مصری ایک ماشہ ۔ کشتہ چاندی ایک رتی تیل صندل دس بوند ٹھنڈے پانی کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں ؂

(۳) اگر رنگ سفید ہو ۔ اخراج کے وقت خارش ہو اور بلغم کی سی بُو آئے تو سونٹھ ایک ماشہ ۔ گندھک مصفیٰ ۴ رتی بکری کے دودھ کے ساتھ صبح شام استعمال کریں ۔ اوّل الذکر خرابی میں بادی کا نقص ہوتا ہے ۔ دوم میں گرمی کا ۔ سوم میں بلغم کا ۔ اس واسطے بادی ۔ بلغم ۔ گرمی کا خیال رکھ کر خوراک و پرہیز رکھیں ؂

(۴) خون سے بگڑا ہوا ویرج لال رنگ کا ہوتا ہے ۔ اس میں مُردے کی بدبو آتی ہے ۔ اس کے بگاڑ میں مندرجہ ذیل گھی تیار کر کے برتیں دھائے کے پھول ۔ کتھہ ۔ انار کا چھلکا ۔ ارجن کی چھال ایک ایک پاؤ ۔ ۴ ۔ ۴ سیر دودھ اور پانی میں کاڑھ کر چھان کر ایک سیر گھی میں کاڑھا میں

بطریق معروف پکالیں۔ محض گھی رہ جانے پر صبح و شام روٹی سے گھنٹہ پہلے ایک ایک تولہ اس گھی کی چوری کھالیا کریں ✦

(۵) بلغم بادی دونوں سے بگڑے ہوئے ویرج میں گانٹھیں سی پڑ جاتی ہیں۔ اس کے واسطے کچور ایک سیر کو ۴-۴ سیر دودھ اور پانی میں کاڑھ کر اس کاڑھا میں ایک سیر گھی پکالیں۔ صبح و شام مندرجہ بالا مقدار و طریق سے استعمال کریں ✦

(۶) بلغم اور گرمی سے بگڑا ہوا ویرج پیپ کی طرح بدبودار ہوتا ہے۔ اس کے واسطے فالسہ۔ بڑ کی داڑھی۔ پیپل گولر۔ انجیر اور بھگواڑہ کے درختوں کی چھال سب ایک ایک پاؤ لے کر ۵-۵ سیر پانی اور دودھ میں پکائیں۔ اس کاڑھے میں سوا سیر گھی پکالیں اور مندرجہ بالا مقدار و طریق سے استعمال کریں ✦

(۷) بوقتِ جماع بادی اور گرمی سے بگاڑا ہوا ویرج بہت کم مقدار میں نکلتا ہے۔ اس کا علاج مذکورہ بالا (صفحہ ۱۹۱) موصلی وغیرہ کی کھیر سے کریں ✦

(۸) تینوں خلطوں میں بگڑے ہوئے ویرج میں ٹٹی پاخانہ کی سی بدبو آتی ہے ✦

نمبر اوّل۔ دوم اور سوم جلدی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ نمبر ۸ قسمت سے ہی ٹھیک ہوتا ہے۔ تجربہ کار حکیم وئید سے امداد حاصل کریں کوشش کرنا انسان کا فرض ہے۔ باقی چار باقاعدہ علاج سے ضرور

ٹھیک ہو جاتے ہیں وقت البتہ کچھ زیادہ لیتے ہیں۔

نوٹ:۔ ان بیماریوں کا نام پڑھ پڑھ کر خواہ مخواہ وہم نہ کریں کہ "شاید ہم کو بھی کوئی بیماری ہو گی"، جب تک کسی مرض کی علامت معلوم نہ ہو خواہ مخواہ اپنے اندر ان علامتوں کی تلاش نہیں کرنی چاہیئے۔
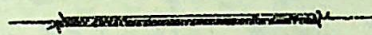
---

(۱۲)
بارھواں بیان

ناعورت

لفظ نامرد کافی مشہور ہے۔ لفظ ناعورت کسی سے نہیں سنا جس مرد کے ویرج یا عضو تناسل میں کچھ نقص ہے یا اولاد پیدا نہیں کر سکتا وہ نامرد ہے۔ اسی طرح وہ عورت جس کا حیض درست نہیں یا جس کے اعضائے تناسل میں کچھ نقص ہے جسکے کہ ان کی وجہ سے اولاد نہیں پیدا ہو سکتی۔ اُس عورت کو ناعورت کہنا غلط نہیں۔ بانجھ یا سنڈھ

کا لفظ بالکل محدود معنی رکھتا ہے کیونکہ بانجھ یا سنڈھ صرف وہ عورت ہے جسے حیض کا خون ہی نہ آتا ہو یا بچہ دانی نہ ہو یا اولاد نہ ہوتی ہو مگر اس کے علاوہ بھی کئی عورتیں ہیں جو حیض وغیرہ کے ہوتے ہوئے بھی ناعورت ہیں یا جیسے کئی مرد بالکل نامرد نہیں ہوتے لیکن نامردی کی تھوڑی تھوڑی علامات اُن میں ملتی ہیں جن کا علاج کیا جائے تو مرد پورے مرد بن جاتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں ناعورت کی تھوڑی علامتیں رکھتے ہوئے علاج سے مکمل تندرست عورتیں بن جاتی ہیں یا الغرضی اور لاپرواہی سے مرض کو بڑھا لیتی ہیں اور پورے طور پر ناعورت بنجاتی ہے اسلئے یہ مضمون توجہ طلب ہے۔

ناعورتوں کی قسمیں

ذیل میں ان عورتوں کی اقسام درج ہیں جو کہ کھانے پینے جماع اور دیگر بدپرہیزیوں کی وجہ سے حیض کی خرابی سے یا قسمت کی بدنصیبی سے امراض مخصوصہ میں مُبتلا ہو جاتی ہیں اور اولاد پیدا نہیں کر سکتیں ۔

(۱) اُدا ورتا :۔ جس کے اعضائے نہانی میں سے جھاگ دار حیض بہت درد سے نکلتا ہو ۔

(۲) بندھیا :۔ جس کو کبھی حیض نہ آئے۔ باقی ہر طرح سے صحت ہو ۔

(۳) روپلتا :۔ جس کے یونی (اعضائے نہانی) میں ہمیشہ درد رہے ۔

لہ بانجھ ۲ یونی ۔ فرج ۔ شرمگاہ ۔

(۴) پَرہی پُلتا :- جس کی یونی بوقتِ مجامعت سخت درد کرے ۔

(۵) وا تِلا :- جس کی یونی سخت کھُردری درد کرنے والی ہو ۔

(۶) لوہتا کشرا :- جس کی یونی میں سے بہت گرم حیض نکلتا ہے ۔

(۷) پَرِسنسنی :- جس کی یونی اپنے مقام سے ٹل جائے ۔

(۸) وامنی :- مرد کے ویرج کو باد کی سی آواز سے نکال دے ۔

(۹) پُتر گھنی :- جس کا حمل ٹھہر کر کبھی خون جاری ہو جائے حمل گر جاتے ۔

(۱۰) پِتلا :- جس کی یونی میں پیپ اور جلن معلوم ہو ۔

(۱۱) اتیانندا :- جو عورت جماع کی ہر وقت خواہش رکھے ۔

(۱۲) کرنیکا :- جس کی یونی میں گانٹھیں سی ہوں ۔

(۱۳) اَتی چرنا :- جو عورت جماع میں مرد سے بہت پیچھے منزل[۱] ہو ۔

(۱۴) آنند چرنا :- جس عورت کے مرد سے بغلگیر ہوتے ہی بہت پانی گرنے لگے ۔

(۱۵) شلیشملا :- جس کی یونی بہت چکنی اور ٹھنڈی ہو۔ کھجلی کرتی ہو ۔

(۱۶) سَنڈھ :- جس عورت کے پستان چھوٹے ہوں۔ حیض نہ آتا ہو اور یونی کھُردری ہو۔ بچہ دانی نہ ہو یا بیحد چھوٹی ہو ۔

---

[۱] منزل :- انزال۔ خلاص [۲] بعض اوقات بچپن کی غلط کاری یا جوانی کی بے اعتدالی کی وجہ سے خاوند کی باہ اور سُرعتِ انزال کا شکار ہو جاتا ہے وہ عورت کی بالکل جائز اور قدرتی اور معتدل (نارمل) خواہشِ نفسانی کی بھی تسکین نہیں کر سکتا لیکن نادانی سے سمجھتا ہے کہ عورت میں شہوت زیادہ ہے وہ کئی بار معصوم اور تندرست بیوی کو اتی چرنا سمجھنے لگتا ہے اسی کو کہتے ہیں "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے"۔

(۱۷) انڈنی :- جس کی یونی تنگ ہو اور جماع سے خصیوں کی طرح لٹک جائے ۔

(۱۸) وِڈِنّا :- جس کی یونی بہت کشادہ ہو ۔

(۱۹) سُوچی وکترا :- جس کی یونی اس قدر تنگ ہو کہ مرد کا عضو اندر ہی نہ جا سکے ۔

(۲۰) ترد وشج :- جس کی یونی میں درد جلن خارش ہر وقت ہوتی رہے ۔

مندرجہ بالا میں سے پہلی پانچ قسم میں بادی کا نقص ہوتا ہے۔ نمبر ۶ تا ۱۰ میں گرمی کا نقص ہوتا ہے۔ نمبر ۱۱ تا ۱۴ میں بلغم کا۔ یہ سب اقسام قابل علاج ہیں اور بتدریج بادی گرمی۔ بلغم کی درستی سے یہ نقص درست ہو جاتے ہیں - آخری قسم لاعلاج ہے۔ تاہم انسان کو جتن ضرور کرنا چاہیئے کیونکہ کئی بار گئے گذرے کیس بھی اچھے ہوتے دیکھے گئے ہیں البتہ جس عورت کی بچہ دانی بالکل ہی نہ ہو اُس کا کچھ علاج نہیں ۔

(۲۱) ایک قسم اور بھی ناعورتوں کی پائی جاتی ہے۔ جسے ہم شیتلا کہہ سکتے ہیں۔ ایسی عورتیں ٹھنڈے مزاج کی ہوتی ہیں۔ اُن کی مرد سے ملاقات کی خواہش ہی نہیں ہوتی۔ شادی کے بعد جب مجبوراً خاوند کی خوشی کے مدِّنظر وہ مجامعت کرتی بھی ہیں تو اُنہیں کچھ لُطف حاصل نہیں ہوتا۔ بس مُردے کی مانند پڑی رہتی ہیں۔ ایسی عورتیں خاوند کے لئے بڑی پریشانی اور بدمزگی کا باعث ہوتی ہیں۔ اگر ایک مہینے میں ایک بار یا دو بار بھی جماع کا لُطف حاصل کرنے سے معذور ہوں

تو ان کے متعلق اپنے معالج سے مشورہ لیں ؎

مندرجہ بالا کا علاج

اوپر لکھی قسموں کا علاج ذیل میں نمبر وار لکھا جاتا ہے۔ جن کا نہیں لکھا اُن کی بابت یہ عرض ہے کہ ان کی ادویات کی تیاری کا طریقہ بہت مشکل ہے اور کئی ایک کے اجزا عام طور پر پنساریوں سے نہیں ملتے ؎

جو امراض اکثر عورتوں میں پائے جاتے ہیں قریباً سب کا علاج لکھ دیتا ہوں۔ مرض پیچیدہ اور لمبے عرصہ کا ہو تو اس کتاب کے آخر میں لکھا ہوا فارم تشخیص پُر کر کے بھیج دیں۔ پاس سے دوائی ارسال کر دُونگا عام شکایات کے واسطے مندرجہ ذیل ادویات کافی اور تجربہ شدہ ہیں نیز آسانی سے تیار ہو سکتی ہیں ؎

(۱) دو سیر گرم پانی میں ایک تولہ کھانے کا سوڈا ڈالکر ڈُوش (اندام نہانی میں پچکاری۔ اُتر دستی) کرے۔ پھر آخر میں لکھے ہوئے مُوشک تیل کا پھاہا بہت دُور تک اندر رکھے اور "پھل گھرت" کھائے۔ نسخہ اس مضمون کے آخیر میں لکھا ہے ؎

(۲) مال کنگنی کے پتے ۳ ماشے۔ سجی کھار ایک ماشہ ڈیچ اور وچے سار ۲۔۲ ماشے سفوف بنا کر آدھا صبح آدھا شام پھانک کر اُوپر سے

دُودھ پی لے۔ خوراک کانجی تیل۔ اڑد گھی۔ رائیتہ کھٹی لسّی انڈا چھوٹی مچھلیاں۔ ناریل چھوہارے۔ ایک ماہ دوائی استعمال کرے۔

(۳۔۴۔۵) تگر چھوٹی کنڈیاری۔ کُٹھ۔ سیندھا نمک اور دیار کے بورے میں پکائے ہُوئے تیل کا پھاہا اندر رکھے۔ پھل گھرت کھائے۔ حرمل سویا اور رال کنگنی کے بیج کو کوئلوں پر ڈال کر اُوپر کپڑا اوڑھ کر اکڑوں بیٹھ جائے اور دھواں لے۔ پھر ہوا میں نہ نکلے۔

(۷) سوتے وقت گھٹنوں کے بل بیٹھے۔ پھر چھاتی کو زمین پر لگا کر پڑی رہے۔ نچلی کمر اوپر کو کافی اُٹھی رہے گی۔ جب تھک جائے تو دائیں کروٹ لیٹ جائے۔ چارپائی پر کر سکتے ہیں۔ موشک تیل کا پھاہا اندر رکھے۔ دودھ کی بھاپ بھی مفید ہے دودھ کی پچکاری سے بھی فائدہ ہو گا۔

(۹) حمل ٹھہرنے کے دن سے ہی موتی سیپ کا کُشتہ اور چاندی کا کُشتہ ایک ایک رتی۔ مربہ گاجر یا بہی یا مکھن میں صبح شام دیتے رہیں (موتی سیپ اور چاندی اتنے بےضرر ہیں کہ نقصان نہیں ہوتا اس واسطے ان کے استعمال میں ڈر نہیں۔ چاندی۔ فولاد۔ سونا۔ موتی کے کُشتے بھی ماں کے دُودھ کی طرح ہیں) خون آنے لگ گیا ہو تو رسونت ۳ رتی پانی ایک چھٹانک میں گھول کر ہمراہ نسخہ مندرجہ بالا دیں اور پیڈو پر بڑ کی کو تیل اور گیرو مٹی کا لیپ کریں۔ چت لٹائے رکھیں سمندر سوکھ ۴ ماشے دن میں ۳ بار ہمراہ شربت مصری بہت مفید ہے چھاچھ دودھ

چاول ٹھنڈے کر کے کھانے کو دیں۔ مکھن کدو۔ کلفہ کے ساگ شلغم سے روٹی ۔ ایک عدد مازو پھل پیس کر ململ کے پتلے کپڑا میں پوٹلی سی بنا کر پانی میں ڈبو کر یونی میں بہت اوپر رحم کے منہ میں رکھے۔ دن میں دو بار بہت مفید ہے ۔

(۱۰) ٹھنڈے پانی یا دودھ سے چھینٹے مارے۔ لوبان کے تیل کا پھاہا اندر رکھے۔ نسخہ ذیل آملے کے پانی کے ساتھ صبح و شام کھائے بورا صندل سفید۔ طباشیر۔ چھوٹی الائچی۔ بہروزہ مصفیٰ کوزہ مصری سب ہموزن فی خوراک ۴ ماشے ۔

(۱۱) جو عورت ہر وقت جماع کی خواہش رکھے وہ خاوند کی عزت اور صحت کے واسطے بہت خطرناک ہے۔ اس کو کالی مرچ گیرو ۲۔۲ ماشے کا سفوف روزانہ ایک ماہ متواتر پانی کے ساتھ پلائیں ۔

(۱۲) کچلا گھی میں بھون کر اس کا چھلکا الگ کر دیں۔ پھر اسکی دو دالیں الگ کر کے بیچ والا پتہ پھینک دیں۔ بعد ازاں کوٹ پیس کر بیس گنا دودھ میں جوش دیں۔ کھویا سا ہو جانے پر اتار لیں۔ پھر اس کے ہموزن لونگ کا سفوف ملا کر چھوٹے چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ کھانا کھانے کے بعد ایک ایک گولی تولہ بھر مکھن یا ملائی میں دیں ۔

(ب) نسخہ ملذذ اس سے پہلے بیان میں (صفحہ ۱۹۱) مطالعہ فرمائیں ۔

(ج) جائفل۔ جاوتری۔ لونگ ایک ایک تولہ۔ کشتہ سونا اور کستوری ایک ایک ماشہ بکری کے دودھ میں چنے کے برابر گولیاں

نسبہ میں صبح شام ایک ایک گولی چٹائیں ٭

(۱۴) مرد کے سُرعتِ انزال کے مُطابق علاج ٭

(۱۵) پہلے املتاس کے گُودے کے پتلے کاڑھے کے ساتھ یونی کو دھوئیں۔ پھر مندرجہ ذیل بتی اندر رکھیں۔ مگھ۔ کالی مرچ۔ اُڑد۔ سویا۔ کُٹھ اور سیندھا نمک ایک ایک تولہ لے کر پانی سے چھوٹی اُنگلی کے برابر لمبی اور موٹی بتیاں بنا کر اندر رکھا کریں۔ مرچ سے جلن نہ ہو گی ٭

(۱۶) اس کا علاج کئی بار ناممکن اور کئی بار بہت مُشکل ہوتا ہے اپنے معالج سے مشورہ کریں ٭

(۱۷) انگریزی دوا فروشوں سے پیسری نام کا گول ربڑ کا کڑا ملتا ہے۔ اس کو اندر داخل کرنے سے یونی کو سہارا ملتا ہے۔ اور وُہ نیچے نہیں جھکتی۔ پھر روزمرہ مازُو اور انار کا چھلکا پانی میں کاڑھ کر اُس کی ڈُوشن کرتے رہیں۔ پہلی بار کڑا اسیانی سے نرس یا لیڈی ڈاکٹر سے رکھائیں ٭

(۱۸) مُوشک تیل کا پھاہا اندر رکھے۔ خود ہاتھوں سے کُشادہ کرتی رہے نیز پھل گھرت استعمال کرے۔ جہاں موشک تیل لکھا ہے وہاں اکھیول گلیسرین بھی کسی قدر کارآمد ہو سکتی ہے لیکن موشک تیل بہتر ہے ٭

(۲۱) نمبر ۱۳ میں دئیے ہوئے نسخے استعمال کریں عورت کو آمادہ کرنے کے لئے پرائیویٹ لفافہ میں دی ہوئی ہدایات پر عمل کریں انگریزی کُتب سے اقتباسات کتاب کے آخیر میں دئیے ہیں۔ فرانس کے مشہور ڈاکٹر پائینکارہ کا نظریہ وہاں سے مطالعہ فرمائیں ٭

پھل گھرت

مجیٹھ۔ ملیٹھی۔ کُٹھ۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ کھانڈ۔ بلا بُوٹی۔ شتاوری۔ اجموُد۔ ہلدی۔ دارُو ہلدی۔ پھوُل پریَنگو۔ کوٹ کمل۔ نیلوفر۔ منقہ۔ بداری قند سفید صندل لال صندل ایک ایک تولہ۔ اسگندھ چار تولہ۔ گھی ایک سیر۔ تازہ شتاوری کا رس دو سیر۔ دُودھ دو سیر۔ خشک ادویات کو موٹا موٹا کوٹ کر ملا کر تازہ پانی شامل کرکے چٹنی سی بنا لیں۔ گھی کو آگ پر چڑھائیں۔ جب خوب گرم ہو جائے اور اُبلنے لگ جائے۔ تو فوراً اُتار کر وہ چٹنی تھوڑی تھوڑی کرکے ڈال دیں۔ گھی پہلے شور کریگا پھر چُپ ہو جائے گا۔ تب ہلکی آگ پر چڑھائیں اور شتاوری کا رس اور دُودھ اُس میں ڈال دیں۔ جب تمام پانی کا حصہ اُڑ جائے اور گھی باقی رہ جائے تو فوراً اُتار کر چھان لیں۔ یہ "پھل گھرت" ہے (نیچے چٹنی جلنے نہ پائے اگر چٹنی جل جائے تو گھی کا اثر زائل ہو جاتا ہے) یہ گھی مرد اور عورت کے ہر مرض متعلقہ اعضائے پوشیدہ کو دُرست کرتا ہے۔ عورتوں کے واسطے نئی زندگی بخشنے والی اکسیر ہے۔ گھی ایسی گائے کا ہو۔ جس کا بچھڑا زندہ ہو۔ مندرجہ بالا سب امراض نسوانی کے لئے مہرشی سُشرت کا بتلایا ہوا اور ہزارہا سال سے ویدوں کا آزمایا ہوا

"پھل گھرت" اکسیر ہے۔

حیض کے نقائص اور اُن کا سہل علاج

عورت کے اعضائے تناسل کے بیان میں حیض کے متعلق پیشتر ازیں کافی واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے حیض کے بگاڑ کے لئے زیادہ تر موجودہ زمانے کی تہذیب ہی ذمہ وار ہے۔ عورتیں تکلف ظاہر داری۔ بے قاعدگی اور آرام طلبی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ بہو ساس کے زیر سایہ رہے اور اس کے تجربے سے فائدہ اُٹھانے کا شوق رکھے یہ بات کہاں ؟ ساس فی زمانہ ایک غیر ضروری چیز ہے۔ خوراک اور پوشاک میں وہ سادگی کہاں جو نصف صدی پہلے تھی۔ وہ چرخہ چکی۔ روٹی۔ پانی کی محنت کہاں ؟ نہ اِتنے بڑے آنگن کا جھاڑو۔ نہ اتنے کپڑوں کی دُھلائی۔ نہ دودھ نہ چھاچھ۔ نہ موٹا کھانا نہ موٹا پہننا۔ نہ وہ جائینٹ فیملی سسٹم کہ گھر میں اتنے اتنے مرد عورتیں اکٹھے رہیں کہ خاوند بیوی کو ہفتوں خلوت کا موقع ہی نہ ملے اور اس طرح وہ مجامعت سے بچ کر اپنی طاقت کی حفاظت کرتے رہیں۔ اب تو دن رات ع۔ بے تکلف آ یئے کمرے میں تنہائی تو ہے

مُرغن خوراک۔ فیشن دار پوشاک۔ شہوت کی انگیخت کے لئے نت نیا سامان۔ طاقت اور صحت یوں خرچ ڈالی۔ آمدنی اور کمائی وُں خرچ کر ڈالی۔ باقی کیا بچا ؟ بیماری تنگدستی۔ فکر۔

عورت قدرتاً نازک واقع ہوئی ہے۔ وہ خاص طور پر متاثر ہوتی ہے

چنانچہ شاید ہی کوئی عورت ہو جو شادی کے چھ ماہ کے اندر اندر حیض کی خرابی کا شکار نہ ہوتی ہو۔ بلکہ کافی تعداد عورتوں کی ایسی ہے جن کیلئے ماہواری ایام قیامت خیز ہوتے ہیں۔ اُن ایام کا خیال ہی اُن کے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ کیونکہ اُن دنوں اُن کے کمر اور پیڑو میں ناقابلِ برداشت درد ہوتا ہے ؂

مندرجہ بالا وجوہات کے علاوہ حیض کے پہلے تین دنوں میں نہا لینے سے ہی عموماً حیض بگڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ناموافق غذا۔ بدہضمی۔ زیادہ جماع۔ زیادہ محنت عشقیہ ناولوں کا مطالعہ۔ زیادہ لکھنا پڑھنا۔ کھٹائیاں مٹھائیاں زیادہ کھانا۔ نیز حمل گر جانے سے بھی حیض بگڑ جاتا ہے۔ اس کی علامات وہی ہوتی ہیں اور علاج بھی علامات کے مطابق وہی جو ادویات مصفٰی منی میں اوپر لکھا ہے۔ جب تک حیض درست نہ ہو اولاد مشکل ہوتی ہے۔ اگر ہو تو کمزور اور بیمار ہوتی ہے ؂ [1]

حیض کی درستی کے لئے دو تین خاص نسخہ جات لکھے جاتے ہیں۔

(۱) حیض کم آتا ہو اور درد سے آتا ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔ مُصبّر۔ ہیرا کسیس ولائیتی (فیرائی سلف) ہینگ گھی میں لال کی ہوئی۔ سُہاگہ پھلا۔ شنگرف رُومی مدبّر۔ نمک ایک ایک تولہ پیس کر پانی میں گولیاں بقدرِ چنا بنالیں۔ حیض کے دنوں میں اور حیض شروع ہونے سے چار دن پیشتر یہ گولیاں صبح دوپہر شام رات ایک ایک گولی گرم پانی سے کھائیں۔ پیڑو پر گرم اینٹ یا گرم بوتل سے سینک کریں۔ خوراک

[1] حیض میں کسی قسم کا نقص ظاہر ہوتے ہی خاوند سے ذکر کریں۔ ورنہ بعد میں پچھتاؤ گی ؂

چنے لوبیا مٹر یا گوشت کا شوربہ چاول گیہوں باجرہ۔ دیکھیں صد ۲۱۹ پ ۱۳۱ +

(۲) حیض کی زیادتی ہو تو ملٹھی کا سفوف ۲ ماشے مائیں ۲ ماشے رسونت مصفیٰ ایک ماشہ۔ کھتہ ایک ماشہ صبح شام آنا آنا بھانک کر اوپر سے چاول کی دھوون پی لیں۔ ایک دو ماہواری میں درستی ہو جائے گی۔ ناگ بھسم اس کے لئے اکسیر ہے ½ رتی صبح شام مکھن میں۔ ان ہر دو نسخوں کی تاثیر ٹھنڈی ہے +

(۳) حیض بالکل نہ آتا ہو تو نسخہ نمبرا میں کسیر ایک تولہ۔ تمہ کی جڑ کا سفوف ۲ تولہ اضافہ کریں اور چالیس دن استعمال کریں۔ حیض جاری ہوگا۔ یہ گولیاں قبض کشا ہو جائیں گی۔ فکر نہ کرنا +

کمزوری کی وجہ سے حیض کم آئے تو طاقت بخش ادویات و خوراک دیں۔ مربہ آملہ اور پھل کھٹرت مفید ہیں +

لیوکوریا یا سفید پانی

حیض کے پہلے تین دنوں میں نہا لینے سے بھی عموماً یہ مرض ہو جاتا ہے یا آرام طلبی زیادہ جماع۔ زیادہ غم۔ گندے خیالات سے عورتوں کے اندام نہانی سے ہمیشہ سفید لیسدار۔ جھاگ دار۔ بدبودار پانی بہتا رہتا ہے یہ عورت کو کمزور کر دیتا ہے اور جب تک یہ بند نہ ہو اولاد بمشکل ہوتی ہے۔ انگریزی نام لیوکوریا بھی بہت مشہور ہے۔ واضح رہے کہ حیض اور سفید پانی کی شکایات کا ذکر عورتیں اس وقت تک نہیں کرتیں جب

تک کہ مرض کافی نہ بڑھ جائے۔ چونکہ یہ بیماری عام ہے۔ اس واسطے معمولی شکایت کو تو عورتیں خاطر میں ہی نہیں لاتیں۔ یہ اچھا نہیں ؛
اندامِ نہانی کو ترپھلا یا کھانے والے سوڈا کے پانی سے چھینٹے مارتے رہیں (آدھ سیر پانی میں ۳ ماشے سوڈا) ؛

(۱) گولہ ۶ ماشے یا رسونت ½ ماشہ صبح شام پانی سے کھائیں ؛

(۲) آملے رات کو بھگو رکھیں۔ سویرے ان کا پانی نتھار لیں۔ اس پانی میں شہد اور کوزہ مصری ملا کر پئیں (آملے ۲ تولے پانی ایک پاؤ) ؛

(۳) گوند کیکر۔ کہربا۔ کوڑی زرد۔ گوند ڈھاک ہموزن ملا کر ۲-۲ ماشے صبح شام ٹھنڈے پانی سے۔ گرم کھٹی اور بھاری غذا سے پرہیز ؛

(۴) زیادہ دنوں کی شکایت ہو تو مجھے مفصّل حال لکھیں حسب ضرورت دوائی پاس سے بھیج دونگا۔ نئے مرض کیلئے یہ نسخے کافی ہیں ؛

(۵) جو سفید پانی پیشاب کے ساتھ اور بہت درد سے نکلتا ہے اس کا علاج حسب ذیل کریں ؛
برانڈی ایک تولہ۔ پانی دو تولے ہمراہ الائچی موٹی ۳ ماشے۔ تیج پات ۲ ماشے دن میں ایک بار استعمال کریں ؛ مجرّب ہے ؛

موشک تیل

چوہے کا گوشت تازہ بقدر ایک پاؤ کو چار سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک سیر رہے تو کاڑھا اچھی طرح نچوڑ لیں۔ کاڑھے میں ایک پاؤ تل کا تیل ڈال کر آنچ دیں جب تمام آبلون کی

آگ پر پکائیں۔ بعض تیل باقی رہنے پر اُتار لیں۔ اس تیل کا پھاہا یونی کے اندر رکھنے سے عورتوں کے رحم کی تمام امراض دُور ہوتی ہیں ؛ (بادام برابر رُوئی میں بالشت بھر تاگا سی دیں پھر رُوئی کو اس تیل میں ڈبو کر دو انگلیوں سے بہت دُور اوپر رکھیں۔ صبح رات) ؛

اٹھرا

بار بار حمل گر جائے یا بچہ پیدا ہو کر دست وغیرہ کے عارضہ میں مُبتلا ہو کر مر جائے تو اس بیماری کو پنجاب میں موٹے طور پر اٹھرا کے نام سے پُکارا جاتا ہے یہ رِحم کی کمزوری سے ہوتی ہے۔ رِحم کو طاقت دینے والی ادویات سے اِس کا علاج کیا جاتا ہے کیونکہ رِحم کے نُقص کی وجہ سے ہی اچھی طاقت بخش اور صحت بخش غذا حمل کے دَوران میں بچہ کی پرورش نہیں کرتی ۔ مذکورہ بالا پھل گھرت رِحم کو طاقت دیتا ہے ؛

اٹھرا والی عورت کا باقاعدہ علاج حمل ٹھہرنے سے پہلے یا حمل کے دَوران میں یا بچہ پیدا ہو جانے پر تینوں حالتوں میں ہو سکتا ہے۔ مُستقل مزاجی سے کرائیں۔ قریب قریب دو ماہ کے علاج سے تندرست ہو سکتی ہے مفصّل حال لکھیں تو میں پُوری توجہ۔ کوشش اور ہمدردی سے امداد کرُونگا۔ خاوند کی کمزوری بھی بعض اوقات اٹھرا کا باعث ہوتی ہے۔ اس بات کی طرف بھی دھیان دینا چاہیئے ؛

نوجوان عورتوں کو بیہوشی کا دورہ یا ہسٹیریا

رحم میں خونِ حیض یا بیضہ منی کے جمع ہو کر سڑ جانے سے اُن کے ردّی بخارات دماغ کی طرف اُٹھتے ہیں۔ جس سے معدہ اور پھیپھڑوں میں خلل آنے لگتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ دم رُکتا ہے اور بیہوشی آجاتی ہے۔ مندرجہ ذیل نسخہ بہت مُفید اور مجرّب ہے۔ کستوری منجھل شدھ کیسر۔ ہیرہ۔ کنجلی۔ جائیفل۔ چھوٹی الائچی اور لونگ تمام ہموزن لے کر سات دن سونف کے کاڑھے میں گھوٹیں پھر ½ رتی کی گولیاں بنالیں۔ صُبح شام ۴ ماشے موصلی سفید کے کاڑھے کے ساتھ کھائیں ؛

حیض کا نُقص ہو تو صفحہ ۲۲۳ پر لکھا ہوا عِلاج کریں۔ ہوش میں لانے کے واسطے نمک ملا پانی ناک میں ڈالیں۔ بیہوشی فوراً دُور ہو گی۔ مگر یہ عارضی علاج ہے۔ اس کا باقاعدہ علاج اپنے حکیم سے کرائیں۔ کمی خوُن سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ طاقتور ہو اور شادی نہ ہوئی ہو تو فوراً شادی کر دیں۔ لیکن دیکھ لیا جائے کہ اُس کی وجہ سے اُس کا خاوند بلا میں گرفتار نہ ہو جائے۔ دَورے کے وقت کمزور عورت کا سر نیچا اور طاقتور کا اونچا کیا جائے ؛

تیرھواں بیان

متفرق ضروری مضامین

کورٹ شپ

Courtship

بعض ہندوستانی خاوند اس بات کے شاکی ہیں کہ ہندوستان میں شادی کا طریقہ درست نہیں کیونکہ یہاں ماں باپ اپنی مرضی سے لڑکی اور لڑکے کا بیاہ کر دیتے ہیں۔ ولایت میں اچھا دستور ہے کہ لڑکا لڑکی وہاں اپنی مرضی سے ایک دوسرے کو بذریعہ کورٹ شپ اچھی طرح پرکھ اور پسند

کر کے شادی کرتے ہیں ۔

پیشتر اس کے کہ میں اس بارے میں اپنی رائے دوں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ کورٹ شپ کیا ہے ؟ جب لڑکا لڑکی اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ شادی کے مدعا و مقصد کو سمجھ سکیں تو بغیر کسی تفریق مذہب یا ملت کے یا قومی و خاندانی لحاظ کے وہ محض آپس کی کشش والفت سے ایک دوسرے سے ملنا شروع کر دیتے ہیں ۔ اکٹھے سیر کو جانا ۔ اکٹھے کھیل کود میں حصہ لینا ۔ اکٹھے تفریحات میں شامل ہونا ۔ ایک دوسرے کے گھر اکٹھے کھانا کھانا اور ہر ممکن پہلو میں ایک دوسرے کی طبیعت اور احساس و جذبات کا مطالعہ کرنا یہ سارا عمل کورٹ شپ کے دوران میں کیا جاتا ہے ۔ یہ عمل حالات و طبیعات کے مطابق مہینہ سال دو سال یا مزید عرصہ تک جاری رہتا ہے ۔ اس کے بعد اگر دونوں ایک دوسرے کو پسند کر لیں تو شادی ورنہ تیرا اپنا اور میرا اپنا راہ ۔ پھر یہی کارروائی دوسرے کے ساتھ تیسرے کے ساتھ ۔ یہاں تک کہ بالآخر جہاں طبیعت کا میلان دیکھا شادی کر لی یہ ہے شادی بذریعہ کورٹ شپ ۔

میرا خیال ہے کہ نقص دونوں طریقوں میں ہے ۔ ہندوستانی طریقہ فی روپیہ ۲ ر ناقص ہے اور ولائتی طریقہ روپیہ میں ۱۴ ر ناقص ۔ ہندوستانی طریقہ میں تو جو ۲ ر فی روپیہ نقص ہے وہ اس طرح دور کیا جا سکتا ہے کہ والدین اپنی تمام کوشش اور تسلی کر چکنے کے بعد لڑکے لڑکی کو اطلاع دے دیں ۔ اگر کوئی نقص وہ بتائیں تو والدین اُن کے کہنے کی

تعمیل کریں۔ اسی طرح لڑکا کوئی گھر تلاش کرے تو والدین اُس کے متعلق چھان بین کرلیں۔ ولائیتی طریقہ دیکھنے میں تو خوشگوار ہے مگر نوجوان یہ نہیں سوچتے کہ والدین کے مقابلہ میں جہان دُنیا کا ان کا اپنا تجربہ نفی کے برابر ہوتا ہے دُہ شکل اور میٹھی میٹھی باتیں سُن کر کسی کو پسند کرسکتے ہیں مگر چھپی ہُوئی اور پس پردہ باتوں کی طرف دھیان نہیں دے سکتے خاندان۔حیثیت۔ جائیداد۔ عادات۔ اطوار۔ چال چلن۔ صحت۔ عزت۔ فضول خرچی۔ کنجوسی۔ قرضہ۔ لین دین۔ اخلاق۔ تنگدلی۔ فراخدلی۔ ایسی کئی باتیں ہیں جو لڑکی اور لڑکے کے نیز اُن کے والدین کے متعلق قابلِ مطالعہ ہوتی ہیں ؎

اب کورٹ شپ کو لو۔ جوانی کا زمانہ۔ جوش و اُبال کا۔ مر مٹنے کا خاکِ پا ہو جانے کا۔ اچھی صورت دیکھ کر ساری حکمت بھول جانے کا۔ اس زمانہ میں سارے اخلاق بالائے طاق۔ سارے پند و نصائح غرقِ آب۔ اس جوش و اُبال کے زمانے میں جس پر دل آجائے اُس کے نقائص خوبیاں بن جائیں۔ سخت کلامی۔ بے مہری و بے اعتنائی کو ناز و ادا کا نام دیا جائے۔ ایسے زمانہ میں دو بدو۔ نہ کسی کا ڈر نہ خطرہ۔ نہ لحاظ نہ ادب اکیلے دُکیلے دن کو رات کو پھر رہے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں؟ کورٹ شپ کر رہے ہیں۔ آخر نتیجہ کیا نکلا؟ گرجا چرچ میں باقاعدہ شادی ہو گئی۔ خوش خوش گھر آئے۔ پرکھ پرکھا کر لائے۔ کسوٹی پر جانچ کر لائے۔ کورٹ شپ کی بھٹی سے کندن بنا کر لائے ؎

جب وُہ تکلّف کے دن ہوا ہُوئے۔ گرہست خانہ داری کی ذمہ واریاں
سر پر آپڑیں۔ اب گُل کھلتے ہیں۔ اندرُونی خصائل ننگی شکل میں نظر آتی
ہیں۔ چمک دمک کا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ خاوند کا خیال اور۔ بیوی کا خیال
اور۔ میاں کا مُنہ مشرق کو اور بیوی کا مُنہ مغرب کو۔ ٹھائیں ٹھائیں۔
تُو تُو۔ مَیں مَیں۔ اب سلسلہ دیگر چلتا ہے۔ طلاقیں دو۔ عدالتوں میں
جُوتیاں چٹخاؤ۔ قانُون کی دفعات چھانٹو۔ شہادتیں پیدا کرو۔ ایکدوسرے
کو زک پہنچانے کی بہترین کوشش کرو۔ دو دل دو دماغ جو پہلے کورٹ
شپ کر رہے تھے۔ ایک دُوسرے پر سَو جان سے فریفتہ تھے۔ اب اور
ہی امُورات کے درپے ہیں ؏

اے بسا آرزُو کہ خاک شدہ

بات یہ ہے کہ کئی نوجوان ایک خوبصُورت مُکھڑا دیکھ کر اس کے
پیچھے دیوانے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "شادی کرُونگا تو اِسی سے ورنہ
فراق میں گھل گھل کر مر جاؤُنگا"۔ بعد میں پسند کردہ عورت کے زیادہ
نزدیک رہنے سے اُن پر بہت دفعہ اس خوبصُورت عورت کے اندرُونی
جوہر آشکارا ہوتے ہیں۔ پھر ہاتھ ملتے ہیں اور رو رو کر کہتے ہیں سے

تیرا حسنِ بزم جہاں گیا کہ میری نگاہ ہی بدل گئی
کبھی شوق تھا تیری دید کا مگر اب وُہ دل سے نکل گیا

یورپ اور امریکہ کی عدالتوں میں سینکڑوں ایسے کیس روزانہ پیش
ہوتے ہیں۔ جن میں ایک دُوسرے کو طلاق دینے کی خواہش پائی جاتی ہے

اس واسطے تمام عمر کا ساتھی سوچ سمجھ کر تجویز کرنا چاہیئے۔ انگریزی کے مشہور شاعر شیکسپیئر نے خوب کہا ہے۔

All that glitters is not gold,
Often have you heard that told,
Guilded tombs do worms infold.

حمل نہ ٹھہرے
Birth-Control

یہ ایک بہت نازک مسئلہ ہے۔ یورپ اور ہندوستان میں اچھے اچھے ماہرین کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ کاتبِ تقدیر کو شکست دینے کی بڑی بڑی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ کھانے کی اور اندر رکھنے کی ادویات نیز ربڑ کے سامان جو بوقتِ مجامعت مرد کے ویرج اور عورت کے انڈا کو آپس میں ملنے سے روکیں۔ اس قسم کی کئی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

چونکہ کئی لوگ آمدنی کی کمی۔ عورت کی کمزوری بیماری یا کافی اولاد ہو چکنے کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ اُن کی اولاد اور نہ ہو۔ ان کی رہنمائی لازم ہے۔ بہترین نسخہ تو یہ ہے کہ عورت اور مرد مجامعت ہی چھوڑ دیں مگر ایسی بات کہہ دینا آسان ہے کر دکھانا مشکل ہے۔ شہوت کے بھوت نے بڑے

بڑے رشیوں اور مفتی مولاناؤں کو نہیں چھوڑا۔ ہم لوگ کس شمار میں ہیں وہ لوگ مبارک کے مستحق ہیں جو مجرد رہ سکتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کے لئے تجرد مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ لہٰذا لوگوں کی یہ خواہش بالکل بیجا نہیں کہ وہ گاہے گاہے جماع بھی کرتے رہیں اور اولاد کے بوجھ سے بھی بچے رہیں۔ ایسے نسخے بتا دینا ویسے تو نیکی کا کام ہے مگر نقص یہ ہے کہ بعض بیوائیں ایسے نسخوں کا غلط فائدہ اٹھائیں گی۔ تاہم بیواؤں کا تو انتظام ہو سکتا ہے کہ اگر وہ اپنے نفس پر قابو نہ پا سکیں تو اُن کا بیاہ کر دیا جائے مگر عیالدار خاوندوں کو اگر درست راستہ نہ بتایا گیا تو وہ یا تو حمل گرانے پر مجبور ہوں گے یا بچے پیدا کر کے غریبی و غم میں مبتلا ہوں گے۔

ذیل میں چند طریقے لکھے جاتے ہیں

جن میں سے کسی ایک یا زیادہ پر عمل کرنے سے عورت کو حمل نہیں ٹھہرتا۔ اصولاً کوشش اس امر کی ہے کہ مرد کے کرم منی عورت کے انڈے سے نہ مل سکیں۔

موٹے طور پر تین طریقوں سے حمل روکا جا سکتا ہے۔

(۱) عورت کے رحم اور دیگر اعضائے تناسلی کو حمل کے لائق نہ رہنے دینا یعنی تندرست مرد سے جماع کرنے کے باوجود عورت کو حمل قرار نہ پائے۔

(۲) مرد کے ویرج میں حمل ٹھہرانے والے جیوؤں (کیڑوں) کی ہستی مٹانا

سلہ جماع سے پرہیز کرنے والے

دینا یعنی تندرست عورت سے جماع کرتے ہوئے حمل نہ ٹھہر سکے ۔

(۳) عورت کے رحم یا مرد کے ویرج کو جوں کا توں اپنی قدرتی حالت میں رہنے دینا مگر دیگر بیرونی ذرائع سے عورت کے رحم کے انڈے کے ساتھ مرد کے ویرج کا ملاپ نہ ہونے دینا یعنی عارضی کوشش ۔

ذیل میں تینوں طریقوں کے متعلق چند ضروری ہدایات دی جاتی ہیں

(اوّل) عورت حمل کے لائق نہ رہے ۔ یہ دو طریقوں سے کیا جاسکتا ہے ۔

(الف) بذریعہ دوائی ۔ مندرجہ ذیل دو نسخے خاصے مفید ثابت ہوتے ہیں ۔

(۱) حیض شروع ہونے کے چوتھے دن تالیس پتر ۲ ماشے گیرو ۲ ماشے دونوں ملا کر سویرے شام پانی کے ساتھ پھانک لیں ۔ گرمیوں میں ایک چھٹانک چاول ۳ چھٹانک پانی میں بھگو رکھیں اُس پانی سے ۔ اسی طرح پانچویں اور چھٹے دن ۔ ان دواؤں کا اثر رحم پر پڑتا ہے اُس کا تناسلی فعل معطل[1] ہو جاتا ہے ۔ لیکن حیض برابر آتا رہتا ہے ۔

(۲) مگھ ۔ واڈرنگ کچا سہاگہ ۱-۱ ماشہ تازہ دودھ کے ساتھ بطریق مندرجہ بالا تین روز کھائیں ۔ دو ماہ[2] کھائیں تو کم از کم ایک سال اثر رہتا[3] ہے ۔ ان ادویات کا اثر زائل کرنے کا طریقہ صفحہ ۲۳۵ پر مطالعہ کریں

ان ادویات کا اثر زائل کرنے کا طریقہ صفحہ ۲۳۵ پر مطالعہ کریں

[1] ۹۹ فیصدی کامیاب ہے [2] ۲ ماہ [3] تین روز فی ماہ

(ب) آپریشن یعنی بچّہ دانی کٹوا دینا۔ نہ رہے بانس نہ بجے بنسری۔ کئی ڈاکٹر بچّہ دانی کو کاٹنے کی بجائے رِحم میں انڈا لانے والی نالی کو ہی کاٹ دینا کافی سمجھتے ہیں کئی فیلوپین ٹیوب کو چمڑے کے ڈورے سے باندھ دینا زیادہ مُفید سمجھتے ہیں۔ اِن سب طریقوں سے حیض ٹھیک آتا رہتا ہے اور خواہشِ نفسانی بھی پُوری ہوتی رہتی ہے ؛

نوٹ :۔ ڈاکٹروں نے تجربہ کیا ہے کہ آپریشن سے کئی عورتوں کی جسمانی صحت میں نُقص آگیا ؛

قرارِ حمل سے بچانے کے لئے دو نُسخے پچھلے صفحہ پہ درج کئے گئے ہیں۔ ان کے استعمال سے کافی عرصہ کے واسطے عورت اولاد کی ذمّہ داری سے آزاد رہ سکتی ہے۔ اگر کوئی عورت دوائی استعمال کرنے کے بعد پھر اولاد کی خواہشمند ہو تو مندرجہ ذیل دوائی استعمال کر کے رِحم کو قابلِ اولاد بنا سکتی ہے ؛

نُسخہ } کستوری۔ کُشتہ سونا۔ کیسر۔ جائفل ایک ایک ماشہ پھوپی کالی مرچ ۱/۲ تولہ۔ سنکھیا سفید ۴ رتی پانی سے گولی بمقدار ۲-۲ رتی طیّار کریں۔ صُبح شام دودھ سے کھائیں۔ حمل قرار پائیگا ؛

(دوم) مرد کو حمل ٹھہرانے کے ناقابل بنانے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں ؛

(الف) جس طرح گھوڑے اور بیل خصی کئے جاتے ہیں یعنی اُن کے خُصیئے ایک خاص طریقہ سے مَسلے جاتے ہیں جس سے خُصیوں کا فعل بالکُل معطّل ہو جاتا ہے۔ نہ ویرج بنتا ہے نہ مرد جماع کر سکتا ہے مگر ایسا

کرنے سے دل دماغ بہت کمزور ہو جاتے ہیں ۔

(ب) خزانۂ منی بالکل کاٹ ہی دیا جاتا ہے ۔

(ج) ایسی دوائیوں کا استعمال جن سے منی میں حمل ٹھہرانے والے کرم رہیں ہی نہ ۔

(سوم) تیسرا طریقہ بہترین ہے جو کہ حمل کو روکنے کے واسطے عام اختیار کیا جاتا ہے ۔ گو اس میں اتنے فی صدی یقین نہیں ہو سکتا ہے جتنا کہ مندرجہ بالا طریقوں میں ہوتا ہے ۔ تاہم تیسرے طریقہ میں نہ کوئی تکلیف ہے اور نہ صحت کو کسی قسم کا ضعف پہنچتا ہے ۔ مرد عورت عام حالات میں اچھے بھلے ہوتے ہوئے جماع کرتے رہتے ہیں اور حمل کی ذمہ واری سے بھی بچے رہتے ہیں مگر اس بات سے قطعی طور پر غافل نہ رہیں کہ آپریشن کے سوائے سولہ آنے کسی چیز پر بھروسہ نہیں ۔ اس واسطے کم از کم جماع کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ بچاؤ کی صورت ہو ۔

تیسرے طریقہ کے ماتحت مندرجہ ذیل صورتیں مانع حمل ہوتی ہیں

(الف) حیض شروع ہونے سے لے کر بیس یوم تک رحم کا منہ کھلا رہتا ہے ۔ پھر بند ہو جاتا ہے ۔ لہٰذا بیس دن تک مرد عورت جماع نہ

لہ لیکن تحتۂ زمین پر کوئی کوشش ۹۹ فیصدی سے زیادہ کامیاب نہیں ۔

کریں۔ مہینہ میں صرف آخری ہفتہ ہمبستری کریں تو بہت حد تک حمل رُک سکتا ہے ؎

(ب) پھٹکری ا ماشہ پانی دو چھٹانک میں گھول کر عورت پچکاری کرے شیشے کی چھوٹی سی پچکاری انگریزی دوا فروشوں سے مل جاتی ہے بالکل آسان ترکیب ہے ؎ (جماع سے پہلے یہ پچکاری کریں)

(ج) نیم یا کافور کے تیل سے رُوئی کا پھاہا تر کر کے عورت اندر رکھے۔ اس کے بعد ہمبستری کی جائے ؎ (دونوں ہموزن ملائے جائیں تو اور بھی بہتر ہے)

(د) کونین دس گرین ۶ ماشہ مکھن یا ناریل کے تیل میں خوب حل کر کے مقاربت سے پہلے عورت اندر رکھ لے ؎

(س) جماع سے فارغ ہونے کے بعد گرم پانی یا گھی یا سرسوں کے تیل کی پچکاری عورت کرے ؎

(ش) ہمبستری کرتے وقت جب ویرج گرنے لگے تو عضو کو فوراً باہر نکال لیا جاتا ہے۔ مگر یہ طریقہ انتہائی غیر قدرتی ہے۔ عورت مرد دونوں کی صحت کو اس سے بہت نقصان پہنچتا ہے۔ ایسا کسی حالت میں بھی نہیں کرنا چاہیئے ؎

(ص) آسن بعض لوگ بڑے واہیات سے آسن بتلایا کرتے ہیں مثلاً کھڑے ہو کر۔ اُلٹے لیٹ کر۔ گھٹنوں کے بل وغیرہ۔ مگر یہ تمام نقصان دہ ہیں۔ اس کے علاوہ حمل کے رُکاؤ کے لیئے بھی ان کا حسب ... بخواہ اثر

نہیں ہوتا - کیوں کہ تندرست مرد کی منی تو اُچھل کر نکلتی ہے اور رحم تک ہر حالت میں بخوبی پہنچ سکتی ہے ؛

(ط) مجامعت کے بعد پیشاب کرنے سے اسّی فیصدی بچاؤ کی صورت ہو جاتی ہے ؛

(ع) چھینک لانے کے لئے نسوار وغیرہ لینے کی بعض لوگ ہدایت کرتے ہیں لیکن یہ طریق پچیس فیصدی سے زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتا ؛

(ف) چیک پیسری (Check passery) یورپ میں اس کا بہت رواج ہے - ایک ربڑ کی ٹوپی سی ہوتی ہے عورت دو انگلیوں میں دبا کر اُسے دور تک اپنے رحم تک لے جائے تو یہ رحم کے مُنہ پر لپٹ جاتی ہے - پھر جماع سے منی اندر نہیں جاتی اور حمل قرار نہیں پاتا - لیکن وہی ۹۹ فیصدی کامیابی والی بات ہے ؛

(ق) جماع سے پیشتر مرد اپنے عضو پر ایک ربڑ کی تھیلی (فرنچ لیدر) French leather چڑھا لینا ہے - جماع کے بعد اُسے پھینک دیا جاتا ہے یا گرم پانی سے دھو کر پھر کام میں لایا جاتا ہے - ہر بار نیا استعمال کرنا زیادہ مفید ہے ؛

(گ) عورت جب تک بچے کو دودھ پلاتی رہے یا نکال کر خود پیتی رہے تو حمل اکثر نہیں ہوتا ؛

حمل گر جانا - یا - گرا دینا

حاملہ عورت کے لئے جو ہدایات لکھی ہیں اُن کے خلاف عمل

کرنے سے حمل گر جاتا ہے۔ اِس کی صُورت یُوں ہوتی ہے کہ حمل ٹھہرنے سے دو چار مہینے کے بعد خُون آنے لگ جاتا ہے اور آخر حمل گر جاتا ہے۔ یہ بہت نامُراد مرض ہے اور ایک بار جس کا حمل گر جائے اُس کی بابت آئندہ بھی حمل کے گر جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس واسطے اس کے علاج کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ علاج پتر گھنی ناعورت کے مضمون صفحہ ۲۱۸ میں دیا جا چکا ہے۔ اس سے جلدی صحت ہو جانے کی اُمید ہے ۰

کئی بار کنواری لڑکیوں اور بیواؤں کو بدچلنی سے یا اکیلی دُکیلی کسی غنڈے کے قابو آجانے سے حمل ٹھہر جاتا ہے یا کئی تازہ شادی شدہ عورتوں کو جب حمل ٹھہر جاتا ہے تو بچّہ کی ذمّہ داری سے بچنے کیلئے وُہ بھی خواہشمند ہوتی ہیں کہ اُن کا حمل کسی طرح گر جائے ۰

یاد رکھو! یہ ایک خطرناک عمل ہے۔ اخلاق اور سرکاری قانون کے شکنجہ کے علاوہ صحت کے واسطے یہ عمل تمام عمر کی بیماری اور کمزوری کو دعوت دینے کے برابر ہے۔ کچّا پھل بہت مشکل سے ٹوٹتا ہے اور جب ٹوٹ جائے تو شاخ زخمی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جن عورتوں کا حمل گر جاتا ہے یا خود گرایا جاتا ہے وُہ عورتیں بمشکل ہی پھر سرسبز ہوتی ہیں۔ اس واسطے اوّل تو وُہ کام ہی نہ کیا جائے جس سے آپ کی مرضی کے خلاف حمل ٹھہر جائے مگر جائز یا ناجائز طور پر اگر ایک بار حمل ٹھہر گیا ہے تو دیس یا پردیس میں رہ کر اُس کو مکمل ہونے دیا جائے۔ ورنہ اخلاق سرکاری قانون اور صحت کے لحاظ سے آپ کو بہت مشکلات کا سامنا

کرنا پڑے گا۔ جو نوجوان بیروزگار ہیں یا بصورت طالب علم والدین کے محتاج ہیں وہ اکثر اس قسم کی دوائی مانگنے آجاتے ہیں۔ انہیں سمجھا بُجھا کر سیدھی راہ پر لایا جاتا ہے ؂

صرف لڑکا ہی پیدا ہو

(۱) ناگر سرسو نامی کتاب میں اُس کے مصنف نے لکھا ہے" اندام نہانی کے اندر دائیں اور بائیں دو ناڑیاں ہیں۔ بائیں طرف کی ناڑی میں شہوت کی انگیخت سے لڑکا پیدا ہوتا ہے" (تجربہ نہیں ہُوا)

(۲) جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے ۸-۱۰-۱۲-۱۴-۱۶-۱۸ ویں رات کا حمل قرینہ ہوتا ہے ایسا اکثر دیکھا گیا ہے لیکن ہمیشہ نہیں ؂

(۳) مرد کی طاقت زیادہ ہوگی تو لڑکا ہوگا ؂

(۴) حمل کی رات مرد بہت تھکا ہُوا ہوگا تو لڑکا ہوگا۔ اس کی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً مروت پٹھان اُس دن عورت سے کھیتی کٹواتے ہیں تاکہ لڑکی پیدا ہو جس پر انہیں روپیہ ملے ؂

(۵) حمل کے تین ماہ مکمل ہونے پر جنین کے نر یا مادہ اعضا بننے لگتے ہیں۔ اُس وقت اگر حاملہ کے اندر سورج گن کی زیادتی ہوگی تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اگر چندرما گن کی زیادتی ہوگی تو لڑکی۔ یہ ایک تجربہ شدہ امر ہے تفصیل دیکھیں صفحہ ۱۵۵ پر جہاں لڑکا پیدا ہونے کے

اصول پر بحث کی گئی ہے اسکے علاوہ ۲۵۵ پر بھی کچھ آسا مدرج ہیں)

تماش بینی

بازاری رنڈیوں یا کنجریوں کے پاس جانے کے شوق کو تماش بینی کہتے ہیں۔ اس منحوس شوق نے کئی اچھے اچھے گھرانے تباہ کر دئے +

عام طور پر پانچ قسم کے آدمی اس شوق میں مبتلا ہوتے ہیں +

اوّل :۔ وہ جن کا والد بڑی جائداد چھوڑ گیا ہو مگر اولاد کو اس کے صحیح استعمال کا شعور نہ سکھا گیا ہو +

دوم :۔ جن کی حرام کی کمائی بذریعہ رشوت وغیرہ ہو +

سوم :۔ ماں باپ کے ایسے اکلوتے اور لاڈلے بیٹے جن کی اوائل عمر میں ٹھیک طور پر نگرانی نہیں کی جاتی +

چہارم :۔ یتیم لڑکے جن کا نہ کوئی والی وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کا اُن کو شرم لحاظ ہوتا ہے +

پنجم :۔ شرلفوں کے لڑکے جن کی دوستی مندرجہ بالا کسی سے ہو +

ایک بار جب ایک نوجوان کسی بازاری عورت کے پاس جاتا ہے تو وہ عورت بڑے ناز و نخرے دکھاتی ہے اور کہتی ہے کہ تمہاری ایک ہی نگاہ میں میں گھائل ہو گئی۔ مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے۔ تب نوجوان اس کے پاس بار بار جاتا ہے۔ کبھی زیادہ دنوں کی غیر حاضری کے بعد جاتا

ہے تو وہ ٹھنڈی سانسیں بھرتی ہے۔ روپیہ پیسہ لینے سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میں تو دیدار کی بھوکی ہوں۔ پھر کسی دن بیماری کا ڈھونگ رچاتی ہے۔ اس کے نوکر جا کر کہتے ہیں کہ تمہارے عشق میں بیمار ہو گئی۔ بس پھر تو نوجوان بھول کر گپّا ہو جاتا ہے۔ دس بیس پچاس دوا دارو کے لئے دے جاتا ہے۔ ایک دن رنڈی کہتی ہے بنیا نے بڑا دِق کیا ہے۔ چار سو روپیہ میں میرا ایک ہزار کا زیور گِرو دی پڑا ہوا ہے وہ چھڑا دو۔ بس پھر فرمائشوں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ شادی کے لئے بار بار درخواست کرتی ہے۔ نوجوان کو گھر گھاٹ کا نہیں چھوڑتی۔ جب دیکھتی ہے کہ اس کا تمام سرمایہ اُجڑ چکا ہے تو پھر سیدھے مُنہ بات نہیں کرتی۔ کہتی ہے۔ سیڑھیوں سے اُتر جاؤ ورنہ بے عزّت کر دوں گی۔ بیکس نوجوان کی شامت آجاتی ہے۔ دھوبی کا کُتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

لوگو! عبرت پکڑو۔ خوف کھاؤ اس عیب سے کسی زہری ناگن کے قابو میں نہ آنا۔ جب بازار میں کم بختوں کا ڈیرا ہو۔ اس طرف بھول کر بھی نہ جانا۔ یہ نا ہنجار بڑے بڑے سیانوں کے کان کترتی ہیں۔ یہ بدکار محض دھن ہی نہیں لیتیں بلکہ آتشک اور سوزاک جیسی بیحد تکلیف دہ اور شرمناک بیماریاں بھی لگا دیتی ہیں جن کی وجہ سے جوانی کا وہ حال ہو جاتا ہے جو گلاب کے تازہ پھول کو آگ میں ڈال دینے سے ہوتا ہے۔

عبرت! عبرت!! عبرت!!!

دو منحوس مرض

آتشک اور سوزاک دو منحوس امراض ہیں جو کہ مرد اور عورت
دونوں کو عموماً بدچلنی اور تماش بینی کی وجہ سے ہو جاتے ہیں کنجریوں
اور رنڈیوں کے پاس جانے والوں کو یہ مرض عموماً ہو جاتے ہیں پھر
مردوں سے ان کی بیویوں کو ہو جاتے ہیں اور اس طرح یہ آگ بڑھتی
چلی جاتی ہے جسے چھپانے کی بیحد کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے مریضوں
کے ساتھ بیٹھنے۔ کھانے اور اُن کا کپڑا پہننے سے نیز اُن کا اُسترا استعمال
کرنے سے بھی یہ ہو جاتے ہیں مگر عموماً بدچلنی سے ہی ہوتے ہیں۔
واضح رہے کہ جو لوگ رنڈیوں اور کنجریوں سے آتشک اور سوزاک
ایسی امراض خرید لاتے ہیں اُن کو یہ رستہ عام طور پر دوست ہی دکھاتے
ہیں اور جب کوئی اس طرف جانے سے انکار کرتا ہے تو دوست اُس
کو طعنہ دیتے ہیں "جاؤ بھی بڑا مولوی آگیا۔ بڑا مہاشہ بنا پھرتا ہے"
وغیرہ وغیرہ چنانچہ نوجوان اپنے دوست کی بات میں آکر اس رستہ
پر گامزن ہوتا ہے اور برے امراض کا شکار بن جاتا ہے بعد میں
دوسری عورتوں کو وہی بیماری لگا دیتا ہے۔
واضح رہے کہ اگر چار دوست ایک بیمار عورت کے پاس جاتے
ہیں تو ضروری نہیں کہ سب کو ہی وہ مرض ہو جائے۔ کیونکہ ہر شخص

کی قوّتِ مدافع یا مرض کا مقابلہ کرنے والی طاقت مختلف ہوتی ہے۔ جن لوگوں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا ہوتا۔ عام طور پر وہ جلدی ہی ان امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے بچ کر رہنا چاہیئے۔

بعض شریف بدکار (یا بدکار شریف) کہتے ہیں کہ ہم رنڈیوں کی بجائے شریف گھرانوں کی عورتوں کو اپنے پاس بلاتے ہیں اس واسطے ہم آتشک سوزاک سے بچے رہینگے ارے اندھے! جو عورت تمہارے نیچے پڑ سکتی ہے وہ دوسروں کے نیچے بھی پڑ سکتی ہے اور اُن سے یہ امراض لے کر تم تک بھی پہنچا سکتی ہے۔

آتشک

بدکاری کی وجہ سے یہ مرض ایک قسم کے زخموں کی شکل میں عورت اور مرد کے پوشیدہ اعضاء کے اوپر نمودار ہوتا ہے۔ اس کا اگر شروع میں علاج نہ کرایا جائے تو یہ زخم تمام جسم پر پھیل جاتے ہیں اور ناک کی ہڈی اور عضوِ تناسل گل جاتے ہیں۔ اس مرض کا آغاز عموماً سپاری کے گرد یا گردا سپاری اور پردہ کے جوڑ پر ایک نئے پھنسیوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ مرض سب بُرے ہوتے ہیں مگر یہ مرض تو جیتے جی جہنم ہے۔ اکثر اس کی وجہ سے گنٹھیا درد جوڑ کی شکایت ہو جاتی ہے۔

نسخہ:۔ کسی تجربہ کار کویراج سے اپنے ہاتھ سے تیار کردہ رسکپور خرید کر گولیاں حسب ذیل بنالیں۔

جائفل۔ جاوتری۔ لونگ۔ کالی مرچ۔ کافور۔ مصبر۔ عصارہ ریوند رسکپور خود ساختہ ۲-۲ ماشے لے کر پانی میں ۲-۲ رتی کی گولیاں بنالیں۔

* بازاری رسکپور مت ڈالنا۔ وہ زہر ہے۔ اسی واسطے اس کا لائیسنس ہے۔

صبح شام ۲۔ تولے مکھن یا ملائی میں ایک ایک گولی۔ شراب نمک کھٹائی لال مرچ۔ جماع منع۔ روٹی گیہوں یا بیسن کی۔ ہمراہ دودھ گھی۔ مکھن ملائی دہی یا کھانڈ کھائیں۔ چلنا پھرنا یا بائیسکل چلانا بند کر دیں۔ ہاتھ ہر وقت صابن سے صاف رکھیں تاکہ دوسروں تک یہ زہر نہ پہنچ جائے۔ اپنا تولیہ صابن اُسترا بستر برتن کسی کو نہ دیں ؀

زخموں پر مندرجہ ذیل دُھوڑا استعمال کریں۔ ہرڑ بہیڑا۔ آنولہ ایک ایک تولہ پرانا چمڑا استعمال شدہ ۳ تولے۔ گولر کی لکڑی ۲ تولے۔ لوہے کے برتن میں رکھ کر جلا لیں۔ جب دُھوآں بالکل نہ رہے اور خاکستری راکھ ہو جائے تو باریک پیس کر اُس میں ایک تولہ مُردہ سنگ نہایت باریک پیس[لہ] کر ملائیں اور زخموں کو اپنے پیشاب سے دھو کر اُوپر یہ دُھوڑا ڈال دیں۔ دن میں تین چار بار (دُوسری بار لگاتے ہُوئے پہلے دھوڑے کو زور سے نہیں اُتارنا) یا کاربالک الیسڈ میں تِگنا تل کا تیل مِلا کر اور ہلا کر تنکے اور رُوئی سے ذرا سا زخم پر روزانہ ایک دو بار لگایا کریں۔ زخم کے سوائے کہیں نہ لگے ؀

مناسب تو یہ ہے کہ یہ مرض ہوتے ہی فوراً حکیم یا وَیدکے پاس علاج کے واسطے پہنچ جانا چاہیئے۔ یاد رہے کہ آتشک اور سوزاک کا اثر پُشتوں تک جاتا ہے۔ اس واسطے پُوری تسلّی کے بعد علاج چھوڑیں۔ کیونکہ زخم ٹھیک ہو جانے پر بھی خون میں زہر رہ جاتا ہے ؀

رسکپُور خود ساختہ والی گولیاں اگر حکیم یا وَید سے طیار نہ ہو سکیں

[لہ] باریک ململ میں سے گذار کر دوبارہ پھر رگڑائی کریں۔

تو مجھ سے طلب کر سکتے ہیں مگر حال مفصّل آنا چاہیئے۔ نئے مرض میں وہاں سے دوائی نہ منگائیں جہاں خط آنے جانے میں ہی چار روز لگ جائیں۔

سُوزاک

بد چلن لونڈوں یا بازاری عورت سے پیشاب کی نالی کے اندر زخم ہو جاتے ہیں۔ اِن سے پیپ بہتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت درد جلن ہوتی ہے۔ پیشاب بُوند بُوند آتا ہے۔ اگر خدانخواستہ تکلیف ہو گئی ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

طباشیر۔ چھوٹی الائچی۔ تیل صندل۔ دیسی بہروزہ مُصفّی کوزہ مصری ہموزن۔ ایک ایک ماشہ لے کر صبح شام زیرہ سفید دھنیا اور گُل نیلوفر ۱۔۱ تولہ بھگو کر نکالے ہوئے پانی سے استعمال کریں۔ پیشاب گھنٹہ گھنٹہ بعد کرتے رہیں۔ عورت کو عموماً پچکاری کی ضرورت پڑتی ہے۔ خوراک تازہ ساگ سبزی چاول مکھن دودھ کی لسّی کھاری بوتل۔

کتھہ سفید ۴ ماشے۔ پھٹکری کھیل ۲ ماشے۔ افیم ۱ ماشہ۔ رسونت ۱ ماشہ۔ پانی نیم گرم ½ پاؤ۔ مرد بھی یہ پچکاری کر سکتا ہے۔ دن میں ۳۔ ۴ بار کریں۔ مرض پرانا ہو جائے تو جلن اور پیپ دونوں یا ایک بند ہو کر مریض سمجھتا ہے کہ آرام ہو گیا ہے مگر دراصل زخم کے اوپر ایک کھرنڈ سا سا آ جاتا ہے۔ اُسے قرحہ کہتے ہیں۔ یہ وقتاً فوقتاً تیز ترش کھانے سے پھر جاگ اُٹھتا ہے اور پیپ جلن وغیرہ شکایات ہو جاتی ہیں۔ بہترین طریقہ یہ ہے کہ یہ مرض ہوتے ہی علاج شروع کرا دیں۔ چلنا پھرنا بائیسکل

چلانا۔ شراب۔ گوشت انڈا۔ کھٹائی۔ تیل۔ لال مرچ۔ جماع اور گرم خوراک منع ہے۔ نئے مرض میں بہت دُور کا علاج مُفید نہیں رہ سکتا۔

جس شخص کو کسی زمانہ میں سوزاک ہو چکا ہو۔ اگر اس کی اولاد نہ ہوتی ہو تو اُس کے ویرج کا معائنہ کرانا چاہیئے۔ سوزاک کا زہر ویرج کے کرموں کو مار دیتا ہے جس سے ویرج بظاہر تو ٹھیک نظر آتا ہے لیکن اُس میں حمل قائم کرنے والے کِرم مر چکے ہوتے ہیں۔

عورتوں کی صحت کے گُر

(۱) یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ آج کل عورتوں کو لیکوریا یعنی سفید پانی حیض کی کمی بیشی۔ تنگی۔ درد وغیرہ کی جتنی شکایات سُنی جاتی ہیں۔ اُن کی بنیاد ۹۰ فیصدی حیض کے شروع میں نہا لینا ہے۔ ہر عورت کو حیض کے پہلے تین دِن ہرگز نہیں نہانا چاہیئے۔ ان دنوں میں ٹھنڈے پانی سے کام کرنا یا برف پینا سخت منع ہے۔ جو عورتیں اِن ہدایات پر عمل کریں گی وُہ پوشیدہ امراض سے بچی رہیں گی۔ ان دنوں آرام کرنا لازمی ہے۔

(۲) ایک اور بھی ضروری بات ہے جس کی طرف خاوندوں کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اِنسان کے جسم کو تندرست رکھنے کے واسطے محنت اور ورزش کی خاص ضرورت ہے۔ دیہات کی عورتیں شہر کی

عورتوں سے زیادہ تندرست ہوتی ہیں تو اس کی وجہ زیادہ تر محنت اور ورزش ہے۔ اتنے بڑے آنگن کا جھاڑو دینا۔ کنوئیں۔ تالاب یا دریا سے پانی لانا۔ چکی پیسنا۔ گائے بھینس کی خدمت۔ دودھ بلونا۔ کپڑے دھونا اور اس قسم کے کئی کام دیہاتی عورت کو خوب تھکا دیتے ہیں۔ اِس کے خلاف شہروں میں یہ کام عار سمجھے جاتے ہیں۔ پس شہر دار خاوند اپنے گھروں میں چکی۔ روٹی۔ دھلائی کا کام تو ضرور اپنی بیوی سے لیں تاکہ اُن کی صحت بنی رہے۔ بہت امیر خاوندوں کی بیویاں دوڑنے بھاگنے کھیلنے کودنے۔ ٹینس۔ تیراکی۔ کبڈی وغیرہ کی ورزش اپنی ہمجولیوں کے ساتھ کر لیا کریں۔ ہزاروں لاکھوں عورتوں نے ورزش سے اپنے جسم کو سڈول اور خوبصورت بنا لیا ہے۔ ایسی عورتیں تندرستی کا لُطف اٹھاتی ہیں اور تندرست اولاد جنتی ہیں ؁

(۳) زیادہ جماع بھی عورت کی صحت کے لئے بہت مُضر ہے مہینہ میں ایک دو بار یا بڑی حد تین دفعہ ایسا کیا جا سکتا ہے اس سے زیادہ کرنا خودکشی ہے۔ سمجھدار عورتیں منت سے خوشامد سے رو کر جھگڑ کر سمجھا کر صحت کا واسطہ دے کر خاوند کو روکیں۔ مہینہ دو مہینہ بعد جماع کرنے والے تندرست بنے رہتے ہیں۔ سال دو سال کا پرہیز کرنیوالوں کو بڑھاپا نہیں ستاتا ؁

(۴) عورتوں کے لئے بہترین ورزش چکی پیسنا ہے۔ رحم کی بہت سی بیماریوں کا علاج چکی ہے۔ عورت قابلِ اولاد ہو جاتی ہے صحتمند بچہ جنتی ہے

کام دیو کا ٹھکانا

(۱) کام دیو یعنی شہوت کا دیوتا ہر بالغ مرد اور عورت کے اندر براجمان ہے۔ چاند کے بڑھاؤ گھٹاؤ کے ساتھ عورت کے مختلف اعضاء میں اس کا ظہور اِس طرح مانا جاتا رہا ہے کہ اگر چاند کی کسی مقرّرہ تاریخ اسکے کسی عُضو کو چھُوا یا مَسلا جائے تو عورت کے اندر شہوت کا غلبہ تیز ہو جاتا ہے (مردوں کے متعلق ایسے کسی تجربہ کا ذکر نہ آنے کی وجہ نیچے لکھی جاتی ہے) عورتوں کے متعلق یہ مانا جاتا ہے کہ جب چاند چڑھتا ہے تو عورت کے پاؤں کے بائیں انگوٹھے میں کام دیو کا ٹھکانا ہوتا ہے پھر دن بدن مقام اُوپر کی طرف بدلتا آتا ہے ؛

مگر تماش بین اصحاب اپنی حرص پُوری کرنے میں عملی طور پر اس بات کا کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکیں گے جب وُہ آگے اظہار نمبر تین کا مطالعہ فرمائیں گے ؛

(۲) مردوں میں کسی ایسے طریقہ سے شہوت پیدا کرنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ مردوں میں تو عورت کے دیکھنے چھُونے یا محض جماع کا خیال آنے سے ہی شہوت تیز ہو جاتی ہے ؛

(۳) دُنیا لکیر کی فقیر ہے اور کچھ عرصہ میں بھی لکیر کا فقیر بنا رہا۔ اس کتاب میں باقی جو کچھ بھی مَیں نے درج کیا ہے ہزار ہا مریضوں

کے تجربہ اور مشاہدہ کی کسوٹی پہ پرکھ کر لکھا۔ مگر کام دیو کے ٹھکانے اور چاند کی تاریخوں کے عورت پر اثر انداز ہونے کے متعلق میں لکیر کا فقیر بن گیا تھا۔ چنانچہ ہدایت نامہ خاوند کی پانچ ایڈیشنوں میں چاند کے بڑھاؤ گھٹاؤ کے مطابق کام دیو کے ٹھکانوں کا ایک نقشہ دیا گیا تھا مگر بہت سے احباب نے تجربہ کی بنا پر اس کی تردید کی۔ البتہ میرے تحریر کردہ دیگر اصولوں کی بابت لکھا ہے کہ وہ عملی طور پر مفید اور صحیح ثابت ہوتے ہیں اور اُن کو عوام تک پہنچانے کی اشد ضرورت ہے ۔

میں اسی پس وپیش میں تھا کہ پنجاب میں اس قسم کی تصانیف کے بہترین جج نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ اس نقشہ کے سوائے بھی آپ کی کتاب پبلک کی خاصی خدمت کر سکتی ہے ۔ یہ نقشہ کاٹ دیں تو بہتر ہو گا۔ چنانچہ میں نے وہ نقشہ کتاب سے خارج کر دیا ہے کیونکہ ایک بات جو فی زمانہ تجربہ کی کسوٹی پر پوری نہیں اُترتی تو خواہ مخواہ پرانی لکیر کو پیٹنے سے کیا فائدہ ؟ سنجیدہ و فہمیدہ اصحاب ضرور اس بات کی قدر کریں گے ۔

(۴) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عورت کے اندر بھی مرد کی مانند منی ہوتی ہے اور کہ اس کا ایک مقام نہیں۔ چاند کے بڑھاؤ گھٹاؤ کے مطابق سر سے لے کر پیر تک وُہ ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتی رہتی ہے۔ جنہوں نے اعضائے نسوانی کا حال میری اس کتاب میں پڑھا ہے وُہ اس نامعقول بات پر ہنسیں گے اور شاید حکمائے قدیم کی

عقلمندی پر بھی حرف رکھیں۔ مگر دراصل حکمائے قدیم کا منشاء اِس قدر تھا کہ کام دیو یا نفسانیت کی لہر مختلف مقامات سے اُٹھ سکتی ہے حکماء نے کبھی بیضہ منی کے مقام کا تغیّر و تبدّل تسلیم نہیں کیا۔ نفسانیت یا کام دیو زیادہ تر دِل اور اعصاب (نروس سسٹم) کے ماتحت ہے اور دل کو کسی بھی مقام سے جُنبش دی جا سکتی ہے چاہے کوئی تاریخ ہو۔

(۵) فرانس کے ڈاکٹر پائینیکار جو کافی شہرت کے مالک ہیں میرے ساتھ اس معاملہ میں اتفاق کرتے ہیں۔ اس کتاب کے آخری بیان میں اُن کا نظریہ نوٹ کر لیں۔ کام دیو یا شہوت کی لہر عام طور پر مندرجہ ذیل مقامات سے چُومنے یا ہاتھ پھیرنے وغیرہ سے اُٹھائی جا سکتی ہے۔ سر کے بال۔ پیشانی گال۔ نچلا ہونٹ۔ چھاتی۔ چوچی۔ کان کی پالی (جس مقام پر کانٹے پہنے جاتے ہیں) ران۔ کندھے۔ بغل۔ ناف۔ پیڈو۔ پیچھے کے دو تربوز۔ اُنگلیاں اور اندامِ نہانی ؛

لاولد عورت مرد کا امتحان

اگر اولاد نہ ہوتی ہو تو امتحان کی ضرورت ہے کہ نقص عورت میں ہے یا مرد میں؟

مرد کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں معلوم کریں

(۱) والدین کی صحت جبکہ وُہ پیدا ہُوا تھا ؛
(۲) ہاتھ سے یا دیگر ذرائع سے کچّی عمر میں ویرج ضائع کیا ہو ؛
(۳) عورت کے ساتھ بہُت مباشرت کرتا رہا ہو یا چھوٹی عمر میں بیاہا گیا ہو ؛
(۴) کسی نشہ کی عادت ؛
(۵) آلہ تناسل میں سختی وغیرہ کی حالت ؛
(۶) احتلام۔ جریان۔ نامردی۔ سُرعت انزال کی بیماری۔ ویرج کا پتلاپن۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ پہلے یا اب کوئی ہوں ؛
(۷) دائمی قبض یا بواسیر ؛
(۸) پیشاب کی حالت ؛
(۹) ویرج میں کیڑوں کی اکثریت یا کمی یا بالکل ہی نہ ہونا جو کہ بذریعہ خوردبین اعلیٰ پایہ کے ڈاکٹر یا وَیدہی دیکھ سکتے ہیں۔ بہُت کم معالج خوردبین خرید و استعمال کر سکتے ہیں ؛ (ہم ویرج کا معائنہ کیا کرتے ہیں)
(۱۰) عام جسمانی حالت۔ موٹا یا پتلا ؛
(۱۱) گوشت انڈا کھاتا ہے ؟
(۱۲) روزگار کی یا دیگر کسی قسم کی فکر ؛
(۱۳) نامردوں کے متعلّق جو پہلے صفحوں میں لکھا ہے۔ اس کے ماتحت کوئی نقص ؛
(۱۴) خواہشِ جماع کی کمی بیشی ؛
(۱۵) پیشہ ؛

نوٹ دھُوپ میں اور جماع کے آدھ گھنٹہ کے اندر اندر خوردبین سے ویرج دیکھنا چاہیئے

مَیں نے ایسے سینکڑوں مرد دیکھے کہ خود بچپن میں بُہت غلط کاریاں کیں۔ شادی کے بعد حد سے زیادہ جماع کیا۔ آتشک سوزاک وغیرہ بھی گزار چکے۔ لیکن چُونکہ جسمانی طور پر بظاہر اچھے بھلے نظر آتے ہیں۔ اس واسطے اولاد نہ ہونے پر بھی وُہ سمجھتے ہیں کہ وُہ خود تو اولاد پیدا کرنے کے قابل ہیں لیکن نُقص سارا بیوی میں ہی ہے کیونکہ اُسے کسی قدر سفید پانی کی کبھی کبھی شکایت ہو جاتی ہے یا حیض قدرے درد سے آتا ہے۔ اُنھوں نے دوسری بار بیاہ بھی کیا۔ لیکن اُس سے بھی اولاد ندارد۔ مَیں نے جب میاں بیوی ہر دو کا بلکہ ہر سہ کا معائنہ کیا تو نقص تمام تر مرد میں ہی نکلا۔ بعض مردوں کے ویرج میں تو مُتذکرہ بالا بداعتدالیوں اور بیماریوں کی وجہ سے حمل قائم کرنے والے کِرم ہی نہ ملے اس کے باوجُود وُہ اپنی طرف سے مطمئن رہے اور عورت کا ہی علاج کراتے پھرے۔ معائنہ نے اُن کی آنکھیں کھول دیں ۔

عورت کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں معلُوم کرنی چاہئیں

(۱) شادی کس عمر میں ہُوئی اور موجُودہ عمر۔ جسم موٹا یا پتلا ۔

(۲) رِحم کا اپنے ٹھکانے نہ ہونا ۔

(۳) رِحم کا زیادہ کُشادہ یا تنگ ہونا ۔

(۴) مذکورہ بالا نا عورتوں میں سے کسی ایک کی علامت اس میں ہو ۔

(۵) عورتوں کی جوانی کی علامات۔ پستان اُبھر آنا۔ اندام نہانی پر بال

اُگ آنا وغیرہ ؎

(۶) پہلے کبھی کوئی اولاد ہو چکی ہو تو اُس کا مفصّل حال ؎

(۷) حیض کیسا آتا ہے۔ تھوڑا۔ بہت۔ لال۔ کالا۔ جھاگدار۔ چھیچھڑی دار۔ درد سے یا بغیر درد۔ کتنے کتنے دِن بعد اور کتنے دِن رہتا ہے ؎

(۸) خاوند کو سُرعتِ انزال کی شکایت غالباً ضرور ہو گی ؎

(۹) یونی میں لِٹ مس پیپر رکھ کر معلوم کریں کہ شاید اندر تیزابی مادہ زیادہ ہے جو مرد کے ویرج کے جیووں کو مار دیتا ہے ؎

(۱۰) غم فکر ؎

(۱۱) پہلے حمل گِر چکا ہو یا گرایا گیا ہو ؎

(۱۲) بچّہ دانی بھی ہے کہ نہیں۔ نیز بیضہ دان (اوورِی) اور بیضیہ (اودم) جس کا ذکر اُوپر آچکا ہے۔ دُرست ہیں کہ نہیں۔ یہ تجربہ کار ڈاکٹر وَید یا لیڈی ڈاکٹر معلوم کر سکتے ہیں ؎

(۱۳) خواہشِ جماع کیسی ہے ؎

(۱۴) بہت زیادہ موٹی تو نہیں ؎

(۱۵) لیکوریا۔ سفید پانی۔ آتشک۔ سوزاک۔ پیشاب کی جلن وغیرہ کوئی بیماری ؎

(۱۶) پردہ جِس کا ذِکر اعضاء کے بیان میں آیا ہے پھٹ چکا ہے کہ نہیں ؎

(۱۷) کثرتِ مجامعت کی وجہ سے پٹھے بالکل کمزور تو نہیں ہو گئے ؎

(۱۸) ممکن ہے پوشیدہ اعضاء تمام عورتوں سے مختلف ہوں ؎

عورت کے اندرونی اعضا

کے متعلق تشخیص کرانی ہو تو اپنے شہر میں کسی لیڈی ڈاکٹر کو دکھائیں سوائے کسی خاص تجربہ کار دایہ کے عام دائیاں اندرونی اعضاء کو بخوبی نہیں جانتیں۔ علاج ان بیماریوں کا البتہ انگریز مسوں اور ڈاکٹروں کے پاس نہیں۔

لڑکا لڑکی مرضی پر ہو

مختلف آراء (صفحہ ۲۴۰ سے آگے)

یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ مرد کے ویرج کے زیادہ ہونے سے اور سورج گن کے اضافہ سے نیز آغاز حیض سے شمار کر کے جفت راتوں یعنی چھٹی۔ آٹھویں۔ بارہویں اور چودھویں رات جماع کرنے سے اکثر لڑکا ہوتا ہے۔ اس کے خلاف لڑکی۔ نیز جیسا کہ ہمیں تجربہ ہو چکا ہے خاص ادویات بھی ہیں جو اگر حمل کے تین ماہ کے اندر اندر استعمال کی جائیں تو سورج گن کا اضافہ ہو کر لڑکا پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اب یہاں مختلف نئے اور پرانے آراء اس دلچسپ موضوع کے متعلق بیان کئے جاتے ہیں *

(۱) حمل کے پہلے ۱۰۰ دنوں میں حاملہ کو بہت خوراک میسر ہو تو لڑکی۔ اور کھانے پینے میں تنگی ہو تو لڑکا پیدا ہوگا (پروفیسر پاہاس)

(۲) غذا جو شروع ایامِ حمل میں دی جاتی ہے اگر وہ مقوی اور پسندیدہ ہو تو لڑکا پیدا ہوتا ہے ۔ (ڈاکٹر ولسن)

یہ خیال پہلے خیال کے بالکل متضاد ہے ۔

(۳) جس قدر مرد کی عمر زیادہ ہو (یعنی جتنا ویرج پختہ ہو) اُسی قدر لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں ۔ (ڈاکٹر ہافکر)

(۴) مرد زیادہ طاقتور ہو تو لڑکا ۔ عورت زیادہ طاقتور ہو تو لڑکی پیدا ہوتی ہے ۔

(۵) جس غذا میں طاقت بخش اجزا زیادہ ہوں گے اس کا استعمال (پیشتر از حمل و دورانِ حمل لڑکا پیدا کریگا ۔ دودھ ۔ گھی ۔ گوشت ۔ مٹر میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے ۔ اس کے خلاف چاول ۔ مکی کشمش ۔ سوکھے و تازہ میوے لڑکی پیدا کرنے میں امداد دیتے ہیں (ڈاکٹر فرینکلین) ۔

(۶) جماع کے وقت اگر مرد دن بھر کا تھکا ماندہ ہوگا اور عورت آرام کا دن گذار چکی ہوگی تو لڑکا پیدا ہوگا ۔ یہ انگریز ڈاکٹروں کا بہت بار کا تجربہ شدہ اصول بیان کیا جاتا ہے اور میں بھی اس کا قائل ہوں کیونکہ محنت مزدوری سے سورج گن حاصل ہوتا ہے ۔ جماع کے وقت مرد میں سورج گن کی زیادتی اولادِ نرینہ کا موجب ہے ۔ دیکھیں صفحہ ۱٥۲

(۷) چڑھتے چاند کے پہلے دنوں میں لڑکا ہوتا ہے ۔ (تریتا یگ جیوتش)

(۸) سوم ۔ بدھ ۔ شکر اور اتوار کی رات ہمبستری کی جائے تو لڑکا ہوتا ہے (اس خیال کی کہیں بھی تصدیق نہیں ہوئی) ۔

(۹) مُلک کی آب و ہوا کا اولاد کی جنس پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً انگلینڈ میں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ یُو۔پی اور بنگال میں بھی لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ پنجاب میں لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں ؎

(۱۰) کوئی کہتے ہیں کہ مجامعت کے بعد عورت دائیں پہلو لیٹی رہے تو رِحم کی دائیں جانب کی نالی میں جو حمل ٹھیرتا ہے۔ اُس سے اولادِ نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ یہ اُن لوگوں کا قول ہے جو عورت کی اندرونی مشین کی نسبت بہت کم جانتے ہیں ؎

(۱۱) عورت کی بچّہ دانی میں ایک ماہ لڑکا اور دوسرے ماہ لڑکی پیدا کرنے والا انڈا ہوتا ہے لیکن یہ بھی سائنس۔ طِب اور تجربہ کی رُو سے غلط ہے۔ جن کے آٹھ آٹھ لڑکیاں ہوئیں کیا آٹھوں بار ہی زنانہ انڈے سے ویرج کے کِرم کا مِلاپ ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ جب ہم سوُرج گُن کی دوائی کھلاتے ہیں تو لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر زنانہ انڈا سے کوئی حمل ٹھیرا ہوتا تو ہماری دوائی کے استعمال سے لڑکا ہی کیوں پیدا ہوتا ہے۔ کم از کم ساڑھے تین ہزار عورتوں پر تو ہم نے آزما دیکھا ہے اس واسطے زنانہ مردانہ انڈے والا خیال غلط ہے [1]

(۱۲) زیادہ مجامعت کرنے والوں کے ہاں لڑکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ چُنانچہ رنڈیوں کے ہاں اسی واسطے لڑکیاں ہی ہوتی ہیں۔ یہ خیال بھی غلط ہے۔ کیونکہ رنڈیاں زیادہ جماع نہیں کرتیں وُہ اکثر شہوت اور شوق کے بغیر ہی غیر مردوں کے آگے پڑی رہتی ہیں۔ اُن کی

[1] صفحہ ۱۵۲ پر لڑکا پیدا ہونے کا اصُول واضح طور پر درج کیا گیا ہے ؎

تمام حرکات لطف و لذت مصنوعی ہوتی ہیں۔ حقیقی جماع تو وہ کسی ایک مخصوص مرد کے ساتھ کرتی ہیں جس کے ساتھ انہیں محبت ہوجاتی ہے بہت کھوج اور استفسار کے بعد معلوم ہوا ہے کہ عام گرہستی کی نسبت عملی طور پر اور حقیقی معنوں میں رنڈیاں بہت کم جماع کرتی ہیں ؎

(۱۳۱) مرد اگر سرعتِ انزال کے مرض میں مبتلا ہو تو زیادہ تر لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اس رائے میں مجھے وزن نظر آتا ہے۔ کیونکہ بہت سے مردوں کا جب میں نے سرعتِ انزال کا علاج کیا تو اُن کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری ملی ؎

پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی؟

بڑی مشہور علامت یہ ہے کہ اگر پیٹ کے دائیں طرف بوجھ معلوم ہو اور عورت دائیں ہاتھ پاؤں کو زیادہ استعمال کرے تو لڑکا۔ اس کے برعکس لڑکی۔ پیٹ میں لڑکا ہونے سے مٹی وغیرہ خراب چیزوں کی بجائے اچھی چیزوں کے استعمال کو جی چاہتا ہے۔ چہرے کا رنگ بھی شوخ ہوتا ہے۔ دائیں آنکھ کچھ بڑی لگتی ہے۔ عورت کا جماع کے لئے پھر بالکل دل نہیں کرتا۔ خواب بہت کم آتے ہیں اور آتے ہیں تو اچھے۔ اس کے خلاف کوئی علامت ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ پیٹ میں لڑکی ہوگی جو ہنی کا ایک

آلہ آیا ہے۔ اُس کو پیٹ پر رکھنے سے زیادہ کا پتہ لگ جاتا ہے۔ مگر نہ کسی نے اس کی تعریف زبانی بتائی ہے اور نہ میرے تجربہ میں درست ثابت ہوا ؛

لاجونتی بُوٹی بے خار پر لڑکے کے حمل والی کا سایہ پڑیگا تو وہ کملا جائیگی شرما جائیگی۔ لڑکی پیٹ میں ہوگی تو نہیں شرمائے گی معلوم نہیں مردوں کی نیّت و قسمت کو کیا ہو گیا ہے کہ بُوٹیاں بھی ان سے پردہ کرتی ہیں ؛

میرا خیال ہے کہ سَو فیصدی یقین سے کبھی نہیں کہا جا سکتا کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ ویسے ان امُور کا مُطالعہ کرنے میں کوئی ہرج نہیں مگر پُوری تسلّی اُسی دن ہو سکتی ہے جس دن بچّہ پیدا ہو سچّی بات ہے ؛

حمل ٹھہر گیا ہے یا نہ؟

جو عورتیں بال بچّے کی بہت خواہشمند ہوتی ہیں وہ چالیس پچاس روز حیض بند رہنے پر یہ جاننے کی بیحد کوشش کرتی ہیں کہ حمل ٹھہر گیا ہے یا نہ ؟ چُنانچہ وہ کئی دائیوں اور مِسّوں سے پُوچھتی ہیں جو اندر انگلی ڈال کر دیکھتی ہیں یہ فعل حمل کے لئے بہت خطرناک ہے اور کئی بار ایسی چھیڑ چھاڑ سے حمل گر گیا کوئی ڈاکٹر دایہ مِس یا جوتشی اڑھائی ماہ کے اندر اندر سَو فیصدی یقین کے ساتھ نہیں بتلا سکتا۔ ایسی جلد بازی کر کے خواہ مخواہ اپنی آرزوؤں کا خون نہ کریں ؛

بچوں کی پرورش کے متعلق چند باتیں ہدایت نامہ خاوند میں تحریر کرنا اُس وقت تک تو ٹھیک تھا جب تک کہ ہدایت نامہ والدین[1] المعروف حاملہ زچہ و بچہ طبع نہیں ہوا تھا۔ لیکن اب جبکہ وہ کتاب شائع ہو چکی ہے اور اُس کے ۴۰۰ میں سے ۲۰۰ صفحات بچوں کی پرورش کے ہی نذر کر دئے گئے ہیں۔ یہ نو۔ دس صفحوں کا مضمون میری نگاہ میں قطعی نہیں جچتا۔ اس کے باوجود کئی وجوہات سے کاٹ دینا بھی

[1] اب اِس کتاب کا نام ہدایت نامہ پرورش بچگان ہے۔

مناسب نہیں سمجھتا۔ البتہ میں اس بات کا صدق دل سے اور صفائی قلب سے اظہار کرتا ہوں کہ بال بچہ داروں کو ہدایت نامہ والدین[1] کا ضرور ہی مطالعہ کرنا چاہیئے۔ میں اپنے منہ سے اس کی کیا تعریف کروں۔ جناب بیگم صاحبہ بیگم شاہنواز رکن گول میز کانفرنس لندن۔ آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ وزیر پنجاب گورنمنٹ۔ دیوان بہادر دیوان مادھو رام صاحب چیف منسٹر ریاست چمبہ۔ رائے بہادر کیپٹن بھنڈاری۔ رائے بہادر آر۔ پی سکسینہ پبلسٹی آفیسر یو۔ پی وغیرہ۔ بسیار معزز و مقتدر اصحاب نے اس کتاب کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ ہدایت نامہ خاوند میں تو عام ہدایات مختصراً درج کی گئی ہیں جن پر عمل کرنا بچے کے حق میں کسی حد تک مفید ثابت ہوتا ہے مفصل رہنمائی اور امداد کے لئے ہدایت نامہ والدین مطالعہ فرمائیں قیمت ایک روپیہ ٭

بچہ خواہ کتنا ہی کم عمر ہو۔ ہر روز اسے نیم گرم پانی سے غسل دینا چاہیئے۔ اور جوں جوں عمر میں ترقی کرے موسم کے مطابق ہی پانی (ٹھنڈا یا گرم) کام میں لائیں۔ جاڑے کے دنوں میں آگ کے نزدیک بیٹھ کر نہلانا چاہیئے۔ پانی میں چٹکی بھر نمک ڈال دینا بچے کو موٹا کرنے کیلئے مفید ہے۔ مالش روزانہ کرنی چاہیئے۔ آنکھوں میں سرمہ روزانہ ڈالنا چاہیئے۔ بچے کی اندری (عضو تناسل) کا پردہ اُلٹ کر اس میں گھی لگانا چاہیئے۔ بچے کی قبض کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی دن اس کو پاخانہ کھل کر نہ آئے تو دو تین ماشہ کسٹر آئیل یا بادام روغن شہد میں ملاکر

[1] ہندی میں اس کتاب کا نام "گربھ وتی (حاملہ) زچہ اور بچہ" ہے ٭ قیمت ایک روپیہ ٭

چٹا دیا کریں یا ایک رتی ہپکور ہائی پانی میں گھول کر پلائیں۔ دو تین بار دن میں ؎

بچے کو بار بار دودھ نہ پلانا چاہیئے۔ بلکہ دو تین یا چار گھنٹے بعد ایک دفعہ پیٹ بھر کر پینے دیں اور پھر دیر کرنے کی عادت ڈالیں۔ بچوں کو نیند کثرت سے آتی ہے لہٰذا جگانے کی زیادہ کوشش نہ کرنی چاہیئے ؎

جوں جوں بچہ عمر میں ترقی کرے۔ اُسے چلنے پھرنے دینا چاہیئے۔ ہر وقت گود کا کیڑا ہی نہ بنائے رکھیں۔ ریشمی یا قیمتی کپڑے بچہ کو نہ پہنائیں۔ امیروں کے بچے اس واسطے بھی کمزور ہوتے ہیں کہ اُنکے کپڑے خراب ہو جانے کے ڈر سے ماں باپ یا نوکر لوگ اُنہیں زمین پر نہ بیٹھنے دیتے ہیں نہ کھیلنے دیتے ہیں مٹی میں بھی طاقت بخش اجزا ہوتے ہیں۔ پہلوانوں کو مٹی اور ورزش دونوں مل کر طاقت بخشتے ہیں ؎

حتی الوسع بچے کو الگ چارپائی پر سُلایا کریں۔ اور شخص کے ساتھ سونے سے اس کی حرارتِ غریزی کم ہو جایا کرتی ہے۔ جُدا سونے سے بچہ ہمیشہ موٹا اور تندرست رہیگا ؎

بچے کو کسی وقت رونے بھی دیا کریں۔ کیونکہ رونے سے اس کی چھاتی مضبوط ہوتی ہے۔ سر منہ کو تقویت پہنچتی ہے ؎

بعض عورتیں اپنے آرام اور کام کی خاطر بچے کو افیم دے کر سُلا دیتی ہیں یاد رہے کہ افیم بچے کے ہاضمہ اور دل و دماغ کیلئے نہایت خطرناک ہے ؎

معالجات

یہ بتلا دینا غیر ضروری ہے کہ شیر خوار بچے خود ہی اپنی تکلیفوں کا ذکر نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ماں باپ کا فرض ہے کہ اُن کی شکل و صورت (چہرہ) دیکھ کر اور اُن کا پاخانہ پیشاب پہچان کر اُن کی مرض کی حالت سمجھیں اور علاج کریں ؛

بچہ اگر تندرست ہے تو اُس کی پیشانی پر کسی قسم کا شکن اور رنج و غم کی علامات دکھائی نہ دیں گی بلکہ وہ ہر وقت خوش و خرم نظر آئیگا۔ اُس کو نیند خوب گہری آئے گی اور دن رات بھر میں کم از کم ۱۵ گھنٹے سوئے گا۔ اگر بچہ بیمار ہے تو اُس کا چہرہ غمگین ہو گا۔ وہ بے چین و بے آرام نظر آئے گا۔ اُس کو نیند بھی اچھی طرح نہیں آئے گی ؛

اگر بچہ ہر وقت روتا رہے اور روز بروز دُبلا اور کمزور ہونے لگے سوئے ہوئے خود بخود چونک اُٹھے اور عموماً کھانستا رہے تو یقین کر لو کہ اس کو کوئی نہ کوئی مرض ہے۔ لہٰذا اب اس بات کی تشخیص کرنا واجب ہے کہ بچہ کو پھیپھڑے کی بیماری ہے یا اس کے معدے میں خلل ہے یا اس کا جگر یا مثانہ خراب ہے ؛

اپھارہ ہو یا پیٹ میں درد ہو تو عرق اجوائن شیر گرم کر کے پلائیں پیٹ پر کسٹر آئیل کی مالش دیں اور گرم روئی کا سینک کریں۔ جائے پاخانہ میں صابن کی جو برابر بتی دیں تاکہ پاخانہ اور ہوا خارج ہو کر آرام آ جائے ؛

اگر بچے کی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں اور اُس کو آرام کی نیند نہیں

آئی اور کھانسنے کھانسنے رونے لگتا ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ اُسے پھیپھڑے کی بیماری ہے۔ فوراً لائق حکیم ڈاکٹر یا ویدیہ کا مشورہ لینا چاہیئے۔ اُس کے لئے اس کی والدہ کو تمام ترش و ثقیل اور تلخ غذا سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ وہ دو تین دن دو تولہ شربت بنفشہ (اپنا تیار کرایا ہوا ہو) استعمال کرے شربت میں عرق گاؤزبان اور شیر گرم پانی حسب موسم بقدرِ حاجت ملانا چاہیئے۔ بچے کو مندرجہ ذیل چٹنی بنا کر استعمال کرائیں ؎

ستو پلادی } اس کے حروف میں ادویات کا نام آجاتا ہے۔ اور وزن نیچے سے شروع کر کے ایک دوسرے سے دُگنے ہوتے چلے آئے ہیں۔ سمجھ کر پڑھا جائے تو نسخہ کبھی بھول نہیں سکتا ؎

س	سِتا (سنسکرت میں کوزہ مصری کا نام)	۱۶ حصہ
ت	تباشیر	۸ "
پ	پِپلی (مگھ)	۴ "
ل	لاچی چھوٹی کے دانے (الاچی خورد)	۲ "
د	دالچینی	۱ "

سفوف بنا کر اتنی شہد داخل کریں کہ چٹنی سی ہو جائے پھر مگھ کے برابر خالص گائے کا گھی یا بادام روغن ملا دیں۔ جب کبھی ہاضمہ یا کھانسی کا نقص ہو یا بچہ دودھ پھینکتا ہو تو چٹائیں۔ بڑی عمر والوں کی کھانسی کے لئے بھی مفید ہے۔ نمونیہ کے لئے بارہ سنگھا[۱] کی راکھ ایک رتی

[۱] یا کسی بھی جانور کے سینگ کی راکھ

فی بار ایذا دکر ۳-۴ گھنٹے بعد چٹائیں والدہ ہر وقت اپنی اور اپنے بچہ کی چھاتی گرم رکھے۔ پانی سرد نہ پیئے۔ تارپین کے تیل کی مالش بچہ کی پیٹھ اور چھاتی پر کرے ؁

اگر بچہ ہر بات پر ضد کرے اور روتا جائے تو بچے کو زہرمہرہ اصلی بقدر ایک رتی تولہ بھر شہد میں حل کر کے ۲ ماشے کے قریب صبح کے وقت چٹایا کریں ؁

اگر بچے کی زبان میلی ہو یا اس کا پاخانہ سیاہی مائل یا سبزی مائل یا پھٹا پھٹا بدبودار ہو اور بچے کے منہ کے پاس شکن پڑ جاتے ہوں تو قیاس کر لو کہ اس کو معدہ کا مرض ہے اور اس کی آنتیں صاف نہیں ہیں۔ اس کے علاج میں بچے کی والدہ کو تازہ سبزیاں استعمال کرائیں۔ اس کو رات سوتے وقت ایک تولہ گلقند بنفشہ گرم پانی یا دودھ سے کھلایا کریں۔ دالیں بند کر دیں۔ بچے کو مطابق عمر بیس چالیس بوند کسٹر آئل (ارنڈ کا تیل مصفیٰ) دودھ میں یا ایسے ہی چٹا دیں۔ دراصل ارنڈ کا تیل بچوں کے واسطے بہت ہی مفید چیز ہے پیٹ کے ہر قسم کے نقص میں صحت بخش ثابت ہوا ہے قبض ہو یا دست لگے ہوں ہر دو حالت میں مفید ہے کیونکہ اس کا کام اصلاح کرنا ہے۔ انگریزی دوائی ڈیپور ہائی کو ۱- ۱ رتی پانی یا عرق سونف میں گھول کر پلانا بھی بہت مفید ہے صبح شام رات ؁

نسخہ جنم گھٹی

یہ چیز تیار کرکے عورتوں کو ہر وقت پاس رکھنی چاہیئے اور ایک ایک دن چھوڑ کر ہمیشہ بچہ کو استعمال کرانی چاہیئے۔ سونف ایک تولہ۔ پھول گلاب ۱½ تولہ۔ نوشادر ۳ ماشہ۔ کچور ½ تولہ۔ املتاس کا گودا ½ تولہ۔ اجوائن ایک تولہ۔ واؤڑنگ۔ کالا نمک۔ سنا۔ ہرڑ۔ کاکڑا سنگی۔ سونٹھ۔ اتیس ½۔ ½ تولہ۔ گلو ۱ تولہ۔ ہینگ اور مصبر (ایلوا) ۲۔۳ ماشہ کوٹ پیس کر سفوف بنا رکھیں۔ حسب ضرورت ۱۔۲۔۳ ماشہ لیکر چھٹانک پانی میں جوش دیں۔ ایک دو چمچہ رہ جانے پر بچہ کو چھان کر پلائیں۔ اس کے استعمال سے قبض یا دیگر پیٹ کا کوئی عارضہ نہ ہوگا۔

بچہ کو سردی لگ جائے۔ ساں ساں آواز سینے سے آنے لگے، تو خطرناک ہے۔ برانڈی ایک دو اونس گھر میں ہمیشہ پڑی رہنی چاہیئے۔ چمچہ بھر گرم پانی میں عمر کے مطابق برانڈی کی ایک بوند فی ماہ ڈال کر پلائیں اور گھنٹہ دو گھنٹے بعد حسب ضرورت دیتے رہیں۔ ہوا سے بچائیں (دیکھیں ۲۰۴ صفحہ)۔

اگر بچہ سوتے وقت دانت پیسے یا بیداری میں ناک کھجلائے یا پاخانہ کی جگہ بہت ملتا رہے تو خیال کرنا چاہیئے کہ اس کو ضعف جگر ہے اسے پیٹ کے کیڑے دق کرتے ہیں۔ پلاش یا ڈھاک کے بیج۔

بائے برنگ مصطبر سونچر نمک چاروں ہموزن سفوف کر کے بقدر ۲ رتی سونف کے عرق ایک تولہ میں حل کر کے بچے کو پلایا کریں۔ انگریزی دوائی پلوریائی بھی بہت مفید شے ہے۔ اگر بچہ کے پیشاب میں سفید تلچھٹ بیٹھ جایا کرے اور پیشاب کی رنگت زیادہ پیلاپن پر ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ اُسے مثانہ کا مرض ہے۔ اس وقت اس کی والدہ کو گائے کے بالکل تازہ دودھ کے ساتھ بوقتِ صبح ۴ رتی مولی کھار کھلانا چاہیئے۔ بچے کو بجائے پانی کے عرق گاؤزبان۔ عرق کاسنی۔ عرق مکو ہموزن ملا کر پلایا کریں اس بات کو ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھیں کہ بچے کو کسی تیز و ترش قے یا جُلاب کی دوائی نہ دینا چاہیئے۔ جیسی دوائی تجویز کریں وہ خوش ذائقہ اور معتدل ہو ❋

ہچکی } بچہ کو ہچکی روزانہ آنی چاہیئے۔ اگر ہچکی بند ہی نہ ہو اور تکلیف دہ ثابت ہو تو سویہ کے سبز پتے رگڑ کر عرق پودینہ ملا کر چھان کر دیں یا پیپل کی چھال کی راکھ آدھ رتی شہد میں چٹائیں یا نمک پانی میں گھول کر چار چھ بوند بچہ کے نتھنوں میں ڈالیں ❋

قبض } بادام روغن یا کسٹر آئل (ارنڈ کا تیل) گرم پانی یا دودھ میں دیں۔ بحساب ایک ماشہ فی ماہ۔ ایک سال تک چھ ماشہ۔ گلاب سونف اور املتاس کا کاڑھا بھی مفید ہے یا پلوریائی ا رتی۔ نوشادر ½ رتی گرم پانی میں ۲۔۳ بار دن میں دینا مفید ہے ❋

دست } اگر بچے کے دانت نکلنے کا زمانہ ہو تو دست بند نہ کریں اگر دودھ کے نہ ہضم ہونے سے دست آتے ہوں تو دودھ میں لائم واٹر

۴ ماشے یا سہاگہ بریاں ایک رتی ملا دیا کریں یا چوتھائی رتی زہر مہرہ پانی میں حل کر کے دیں ÷

لائم واٹر } لائم واٹر یا چونے کا پانی بچوں کے واسطے بہت مفید ہے ہاضمہ اور طاقت بڑھانے میں بچوں کے لئے فیض بخش ہے۔ ہال امرت گرائپ واٹر وغیرہ مشہور دوائیوں کا یہ خاص جز ہوتا ہے ÷

بڑی بوتل عام طور پر ۳ پاؤ کی ہوتی ہے۔ پانی سے بھر کر اس میں ایک تولہ چونا ان بجھا ڈال دیں۔ ۳-۴ بار دن میں پلائیں۔ دوسرے دن آرام سے پانی نتھار لیں بس طیار ہے۔ جو سفید حصہ نیچے بچے وہ پھینک دیں استعمال اوپر لکھا ہے ÷

دانتوں کا نکالنا } دانتوں کے ایام میں بچے کی آنکھیں آجاتی ہیں۔ بعضوں کو دست آیا کرتے ہیں۔ اکثر بچے کھانسی و بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں مگر عام طور پر ایسی بیماریاں چند یوم کی مہمان ہوا کرتی ہیں۔ لہٰذا شروع میں ایسے امراض کا علاج نہ کریں بلکہ مسوڑھوں پر سفوف ملٹھی یا وِرچ ملا کریں۔ بچے کے ہاتھ میں وِرچ کی گانٹھ دیں۔ دانت نکل کر دیگر تکلیف خود بخود دور ہو جائیگی تالو کے اوپر مکھن۔ ملائی یا گھی کی پٹی ۵-۶ گھنٹہ روزانہ رہا کرے ماں کی خوراک زود ہضم ہو ÷

دانت نکلنے کی وجہ سے بہت دست آنے لگ جائیں یا آنکھیں بہت تیز ہو جائیں تو اول تو جس مسوڑھے میں دانت پھنسا ہو اُسترے

یا تیز چاقو سے مسوڑھ کو ذرا چیر وا دیں۔ اس سے بچہ کو بالکل معمولی سی تکلیف ہوتی ہے مگر اُس کی تمام بے چینی یکدم دُور ہو جاتی ہے۔ دست خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں خود بخود اچھی ہو جاتی ہیں۔ اگر اس طرح بھی طبیعت ٹھیک نہ ہو تو مندرجہ ذیل ادویہ استعمال کریں ؛

نسخہ برائے دست :- ان بجھا چونا ایک تولہ۔ سونٹھ ۱/۴ تولہ افیم ۱/۸ تولہ مُونگ برابر پانی میں گولیاں بنائیں۔ پانی یا عرق گلاب میں گھول کر دن میں تین بار۔ مجرب ہے ؛

نسخہ دُکھتی آنکھ کے لئے :- سونٹ مصفی پپوٹوں کے اُوپر لیپ کریں۔ رات کو سوتے وقت ملائی کی ٹکیہ آنکھوں پر رکھیں۔ پتہ اور روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ ماں خوراک بہت سادہ کھائے مثلاً شلغم۔ گھیا کدو۔ سبز توری۔ دودھ۔ ساگ۔ مونگ کی دال وغیرہ پھٹکری بھونی ہوئی ۲ رتی عرق گلاب ۲ تولہ میں ملا کر دو۔ دو بوند آنکھوں میں ڈالیں ؛

گھنڈی یا کوا

بچے کو دست لگ جائیں۔ کمزور ہوتا جائے تو گھنڈی یا تالو کا کوا آگیا ہو گا۔ سیانی عورت سے وہ اُٹھوا دیں۔ تاکید ہے۔ آک کا پتہ نچوڑ کر اس کے پانی کی ۱-۲ بوند کی نسوار بھی بہت مفید ہے ؛

پیٹ کا درد۔ اپھارہ

کئی بار ماں کی بدپرہیزی سے اُس کے ثقیل اور بادی خوراک ماش

کی دال۔ کیلا۔ کچالو۔ ملوہ۔ کھوآ۔ تربوز وغیرہ کھا لینے سے بچّے کے پیٹ میں اپھارہ درد وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل علاج بہت صحت بخش ثابت ہو گا ۔

الف :۔ عرق اجوائن یا عرق پودینہ ۲-۲ بڑے چمچے آدھ آدھ گھنٹہ بعد پلائیں ۔ (ب) ہینگ اور مصبّر ایلوا ½ - ½ رتی پانی میں گھول کر پلائیں۔ افاقہ نہ ہو تو ایک گھنٹہ بعد پھر پلا دیں ۔ (ج) پیٹ پہ گرم پانی کی بوتل پھیریں ۔ (د) کپڑے دھونے کے دیسی صابن کی چلغوزے کے برابر بتّی بنا کر پاخانہ کے رستے چڑھائیں (بڑے شہروں میں گلیسرین کی بتّی دوائی فروشوں کے ہاں سے مِل جاتی ہے) اس سے پاخانہ اور ہوا خارج ہو کر اپھارہ اور درد کی شکایت رفع ہو جاتی ہے ۔
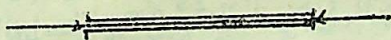
انگریز اور امریکن مصنّفوں کے اقتباسات

جَیسا کہ دیباچہ میں عرض کر چُکا ہوں۔ انگلستان امریکہ اور فرانس میں اس مضمُون پر بہُت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور شادی شدہ یا جنکی شادی جلد ہونے والی ہے۔ ایسے نوجوان اُن کتابوں سے بہُت فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ وُہ کُتب وہاں کے حالات کے عین مطابق رہنمائی کرتی ہیں اور ان سب کا مُدعا وہی ہے جو مَیں نے اپنی کتاب کے ۲۸۰ سے زائد صفحوں میں بیان کیا ہے۔ تاہم چند ایک انگریز اور امریکن مصنّفوں کے چیدہ چیدہ خیالات آپ کی ضیافتِ طبع کے واسطے درج کر دیتا ہوں ۔

Married میریڈ لو Love

دراصل بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں بلکہ ممکن ہے کوئی بھی ایسے نہ ہوں جو بغیر کسی خوشی یا لُطف کی خواہش کے بیاہ کرتے ہوں۔ دُولہا دُلہن چاہے کتنی ہی فلاسفی اور معرفت چھانٹیں کہ والدین کے دباؤ یا کسی دیگر وجہ سے اُنہوں نے شادی کی ہے۔ ورنہ اُن کا اپنا شوق نہیں تھا۔ یہ سب باتیں سولہ آنے غلط ہیں۔ کسی کی تلاش میں ترستی ہُوئی آنکھیں، عُضو عُضو کی مستانہ روش۔ جوانی کے رمز و کنار۔ کسی حسین کے پاس سے گُذر جانے پر کلیجہ پکڑ کر بیٹھ جانا۔ محبّت کے گیتوں کا شوق سے سُننا نیز خود عشقیہ غزلیں گاتے ہُوئے دُنیا و مافیہا سے بے سُدھ ہو کر نامعلوم کِن کِن خیالات میں ڈُوب جانا۔ یہ سب باتیں کچھ اور ہی ظاہر کرتی ہیں ؀

پریتم اور پریمی کے چُومنے اور بغلگیر ہونے میں وُہ لُطف ہے کہ جو انسان کو شراب سے بھی زیادہ مدہوش کر دیتا ہے ؀

ع

اے بابا مگر زُلفِ پریشاں نہ دیدہ ئی
ناز و ادا و غمزۂ جاناں نہ دیدہ ئی
ننشستۂ بگوشہ دِما انتظارِ یار
ناگاہ زِ در در آمدہ جاناں نہ دیدہ ئی

لوز کمنگ آف ایج

Loves coming of age

ہر ایک مرد عورت کے دل میں یہ ایک قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ ہمیں ایسا ساتھی ملے جس کے ساتھ ہمارا کھلا لین دین اور پوری بے تکلفی ہو۔ جس سے کسی قسم کا پردہ نہ ہو۔ جس کا جسم اپنے جسم کی طرح پیارا لگے۔ جس کے ساتھ میرے تیرے کا کوئی سوال ہی نہ ہو۔ ہمارے خیالات جس کے دل میں خود بخود ہی بہ کر چلے جائیں۔ گویا جو ایک کے دل میں آئے دوسرے کے دل میں وہی آئے۔ ہماری خوشیاں غمیاں موج میلے۔ نفع نقصان سب ایک ہوں۔ جس کے ہوتے ہوئے دنیا کے انقلاب ہیچ معلوم ہوں۔ جس کے ہوتے ہوئے دھن دولت کسی چیز کی حاجت معلوم نہ ہو۔ جو خدا نخواستہ گھڑی بھر کے لئے بھی ہم سے جدا ہو تو جب تک اس کو پھر دیکھ نہ لیں چین ہی نہ آئے۔ غرضیکہ ایک دل کا دوست حاصل کرنے کی خواہش سب سے بڑی خواہش ہے جو ہر مرد اور عورت کو ہوتی ہے اور شادی ہی ایک ایسا قدرتی رشتہ ہے جو ایسی خواہش کو بہت حد تک پورا کر سکتا ہے۔ اس رشتہ میں بندھے ہوئے کئی لوگ اپنی خواہش کو پورا ہوتا دیکھ لیتے ہیں۔ مگر بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ شادی کر کے انہیں اتنا بھی لطف نہیں آیا جتنا کہ اتوار کی

چھٹی منانے میں آتا ہے۔ اس شکایت کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے کسی ایسے قانون کو توڑا ہے جس قانون کے ماتحت خاوند اور بیوی کی محبت کام کرتی ہے *

جس طرح ہارمونیم یا ستار سیکھ لینے کے بعد ہی ان میں سے میٹھی آواز نکالی جا سکتی ہے اسی طرح گرہست (شادی شدہ زندگی) کے جملہ اصول سیکھے بغیر شادی کا بہترین لطف نہیں اُٹھایا جا سکتا اور پریم کی مٹھاس کے گیت نہیں سُنے جا سکتے *

کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ موجودہ بیوی کو چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ بیاہ کر کے یا یارانہ گانٹھ کر زندگی کا لطف اُٹھایا جا سکتا ہے۔ مگر ایسے آدمی اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ جن کو ایک بیوی سے سکھ حاصل کرنے کا ڈھنگ نہیں آیا وہ دوسری سے بھی کسی طرح زیادہ اُمید نہیں رکھ سکتے۔ معلوم رہے کہ محض پریم کے اصولوں کو سمجھنے سے ہی محبت کی مشعل روشن کی جا سکتی ہے *

میریڈ لو

Married love.

ہماری سوسائٹی میں یہ ایک طریقہ قائم ہو گیا ہے کہ لڑکی اپنے جسم اور اپنے ہونے والے خاوند کے جسم کے متعلق اگر کچھ بھی نہ جانے بلکہ اس معاملہ میں بدھو بنی رہے تو یہ بھول کے مانند معصومیت عصمت اور نیک چلنی کی اعلیٰ ترین خوبی سمجھی جاتی ہے۔ لڑکی کا یہ بھولا پن کئی بار تو اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ بیاہ کر کے اسے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ جو رشتہ اُس کا اپنے بھائی بہن سے ہے اس سے بالکل مختلف ہی قسم کا رشتہ اور تعلق اپنے خاوند کے ساتھ ہے چنانچہ جب رات کو خاوند اس پر ظاہر کرتا ہے کہ کیوں انہیں الگ الگ اعضائے دیئے گئے ہیں اور عجیب کے طور پر اس کے ساتھ اب کیا کیا جائیگا تو وہ گھبرا جاتی ہے اور خاوند کی خواہش کو پورا کرنے سے انکار کر دیتی ہے چنانچہ نتیجہ کئی بار عورتیں متوحش ہو گئی ہیں اور خودکشی کر لی ہے *

ولائیت میں ایک ۱۸ سال کی لڑکی کو ناچ میں ایک مرد نے چوم لیا تو اُسے کئی مہینوں تک شک رہا کہ اب جلدی ہی اس کا بچہ پیدا ہو جائے گا۔ ایک دوسری لڑکی کو جب ایک غیر مرد نے چوم لیا تو اس پر قیام حمل کا اتنا خوف طاری ہو گیا کہ کئی مہینوں تک اس کا حیض ہی بند ہو گیا۔ یہ تو ولایت کی شریف لڑکیوں کی حالت ہے جہاں اتنی آزادی ہے۔ پھر ہندوستان کی معصوم لڑکیوں کا تو بعض حالتوں میں اس رشتہ کے متعلق بالکل ہی

نفی کے برابر علم ہو گا ۔

لہٰذا والدہ کو بہت محتاط رہنا چاہیئے اور طریقہ طریقہ سے ضروری ضروری باتیں اپنی جوان لڑکیوں کو سمجھا دینی چاہئیں یا شادی شدہ زندگی کے متعلق کوئی کتاب پڑھا دینی چاہیئے (مثلاً ہدایت نامہ بیوی) ۔

بی فور آئی ویڈ

Before I wed

باہر کی شکلوں پر مت بھولو ۔ جو لوگ ظاہرا طور پر بہت خوش و خرم نظر آتے ہیں بہت ممکن ہے کہ ان کی پرائیویٹ زندگی کانٹوں کی سیج سے کم نہ ہو ۔ ایک خاوند اُن تمام پند و نصائح پر عمل کرتا تھا جو اس نے مذہبی کتابوں اور بزرگوں سے سُنے تھے کہ "بیوی کے ساتھ محبت کرنی چاہیئے ۔ اُسے دُکھ سُکھ میں شریک رکھنا چاہیئے وغیرہ وغیرہ" بیاہ کر کے اس نے بیوی کو اپنی نیک خصلت سے گرویدہ بنا لیا حتیٰ کہ دونوں ایک دوسرے سے پل بھر کی جدائی بھی نہیں سہہ سکتے تھے مگر قریب ایک سال کے بعد ایسا معلوم ہونے لگا گویا ایک دوسرے سے ان کا جی بھر گیا ہے ۔ خاوند کو بیوی میں سرد مہری کی بُو آنے لگی ۔ وہ دیکھنے لگا کہ جہاں پہلے چومنے اور گلے لگانے سے وہ مسکراتی اور خوش ہوتی تھی ۔ وہاں اب میرے پہلے سے بھی زیادہ محبت جتلانے اور زیادہ نفیس سلوک کرنے پر بھی رُوکھی اور بے محابا معلوم ہوتی ہے ۔ طرح طرح کے خیال اس کے دل میں آتے تھے ۔ کبھی کہتا

مَیں نے کسی بات میں اُسے ناراض کر دیا ہے۔ شاید میرے رات کے برتاؤ سے یہ خوش نہیں۔ چنانچہ اُس نے رات کو چھیڑ چھاڑ بند کر دی۔ مگر بیوی کا رُوکھا رویّہ اور زیادہ بڑھ گیا۔ آخر کار مدن ترنگ کے علم نے اُسکی آنکھیں کھول دیں اور بہت بے قراری سہنے کے بعد اس نے گھر کے معاملات کو سیدھا کیا ۔ (مدن ترنگ کا مفصل حال صفحہ ۹۲ پر مطالعہ فرمائیں)

فرنچ ڈاکٹر پائیکار

(۱) یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عورت سر سے پیر تک تمام کی تمام بجلی سے بھرپُور ہے۔ عام حالات میں چاہے وُہ بجلی ظاہر نہ ہو لیکن اس میں بجلی موجود ہر وقت رہتی ہے۔ جن شہروں میں بجلی کی روشنی میسّر ہے وہاں کے لوگ جانتے ہیں کہ لمپ روشن کرنے کے لئے مکان کے مختلف حصّوں میں بجلی کے بٹن لگے ہوتے ہیں۔ صحیح بٹن دباتے ہی صحیح مقام پر روشنی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں میں بھی شہوت کا لمپ روشن کرنے کیلئے چھاتی۔ ہونٹ۔ گال۔ ٹھوڑی۔ پیشانی۔ ران۔ ناف وغیرہ مختلف مقامات بجلی کے بٹن سمجھنے چاہئیں۔ کسی عورت کی شہوت ایک مقام سے بیدار ہوتی ہے۔ دوسری کی دوسرے سے۔ ہر ایک خاوند اپنی بیوی کا صحیح بٹن معلوم کر سکتا ہے۔ بس پھر چین ہی چین ہے ۔

(۲) نوجوان خاوند کی شہوت محض خیال سے ہی نہایت تیز ہو اٹھتی

ہے۔ لیکن بوڑھے خاوند جبکہ وہ ایک نوخیز نوجوان عورت سے شادی کرتے ہیں تو قوتِ مردمی کی کمزوری کی وجہ سے اپنے آپ کو نہایت قابلِ رحم حالت میں پاتے ہیں۔ یورپ میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ ایسے بوڑھوں کا علاج صرف فرانس کی عورتوں کے پاس ہے جو اُن کے ہاں ایک راز کی شکل میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے ۔

بات دراصل یہ ہے کہ فرانس کی عورت اگر اپنے خاوند کو اس طرح لاچار و مجبور پاتی ہے تو ماتھے سے لیکر پیر کے تلووں تک اُس کے ایک ایک عضو کو چومتی اور چاٹتی ہے۔ اس طرح وہ بوڑھے کی راکھ میں سے چنگاری تلاش کر لیتی ہے پھر عشق و محبت کے زوردار پھونکوں سے اُس چنگاری کا شعلہ بنا لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے اکثر متمول بوڑھے فرنچ بیوی کی تلاش میں رہتے ہیں جو اُن کے لئے دیگر بھی ہر طرح سے پیری کا عصاؔ ثابت ہوتی ہے ۔

سیکسول کویسچنز

Sexual Questions

جماع کا چسکا بُرا ہے۔ پھر جلدی سے یہ چھوٹتا نہیں۔ مگر کوئی صدقِ دل سے اِسے چھوڑنا چاہے تو کامیابی بھی بہت جلدی ہو جاتی ہے کیونکہ قدرت کا کچھ ایسا قانون ہے کہ ہم جتنا بھی اپنی خواہشات کو روکیں۔ اُتنا ہی ان کا روکنا آسان ہے اور جتنا بھی خواہشات کو کھلا راستہ دیا جائے اُتنا ہی

ؔ بڑھاپے کی لاٹھی۔ بڑھاپے کا سہارا۔

اُن کا سنبھالنا مُشکل ہے پس جو آدمی ہر چوتھے دن جماع کرتا ہے مگر چاہتا ہے کہ "اگر اُس سے ہو سکے تو مہینہ میں ایک یا دو بار جماع کرے" اُسے معلوم ہو کہ پانچواں چھٹا دن ہی خواہشات کا زور رہیگا اور روکنا مشکل معلوم ہوگا۔ بعد میں تو دن بدن نفسانیت میں کمی ہوتی جائیگی اور اُس کا اُس طرف اُتنا شوق ہی نہ رہیگا جتنا پہلے تھا۔ پس نوجوانوں کو اس امر کی خاص کوشش کرنی چاہیئے ؛

ڈاکٹر وِلسن

DR. WILSON

ہندوستان اور انگلستان میں یہ مرض عام مردوں میں پایا جاتا ہے کہ اُن کی منی عُضو کے داخل ہوتے ہی گِر جاتی ہے جیسے پانی کا گلاس اندر لُنڈھا دیا ہے۔ میرے پاس اس مرض کے بہت سے مریض برائے علاج آئے جن میں اکثر تو چودہ پندرہ سال کی عُمر میں منی کو ضائع کرنے کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہُوئے۔ میں نے اس مرض پر کئی قسم کی ادویات کا تجربہ کیا۔ مگر ہندوستان کی رہائیش کے اخیر سالوں میں مُجھے عِلم ہُوا کہ ہندوستان کے فقیروں کی خاص جماعت جن کو سنیاسی کہتے ہیں ایسے امراض میں وُہ خاص دسترس رکھتے ہیں مگر اس علم کو وُہ بہت پوشیدہ رکھتے ہیں۔ بہت کوشش کے بعد ایک ایسے سنیاسی کا کھوج نکالنے میں مجھے کامیابی ہوئی۔ چند بہت مہنگی شرائط پر اُس نے مُجھے

کئی راز کی باتیں بتلائیں۔ مگر ان سب میں مزیدار بات ایک خاص قسم کی ورزش ہے جس کو آسن کہتے ہیں۔ جس سے اعضائے منویہ پر ایسا خوشگوار اثر پڑتا ہے کہ منی کافی دیر کے بعد گرتی ہے۔ سنیاسیوں کے پاس دیرج کی بیماریوں کی جو ادویات ہیں وہ حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔ تب سے مَیں آیورویدک علم طب کا معتقد ہو گیا ہوں۔

ڈاکٹر فرینکلین

DR. FRANKLIN.

ہم سے اکثر یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ جماع میں کتنا وقت لگنا چاہیئے ہم نے مختلف خاوندوں سے پتہ کیا۔ یہ عرصہ مختلف حالتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک رات میں پہلی بار جب جماع کیا جائے تو ۳ منٹ سے ۶ منٹ تک انزال نہ ہونا صحت کی نشانی ہے۔ اُسی رات جب دوبارہ جماع کیا جائے تو عموماً مقابلتاً زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ دراصل تسلی بخش جماع وقت پر اتنا منحصر نہیں یہ بیوی کی طبع پر بھی بہت کچھ منحصر ہے۔ بعض عورتوں کو ۵۔۷ حرکات میں ہی تسکین ہو جاتی ہے اور بعض کو پندرہ بیس میں۔ بہت تھوڑی تعداد عورتوں کی ہے جو چالیس پچاس حرکات میں منزل ہوتی ہوں۔ عورت کے طیار اور آمادہ ہونے پر بھی بہت کچھ منحصر ہے جتنا زیادہ بیوی خاوند سے محبت کریگی اُتنی جلدی وہ

منزل ہوگی حتی الوسع ایک رات میں دوبار جماع نہیں کرنا چاہیئے ۰

{تجربہ سے معلوم ہُوا ہے کہ فی زمانہ ہندوستانیوں کا امساک
عام طور پر پندرہ اور بتیس حرکات کے درمیان ہے مصنّف}

ڈاکٹر پلوپرز

ہم ان لوگوں کی عقل پر حیران ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں کبھی ایسی کوشش نہیں کرنی چاہیئے جس سے اولاد ہونی رُک جائے۔ چاہے درجن بھر بچے پہلے ہی ماں باپ کا سر کھانے کو موجود ہوں۔ غریبی اور بیماری کی وجہ سے ہمیں ضرور ہی اولاد کی روک تھام کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ بار بار اولاد پیدا کرنے سے عورت کی طاقت بہت گھٹ جاتی ہے اور زندگی کم ہو جاتی ہے۔ وُہ لوگ اُس بچے کی بابت تو سوچتے ہیں جو کہ ابھی عالم وجود میں ہی نہیں آیا۔ مگر اس عورت کا خیال نہیں کرتے جو خاوند کو سب سے پیاری ہونی چاہیئے اور جس کے سُکھ اور صحت کی تمام تر ذمہ داری خاوندوں کے کندھوں پر ہے ۰

ڈاکٹر صاحب موصُوف نے معلُوم کیا ہے کہ جیسے پلوٹھے بچے (جو پہلے پہل پیدا ہوتے ہیں) ۲۰۰ فی ہزار مرجاتے ہیں۔ دُوسرے بچے ۲۳۰ فی ہزار اور بارھویں نمبر پر پیدا ہونے والے بچے ۵۹۷ فی ہزار (آدھ سے زیادہ) مرجاتے ہیں۔ اس واسطے زیادہ بچے پیدا کرنا کسی حالت میں بھی خوشگوار کام نہیں ۰

ڈاکٹر ایلیس ہیولاک

رحم کی بیماریوں میں مبتلا جتنی عورتیں میرے پاس آئیں۔ اُن میں ستّر فیصدی رحم میں لہو جم جانے کی تکلیف میں گرفتار تھیں جس کی وجہ ادھورا جماع ہوتا ہے یعنی مرد کی منی جلدی خارج ہو جاتی ہے اور عورت کا کچھ نہیں بنتا جس سے رحم میں نقص آجاتا ہے۔ بے سمجھ خاوند نہیں جانتے کہ عورت کے اعضائے تناسل کو بھی ڈھیلا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کو بھی ڈسچارج ہونا چاہیئے ورنہ وہ بیمار پڑ جائے گی +

برٹش میڈیکل جرنل ۱۹۱۱ء

ایسی بہت سی عورتیں زیر علاج آئیں جو کہ اعضائے رئیسہ کی بُری بُری بیماریوں میں مُبتلا تھیں مگر جب اُن کے خاوندوں کی سُرعتِ انزال (جلد ویرج گر جانے) کی بیماری کو دُرست کیا گیا تو تسلّی بخش جماع کے بعد اُن کی بیماریاں خود بخود رفع ہو گئیں +

ھدایت

آپ نے کئی دوائی خانوں کی بڑی بڑی فہرستیں دیکھی ہونگی جن میں بڑی لفاظی سے کام لیا ہوتا ہے۔ ایک ایک دوائی کی تعریف میں بیسیوں

سطریں لکھی ہوتی ہیں۔ میں بھی چاہتا تو بڑی آسانی سے ڈیڑھ دو سو صفحوں کی فہرست پبلک کے پیش نظر کرتا۔ مگر میرا پختہ یقین ہے کہ فہرست ادویات کو پڑھ کر ایک بیمار اپنے واسطے ٹھیک طور پر دوائی تجویز نہیں کر سکتا۔ اسکو نہ تو اپنی طبیعت کا پتہ ہوتا ہے نہ یہ کہ کس طبیعت کے واسطے کون دوائی مفید ہو گی یا بہترین طریقہ استعمال کیا ہو گا۔ عمر۔ وجہ مرض۔ علامت مرض۔ سب انسانوں کی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ عملی طور پر ہر ایک مریض کی اپنی اپنی ہسٹری ہوتی ہے جو دوسروں سے بہت مختلف ہوتی ہے ؁

چنانچہ جو لوگ فہرستوں سے دیکھ کر دوائی منگواتے ہیں وہ اکثر فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔ اس واسطے بجائے فہرست ادویات چھپوانے کے یہاں صرف اُن بیماریوں کا نام لکھتا ہوں جن کی مجرب پُراثر اور آزمائی ہوئی ادویات میرے پاس موجود ہیں ؁

پتھری۔ کوڑھ۔ پھلبہری۔ برص۔ فتق۔ موتیا بند۔ بھگندر۔ سرنیا۔ پُرانے گہرے زخم گنگاپن وغیرہ بیماریوں کا کافی تسلّی بخش علاج میرے پاس نہیں اس واسطے ان کا نام اس فہرست میں نہیں دیا گیا۔ ان کے علاج کیلئے میں آپ کی خدمت نہیں کر سکوں گا۔ میرے اس طریقہ کار کو میرے انگریز مریضوں نے خاص طور پر پسند کیا ہے ؁

آپ مندرجہ ذیل بیماریوں کی فہرست کو پڑھیں۔ اگر آپ کی بیماری کا نام درج ہے تو ایشور کے فضل و کرم سے یقیناً اس کی کامیاب اکسیر ادویات میرے پاس ہیں، حالت مجھے لکھ دیں۔ آپ کی چٹھی کو اچھی طرح پڑھ کر

دوائی تجویز کی جائیگی۔ تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے ؎

شری سوامی کرشنانند جی سنیاسی یوگا چاریہ

کے بتلائے ہوئے نسخے

ہمیشہ کامیاب ہی ہوتے ہیں

ہماری دوائیوں کا طریقہ استعمال آسان۔ پرہیز معمولی فائدہ مستقل اور مقدار کم ہونا مشہور بات ہے

آپ کا خیر اندیش: **کویراج ہرنام داس بی اے لاہور**

کسی مرض کے متعلق

دوائی یا مشورہ طلب کرتے وقت اپنی کیفیت مفصل تحریر فرمائیں (منیجر دوائی خانہ)

نام امراض جن کا کویراج جی علاج کرتے ہیں

سب قسم کا بخار: میعادی موسمی سردی لگ کر آنے والا باری کا ٹائیفائیڈ پرانا نیا سب

نزلہ زکام۔ نیا پرانا ؎

کھانسی تر خشک۔ کالی نئی۔ پرانی ؎

دمہ

کمزوری ہر قسم

احتلام:۔ خواب میں دھات کا نکل جانا دھات کا پتلا ہونا۔ قابل اولاد نہ ہونا ؎

سرعت انزال: بہت جلدی دھات کا نکلجانا

جریان: پیشاب کے ساتھ یا پہلے یا بعد دھات کا گرنا

نامردی: سستی۔ ٹیڑھاپن۔ کجی عضو میں پوری سختی نہ آنا عضو کا چھوٹا پتلا ہونا ؎

پیشاب کی جملہ بیماریاں - ذیابطیس
پیشاب میں شکر کا آنا۔ جلن سے آنا۔ کم یا
زیادہ آنا۔ بار بار رُک کر آنا۔ گاڑھا۔ گدلا
یا سفید آنا وغیرہ ؛
درد گُردہ
دماغی بیماریاں۔ کمزوری یادداشت
کی کمی۔ جنون۔ مرگی۔ ہسٹریا۔ بیہوشی ؛
اعضائے رئیسہ کی بیماریاں
تھوڑا دماغی کام کرنے سے تھک جانا ؛
بال گرنا۔ وقت سے پہلے سفید ہونا ؛
نکسیر
کسی بیماری کے بعد کی کمزوری
اولاد نہ ہونا۔
جگر یا مثانہ کی گرمی۔
یادداشت کی کمی۔
خواب بہت آنا۔
چہرہ کی چھائیاں۔ جوانی کے کیل۔
کالا پن۔ یرقم ؛
سر درد سب قسم۔ سر میں سکری۔ خشکی ؛

مُنہ سے خُون آنا۔ مُنہ کے چھالے۔ بدبُو۔
جوڑوں میں درد۔ گنٹھیا۔
آتشک سب قسم ؛
سُوزاک سب قسم ؛
ہاتھ پیر کی جلن۔
تلی
مروڑ۔ پیچش
بواسیر خُونی۔ بادی۔ موکہ مسہ والی ؛
قبض نئی۔ پرانی۔ دائمی ؛
بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ پیٹ میں ہوا۔ کھٹی
ڈکاریں۔ دُودھ پیتے ہی پاخانے کی حاجت
سینہ پر بوجھ رہنا وغیرہ ؛
پیٹ درد۔
قے ہچکی ؛
چھپاکی۔ درد پھوڑ ؛
پھوڑا پھنسی۔
خارش
خُون کی خرابی۔ چمڑے کی بیماریاں ؛
جگر کی سب قسم کی خرابی۔

گرمی۔
یرقان۔
سب قسم کے زنانہ امراض
دست پیچش سنگرہنی۔
موٹاپن۔
جسم کا سوکھنا۔
خون کی کمزوری۔
اختناق الرحم ہسٹیریا یا بیہوشی ؞
جریان الرحم لیکوریا۔ پردر سفید رطوبت کا بہتے رہنا ؞
رحم کی سوجن۔ رحم کی چربی ؞
ڈھیلی چھاتیاں
اولاد نہ ہونا۔ ہو کر مر جانا۔ صرف لڑکیاں ہی ہونا۔ اولاد کا درد سے پیدا ہونا ؞
سب قسم کی سوجن۔

سب قسم کی جسمانی دردیں
اچھا بھلا کھاتے ہوئے بھی موٹا تازہ نہ ہونا۔
لقوہ۔ فالج۔ ادھرنگ۔
پرسوت کا بخار وغیرہ۔
دل کی دھڑکن۔
دل کی کمزوری۔
حیض کی کمی۔ زیادتی دیر سے آنا جلدی آنا۔ درد سے آنا وغیرہ ؞
کشادہ اندام نہانی۔ بڑی عمر۔ زیادہ جماع یا زیادہ بچے جننے کی وجہ سے جو اکثر ہو جاتی ہے ؞
عورتوں اور مردوں کی دھات جانا
بچوں کی بیماریاں۔
ویرج کی بیماریاں۔

دل اور پیٹ کے امراض نیز
مردوں اور عورتوں کی پوشیدہ امراض
کا علاج خصوصیت سے کیا جاتا ہے!

ڈی اے وی کالج لاہور کے وسیع احاطہ میں

لاہور کے بڑے بڑے معزز رؤسا و شرفا کی موجودگی میں

یکم جون ۱۹۲۴ء کو پنجاب کے مشہور وید

کویراج ہرنام داس بی اے آیورویدودیا رتن لاہور

کو

ایک سونے کا تمغہ

اُن کی اعلیٰ طبی معلومات اور کامیاب علاج کی بنا پر دیا گیا

حاضرین میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی ذیل ہیں!

(۱) آنریبل مسٹر جسٹس موتی ساگر جج ہائیکورٹ پریذیڈنٹ جلسہ (۲) آنریبل

مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند ایم ۔ اے جج ہائیکورٹ لاہور (۳) پنڈت نانک چند ایم اے ایڈووکیٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل (۴) لالہ ارجن داس ایم اے ڈپٹی کمشنر انکم ٹیکس۔ (۵) پروفیسر دیویدیال وائس پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور (۶) ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ایم اے بیرسٹرایٹ لا۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب (۷) پروفیسر مہرچند بسلیٹھی ایم ۔ ایس ۔ سی مشن کالج لاہور (۸ حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی لاہور (۹) کویراج گیان اندرسین پرنسپل آیورویدک کالج کلکتہ (۱۰) رائے بہادر درگا داس ایم اے ایڈووکیٹ (۱۱) لالہ بنسی لال بی اے انجنیئر مال روڈ لاہور (۱۲) پنڈت دیوان چند صاحب شرما ایم اے سینئیر پروفیسر۔

خط و کتابت کا پتہ :۔ **کویراج ہرنام داس بی اے لاہور**

ملنے کا پتہ :۔ لوہاری دروازہ ۔ اڈہ ٹانگہ کے سامنے

نوٹ ۱ کویراج جی تمام مریضوں کو بالکل علیحدگی میں دیکھتے ہیں ۔ اپنی باری سے کویراج جی کے پاس جانا چاہیئے **نوٹ** ۲ فیس مشورہ و معائنہ پانچ روپے ہے طالب علموں اور کم حیثیت کے آدمیوں سے دو روپیہ لیجاتی جو بن مانگے پہلے ہی ادا کر دینی چاہیئے ۔ ورنہ وقت نہیں دیا جائیگا **نوٹ** ۳ چٹھی بھیجکر دوائی منگاتے وقت محض اتنا لکھدینا کافی نہیں کہ فلاں بیماری کی دوائی بھیجدیں مریض کی بھلائی اس میں ہے کہ مفصل حال لکھا جائے بوجوہات چند دوائی خانہ اوپر کی منزل پر رکھا گیا ہے سیڑھیوں پر نام کا بورڈ لگا ہوا ہے **نوٹ** ۴ عورتوں کے بیٹھنے کا الگ انتظام ہے ان کے معائنہ کیلئے بھی سیانی دایہ و لیڈی ڈاکٹر کا انتظام ہے **نوٹ** ۵ اگر کسی معاملہ میں محض تحریری مشورہ لینا ہو تو مذکرہ بالا فیس چٹھی کے ہمراہ ارسال کریں (مینیجر)

تمام حال پوشیدہ رہیگا
علاج ہمدردی سے ہوگا

فارم تشخیصِ امراض

اِس کے مطابق
مفصّل تحریر کریں

بخدمت کویراج ہرنام داس بی اے لاہور

آپ کی خدمت میں مفصل حال اپنی بیماری کا بھیجتا ہوں۔ میں آپکا باقاعدہ علاج کرانا چاہتا ہوں۔ آپکی ہدایت کیمطابق عمل کرونگا۔ میں آپ سے کوئی بات نہ چھپاؤنگا۔ دورانِ علاج میں جو کمی بیشی ہوتی رہیگی برابر اطلاع دیتا رہونگا۔ پرماتما کے سامنے میں اپنا ہاتھ آپکو پکڑاتا ہوں علاج پوری ہمدردی۔ توجہ اور کوشش سے کرنا ہوگا۔ خدا گواہ ہے۔ جو دعا آپ بھیجنا چاہیں اسکی قیمت .... اتنے روپوں تک ہو تو بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔ نام خوشخط مکمل پتہ۔ ڈاکخانہ۔ ضلع (۱) عمر ظاہرہ جسمانی حالت۔ کنوارہ یا شادی شدہ یا........ (۲) پیشہ بہت محنت اور فکر کا کام ہے یا آرام کا (۳) بھوک کی حالت۔ پیاس کی حالت بلغم کی کوئی شکایت (۴) پاخانہ کی حالت مفصل (۵) ہاضمہ درست

مختصراً اس وقت مریض کو کیا کیا شکایت ہے؟
....
....
.... عرصہ مرض

ہے یا کھٹے ڈکار سینہ پر بوجھ وغیرہ کی شکایت ہے؟ (۶) روٹی کا وقت صبح تمام کیا ہے گھی دودھ روزانہ ملتا ہے؟ (۷) عموماً کیا چیز ناموافق آتی ہے عموماً کیا چیز موافق آتی ہے؟ (۸) آپکی طبیعت گرمی والی ہے یا بادی خشکی والی یا بلغمی (۹) دن کی روٹی کے بعد جو پیشاب آتا ہے کیا وہ گاڑھا ہوتا ہے؟ (۱۰) نیند کتنے گھنٹہ گاڑھی یا خواب والی وغیرہ۔ رات کو کتنے بجے سو جاتے ہو؟ (۱۱) پیشاب کا رنگ کتنی بار دن میں۔ کیا آدھی رات کو کبھی اُٹھنا پڑتا ہے عموماً پیشاب صاف ہوتا ہے یا گاڑھا (۱۲) پیشاب کے ساتھ کبھی کوئی چیز خارج ہوتی ہے؟ (۱۳) پیشاب میں جلن درد

پیٹ وغیرہ کی کوئی شکایت (۱۴) کوئی علاج کرایا ہو تو اس کا نتیجہ (۱۵) رہنے کے مقام کی آب و ہوا کیسی نشہ کی عادت (۱۶) کوئی دائمی شکایت نزلہ قبض سر درد۔ بواسیر خونی بادی موہکے وغیرہ (۱۷) کوئی صدمہ پہنچا ہو؟ گوشت کھاتے ہیں تو مہینہ میں کتنی بار (۱۸) کل اولاد آخری بچہ کی عمر (۱۹) کمر میں درد یا دیگر کمزوری کی علامت (۲۰) کیا خاندان میں کسی کو آتشک یا سوزاک درد جوڑ۔ درد گردہ۔ ذیابطیس یا بواسیر خونی یا بادی کی شکایت تو نہیں؟

مندرجہ ذیل سوالات صرف مرد کے واسطے ہیں

نمبر ۲۰ تک کا جواب لکھنے کے بعد مندرجہ ذیل کا جواب لکھیے

(۲۱) شادی کس عمر میں ہوئی۔ شادی کیوقت بیوی کی کیا عمر تھی (۲۲) کس عمر میں پہلے ویرج گیا کس طرح کتنا عرصہ (۲۳) جریان دھات کا خارج ہونا معہ ذات (۲۴) احتلام سپن دوش عموماً خواب میں کتنی بار فی ماہ سوکھنے پر کپڑے پر نشان سخت رہ جاتا ہے یا نہ (۲۵) جماع (بھوگ) میں کتنا وقت لگتا ہے عموماً کتنی حرکت کے بعد ویرج گرتا ہے (۲۶) کیا جماع میں عورت کی تسلی ٹھیک طور پر ہو جاتی ہے۔ بیوی میں خواہش جماع کم ہے یا زیادہ (۲۷) عضو میں سختی کیسی آتی ہے سختی کے وقت موٹائی و لمبائی (۲۸) کبھی کوئی طلاء استعمال کیا تو اس کا نتیجہ (۲۹) عضو میں ٹیڑھاپن۔ کتنا کس طرف سختی میں زیادہ معلوم ہوتا ہے یا نرمی میں (۳۰) عضو میں شہوت کا خیال آنے پر کوئی پتلا لیسدار مواد خارج ہوتا ہے۔ دھات گاڑھی ہے یا پتلی؟ (۳۱) آپ کو خواہش جماع کم ہوتی ہے یا زیادہ۔ اگر زیادہ ہوتی ہے۔ تو کیا آپ اسے اعتدال پر لانا چاہتے ہیں (۳۲) کبھی سوزاک یا آتشک کی شکایت ہوئی ہے کب اور کتنا عرصہ رہی (۳۳) لین دین جھگڑے مقدمہ یا دیگر کسی قسم کا غم فکر؟

مندرجہ ذیل سوالات صرف زنانہ مریضہ کیواسطے ہیں

عورت نمبر ۲۰ تک کا جواب لکھنے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کا جواب لکھے

(۲۱) شادی کس عمر میں ہوئی۔ بوقت شادی خاوند کی عمر کیا تھی (۲۲) کیا گھر کا کام کاج خود کرتی ہیں۔ کیا روزانہ کھلی ہوا سیر کو جاتی ہیں (۲۳) حیض عموماً کتنے دن بعد آتا ہے کتنے دن رہتا ہے (۲۴) حیض کھل کر آتا ہے یا تنگی سے۔ رنگ گاڑھا یا پتلا (۲۵) حیض میں درد کہاں کہاں معلوم ہوتا ہے (۲۶) حیض آلودہ کپڑا دھونے سے دھبہ دور ہو جاتا ہے یا نہیں (۲۷) اگر کوئی سفید یا دیگر رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہو تو اس کا رنگ (۲۸) ہر وقت یا خاص وقت۔ گرم چیز سے بڑھتی ہے یا گھٹتی ؟ (۲۹) حمل ہے تو کتنے ماہ کا۔ حمل کبھی گرا تو نہیں ؟ (۳۰) کبھی حمل کے بعد کوئی بیماری تو نہیں ہوئی (۳۱) رحم میں سوجن چربی ٹیڑھاپن وغیرہ (۳۲) خاوند کو کوئی مرض آتشک سوزاک وغیرہ تو کبھی نہیں ہوا (۳۳) خاوند بوقت جماع بہت جلد خارج ہو جاتا ہے تو ضرور لکھیں۔ کیونکہ عورتوں کو بہت سی امراض خاوند کی اس کمزوری کی وجہ سے ہو جاتی ہیں۔ (۳۴) جائے نہانی پر خارش وغیرہ (۳۵) دیگر کوئی خاص بات ۔

تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے
چھاپہ شدہ فارم تشخیص طلب فرمائیں

پتہ :۔ کویراج ہرنام داس بی اے لاہور

ہدائیت نامہ بیوی

ہر ایک بیوی کی سب سے پہلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وُہ اپنے خاوند کے دل کی مالکہ بنے وُہ کونسے اوصاف ہیں جن کی وجہ سے اسکی یہ خواہش پُوری ہوسکتی ہے؟ یہ "ہدائیت نامہ بیوی" میں تفصیل سے درج کیا ہے۔ لڑکی کی والدہ لڑکی کو بیاہنے سے کافی عرصہ پہلے یہ کتاب پڑھ کر اسے صحیح قسم کی تربیت دے۔ لڑکی شادی سے کچھ عرصہ پہلے اسے پڑھ لے، تو خاوند، ساس، سُسر سب سے عزّت پائے۔ بعد میں پڑھے تو بگڑی حالت سنوار لے ضخامت ۲۸۸ صفحے اردو ہندی، گورمکھی میں چھپی ہے قیمت ۱۲/- کوئی گھر اس کتاب سے خالی نہ رہے۔ تمام ریلوے بُک سٹال اور کتب فروش بیچتے ہیں ہماری کتابوں میں دوائیوں کے اشتہار نہیں ہوتے

ہدائیت نامہ غذا

کسی نے سچ کہا ہے "صحت کچن (باورچیخانہ یا رسوئی) میں ہی بنتی ہے" نیز "دوائی کی نسبت خوراک نے زیادہ بیمار اچھے کئے"۔ اس کتاب میں تمام قسم کی سبزیاں، پھل، میوے، اناج، دالیں، دُودھ، گھی، مصالحہ جات معہ خواص و تاثیر درج ہیں۔ کون خوراک سرد، کون گرم، کون دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ کون ہاضمہ کو۔ کون دھات کی بیماریوں کو دُور کرتی ہے۔ کونسی بیماری میں کون خوراک مفید ہے یا مضر وغیرہ وغیرہ قیمت صرف بارہ آنے ہی ہے اور آپ تسلیم کرینگے کہ آپکی صحت کی قیمت یقیناً بارہ

آنے سے زیادہ ہے۔ ملاپ، سیاست، بندے ماترم، تیج، رہنمائے تعلیم وغیرہ تمام اعلیٰ پایہ کے اخبارات نے ہر گھر میں رکھنے کے لائق قرار دی ہے۔ سینکڑوں پروفیسر، ڈاکٹر، بیرسٹر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ صاحبان نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ ہندی میں بھی قیمت ۱۲/

خُدا اور عورت

جس طرح خدا کے ہر کام سے خُدا کی شان نظر آتی ہے اُسی طرح عورت کے ہر کام سے عورت کی شان نظر آنی چاہیئے۔ اگر آپ اپنی بیوی میں یہ خوبی اور شان پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اُسے ہدایت نامہ بیوی پڑھنے کو دیں۔ یقیناً آپ ہر دو بیحد خوش ہوں گے۔ قیمت اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی ۱۲/

سب کُتب فروش اور ریلوے بک سٹال بیچتے ہیں

آپکے دل کی بات

آپ نے کئی بار کہا کہ "اور تو ہر طرح سے آپ کی بیوی ٹھیک ہے لیکن فلاں فلاں باتیں بھی اُس کی ٹھیک ہوتیں تو کیا ہی اچھا ہوتا"۔ میری بات مانیں اُسے ہدایت نامہ بیوی پڑھائیں یقیناً آپ کے دل کی مراد پوری ہوگی۔ بندہ کوبراج ہرنام داس

ہمسفر

جن کا قیمتی وقت گھر یا دوسفر میں گپ شپ تاش شطرنج اور ناولوں کی نذر ہوتا ہے۔ اُن کو مفید و سبق آموز مطالعہ کی طرف رجُوع کرنے کی غرض سے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے قیمت صرف ۸/

چند مضامین

بھکارن کا گیت محبت کی تین قسمیں آپ کس سے شادی کریں گے جگ بیتی مجرّب نسخے۔ ملک کے افلاس کا علاج کتاب زندگی کا ایک ورق پھلوں کا بادشاہ۔ قبض بلڈ پریشر یا خون کا دباؤ غسلخانہ میں اجل کا دیوتا۔ جہنم کیا ہے؟ نوجوان لڑکیوں کے والدین کیلئے تازیانہ عبرت وغیرہ۔